

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 17 جنوری 2014ء بمطابق 15 ربیع الاول 1435 ہجری بعد از دوپہر تین بجے تیس منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهْدًا O وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا O وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا O وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ  
سُبَاتًا O وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا O وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا O وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ شِدَادٍ O وَجَعَلْنَا  
سِرَاجًا O وَهَاجَ O وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً نَّجَّاجًا O لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا O وَنَبَاتًا O وَجَنَلْنَا  
أَلْفَاظًا۔ صدق الله العظيم۔

(ترجمہ): کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا۔ اور پہاڑوں کو (اس کی) میخیں (نہیں ٹھسرایا) (بیشک  
بنایا) اور تم کو جوڑا جوڑا بھی پیدا کیا اور نیند کو تمہارے لئے (موجب) آرام بنایا اور رات کو پردہ مقرر کیا اور  
دن کو معاش (کا وقت) قرار دیا اور تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے اور (آفتاب کا) روشن چراغ  
بنایا اور چڑتے بادلوں سے موسلا دھار مینہ برسایا تاکہ اس سے اناج اور سبزہ پیدا کریں اور گھنے گھنے باغ۔  
وَآخِرُ الدَّعْوَانِ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

+-

جناب سپیکر: جی میڈم نگہت۔

### رسمی کارروائی

محترمہ نگہت اور کرنی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! آج جو دو پوائنٹ آف آرڈر ہیں اور دونوں بہت Important ہیں۔ ابھی جو Assembly's premises میں ایک حادثہ پیش آیا کہ ایک پولیس والے نے ایک سینئر صحافی کو مارا ہے اور میں سکندر خان کا، انیسہ زیب صاحبہ کا، ضیاء صاحبہ کا اور ہمارے جو اشفاق صاحب ہیں، ان کا، آپ کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ لوگ آئے اور آپ لوگوں نے یہاں پہ معراج صاحبہ آئی ہیں، تو میں سمجھتی ہوں جناب سپیکر، کہ یہ جرنلسٹس جو ہیں، یہ اس وقت ہماری ریاست کا چوتھا ستون ہیں اور ان کے ساتھ ایسی زیادتی کرنا تو یہ میرا خیال ہے کہ یہ ایک بہت ہی زیادہ نامناسب بات ہے اور جناب سپیکر صاحب، جب میں اور سکندر خان اور انیسہ زیب صاحبہ باہر نکلے ہیں تو یہاں پہ جو پولیس والے ہیں، ان کا رویہ بھی ہتک امیز تھا، وہ بچہ جو تھا، وہ خون میں بالکل لت پت تھا اور بالکل بے ہوشی کی حالت میں تھا جناب سپیکر صاحب! میں یہاں پہ اس فلور آف دی ہاؤس پہ یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ ہم لوگ جو ہیں کسی بھی بندے کو At a time، چاہے وہ جو بھی ہو، ہم اس کو On the spot، ہم ایم پی ایز کی پاورز جو کہ ہم Exercise نہیں کرتے ہیں، ہمارے پاس اتنی پاور ہے As MPA کہ ہم ان کی گرفتاری کا آرڈر بھی دے سکیں اور ان کو سزا بھی دے سکیں۔ Justice of peace کے بارے میں آپ لوگ ذرا اگر یہ Books پڑھ لیں تو شاید ان تمام لوگوں کو یہ واضح، پورے پاکستان کو اور پورے KPK کو یہ پتہ ہونا چاہیے لیکن ہم ایم پی ایز وہ پاورز Exercise نہیں کرتے جبکہ یہ سپاہی لوگ جو ہیں، ہمارے بھائی ہیں کیونکہ یہ بھی ہمارے لئے قربانیاں دیتے ہیں لیکن اس قسم کا ناروا سلوک ایک صحافی کے ساتھ جو کہ یہاں کی خبر، اچھی خبر بھی دیتا ہے اور بری خبر بھی دیتا ہے، آپ آئے، آپ نے معاملے کو نمٹایا، آپ نے فوراً اس بچے کو ہسپتال پہنچانے کی ہدایت کی، آپ نے ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا لیکن جناب سپیکر صاحب! آپ نے جو حکم بھی دیا ہے کہ آئی جی پی صاحبہ کو فوراً آپ کے چیئرمین آنا چاہیے اور باقاعدہ اس بندے پہ ایف آئی آر ہونی چاہیے، جو بھی پولیس کا بندہ ہے اور اس کو Suspend کر کے اور پھر اس کے بعد انکو اڑی بھی ہونی چاہیے۔ دوسرا جناب، یہ واقعہ جو کل ہوا ہے، اس پہ پورا پاکستان اور پاکستان کے جتنے بھی عوام ہیں اور تمام پارٹیاں جو کہ ہاؤس میں، سینٹ میں، قومی اسمبلی میں بیٹھی ہوئی ہیں، وہ سب جو ہیں اس واقعے کی شدید مزمت بھی کرتی ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو کل بم بلاسٹس ہوئے ہیں

سب سے پہلے تو یہ ہے کہ اس میں جو بھی، اب ہم صوبائی گورنمنٹ کو کچھ بھی نہیں کہہ سکتے، اسلئے کہ میں نے کل خود پہلی دفعہ یہ بات دیکھی ہے اور میں نے یہ کہا تھا اپنی شروع دن کی سٹیج میں کہ ہم تنقید برائے تنقید نہیں کریں گے، ہم ہمیشہ مثبت تنقید کریں گے اور چاہے وہ جس میں بھی ہو، ہم تنقید کریں گے لیکن جناب سپیکر صاحب، کل کے جو یہ واقعات ہوئے ہیں اور جو مسلمان نے اپنے رب کے حضور پہلی رکعت میں اپنا سر جھکایا اور ایک دم بلاسٹ ہوا اور پھر اس کے بعد کچھ ہمارے لوگوں نے کہا کہ جی یہ سلینڈر کا ہے لیکن جو نہی میں نے خبر دیکھی اور میں مرکز پہنچی، اس کے بعد میں ہاسپٹل پہنچی تو دیکھا تو Sixty four، شوکت یوسفزئی صاحب وہاں پہ موجود تھے، وہ اپنا کام بالکل، مطلب پہلی دفعہ آج میں ان کو Appreciate کرتی ہوں کہ انہوں نے اپنا پروگرام جو ہے، ان فرانسز کو بہت اچھے طریقے سے نبھایا، اشتیاق ارٹھ صاحب تھے، ضیاء صاحب وہاں پہ موجود تھے، میں تھی، لیکن جناب سپیکر صاحب، یہاں سے پھر وہی سوال اٹھتا ہے کہ متفقہ قرارداد کے باوجود، متفقہ قرارداد کے باوجود جناب سپیکر صاحب! پرائم منسٹر صاحب جو ہیں، وہ ہمارے چیف منسٹر کو آج چار مہینے، اس وقت وہ چیف منسٹر ہیں، اس وقت وہ لیڈر آف دی ہاؤس ہیں، ہم نے اپنی تمام سیاسی وابستگیوں کو بالا تر رکھ کے یہ بات کرنی ہے کہ جب لیڈر آف دی ہاؤس کو ایک پرائم منسٹر چار مہینے سے ٹائم نہیں دے رہا اور KPK کی گورنمنٹ جو ہے، اس میں جو بسنے والے لوگ ہیں، جو فائما کے لوگ ہیں (مداخلت) میرا خیال ہے منور صاحب! یہ بہت زیادہ اہم ایشو ہے، اگر اپنے لوگوں کیلئے بات نہیں کر سکتے ہیں تو مجھے تو بات کرنے دیں، Interrupt کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کریں کریں۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! میرا خیال ہے کہ یہ ایک بہت سنجیدہ مسئلہ ہے اور ہر بندے کو، چاہے وہ عورت کھڑی ہو، چاہے مرد کھڑا ہو (تالیاں) اور سنجیدگی میں اگر کوئی بندہ Interrupt صرف اسلئے کرتا ہے کہ شاید آج میں گورنمنٹ کی تعریف کر رہی ہوں تو آج ان صاحبان کو برا لگ رہا ہے کیونکہ کل تو انہوں نے حلف اٹھا لیا ہے، یہ تو گورنمنٹ کے بغیر نہیں رہتے ہیں۔ (تالیاں) اور اب تو یہ واقعہ ہو گیا جناب سپیکر صاحب، تین دفعہ جو ہے، ان کو جو نہی گورنمنٹ ملتی ہے، یہ گورنمنٹ میں چلے جاتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! سچی بات کریں تو ہر بندے کو دل پہ لگتی ہے، ہر حال میں یہ کہنا چاہتی تھی کہ جو ہمارے قائد ایوان ہیں، جو ہاؤس کے قائد ہیں، قائد ایوان ہیں، ان کو چار

میسے سے جناب سپیکر صاحب! ہمارے پرائم منسٹر صاحب ٹائم نہیں دے رہے، وہ بار بار ٹائم کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ مجھے ٹائم دیا جائے تاکہ KPK کے حالات کے مطابق ان سے بات کی جائے اور ان سے بریفنگ لی جائے لیکن جناب سپیکر صاحب، میرے یہ بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ انکا اس پارٹی سے تعلق ہے، ابھی یہ اٹھیں گے، تلخی بھی ہوگی لیکن میں تلخی میں نہیں جانا چاہتی لیکن بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب! کہ کیا پرائم منسٹر صاحب کے پاس، KPK جب بالکل ختم ہو جائے گا، جب ہمیں طالبان، ہمیں دہشت گرد اور ہمیں جب بیرونی قوتیں ہمارے بچے بچے کو مار دیں گی تب پرائم منسٹر صاحب کو، تب چودھری نثار صاحب کو یہ خیال آئے گا کہ یہاں KPK بھی کوئی صوبہ ہے کہ جس نے ریفرنڈم کے ذریعے اس پاکستان کے ساتھ الحاق کیا اور آج وہ پرائم منسٹر کی سیٹ پر بیٹھے ہیں جناب سپیکر صاحب! (تالیاں) جناب سپیکر صاحب! KPK کے ایک ایک بچے نے ریفرنڈم میں ساتھ دے کر پاکستان کے ساتھ الحاق کیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! مجھے پرائم منسٹر کے رویے پہ، مجھے چودھری نثار صاحب کے رویے پہ شدید اختلاف ہے اور میں ان کے اس رویے کی مذمت کرتی ہوں کہ قائد ایوان کو چار میسے ہو گئے ہیں کہ وہ ٹائم نہیں دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! اس پہ ہم سب پارٹیاں، چاہے وہ دشمن پارٹی ہے، چاہے وہ اس ہاؤس میں اقتدار کی پارٹی ہے، KPK کے لوگوں کے مسائل پہ ہم سب ایک ہیں جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی جی۔

محترمہ نگہت اور کرنی: اب وہ ہمیں ٹائم دیں، ہمارے سی ایم کو ٹائم دیں، ہمیں آ کے یہاں پہ In camera briefing چاہیے اور اگر وہ ہمیں In Camera Briefing نہیں دیں گے، ہمیں نہیں سنیں گے تو پھر یہ اسمبلی کے ہم لوگ جو ہیں، ہم جا کے وہاں پہ قومی اسمبلی کے سامنے بیٹھ کے ہم دھرنا دیں گے اور KPK کی اور فٹا کے لوگوں کی آواز وہاں تک پہنچائیں گے۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ میں مفتی جانان صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ کل کے واقعے کے حوالے سے دعا کر لیں۔ مفتی جانان صاحب۔

جناب عبدالستار خان: مطلب یہ کہ سرکاری آقاؤں کو اپنے گھر سے نکالیں گے، پھر بات کرتے ہیں آپ لوگ۔ (قمقمے)

محترمہ نگہت اور کزئی: اب وہ اپنے گھر سے نہیں نکلیں گے تو یہی کریں گے۔  
(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

مفتی سید جانان: یوے وری غوندی خبری اجازت غوارم۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! آج جو ایجنڈا ہے چونکہ کل ایک بہت بڑا افسوسناک واقعہ ہوا ہے اور اگر ہاؤس کی اجازت ہو تو ہم چاہتے ہیں کہ اس پہ ایک پراپر ڈسکشن، ڈیبٹ ہو۔ تو مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زہ بہ ڊیر پہ تفصیل نہ، وختنی خبرہ بہ جی نہ بیانوم، زہ بہ صرف د درې ورځو نہ مخکښې دا حالات جی بیان کړم۔ دغه صوبہ کښې جی د درې ورځو نہ مخکښې خبرہ ده چې په یو ورځ باندې دې یو صوبہ کښې کلاچی کښې جناب سپیکر صاحب، بم بلاست او شو، اووه کسان سره د ایس ایچ او زخمیان شو۔ هم هغه ورځ باندې جی بیا د ملک قاسم د ایم پی اے صاحب، کور ته چا بم کیښودلو، حجرې ته ئے چا بم کیښودلو، څوک مړه وی یا نه وی مړه خو بم هلته کښې بلاست شو۔ بیا جناب سپیکر صاحب، کوهاټ کښې هم په هغه ورځ باندې یوه لویه قیصه اوشوه، جھگړا اوشوه، کسان زخمیان شو ورکښې۔ په هم هغه ورځ باندې جناب سپیکر صاحب، ریگی للمہ کښې دوه پولیس سپاہیان په، بم بلاست شو او دوه کسان شهیدان شو ورکښې، هم هغه ورځ باندې جناب سپیکر صاحب، امان گړه نوشهرہ کښې د پینځہ کسانو لاشونہ برآمد شو هیڅ څه پتہ ئے او نہ لگیدله چې څوک وو او ولې وژلې شوی دی او کوم ځانې نہ راغلی دی؟ جناب سپیکر صاحب، هم په هغه ورځ ستاسو ضلع کښې صوابی کښې د حساس ادارې اهلکار هلته کښې قتل کړلی شو۔ جناب سپیکر صاحب، زہ دغه خبرې ته ډیر حیرانیرم چې ځنی خبرہ خو هغه خلق چې غرونو کښې ناست دی، هغوی وائی چې دا مونږ او کرہ خو دا پرون خبرې هغوی علی الاعلان او وئیل چې دې سره زمونږ هیڅ څه تعلق نشته دے۔ مخکښې ورځو کښې چرچ باندې دهماکہ شوې وه، هغوی او وئیل چه دې سره زمونږ هیڅ څه تعلق نشته دے۔ جناب سپیکر صاحب، ځنو ځایونو کښې مونږ دا خبرہ هم اورو چې خلق وائی چې مونږ ملک بچ کوؤ، دا د ملک بچ کیدو د پارہ دا هر څه مونږ کوؤ خو جناب سپیکر صاحب، زہ بہ دا

گزارش او کرم چي دا ملک، دا په پښتنو باندې بچ کيږي، د ملک خوشحالی د پښتون وینه کښې ليکلې شوې ده، د ملک خوشحالی د پښتون بدنامی ليکلې شوې ده۔ جناب سپيکر صاحب، تاسو يقين او کړئ، دې پنجاب ته مونږ لار شو، د خلقو بچي سبقونه وائی او د پښتنو د بچو سره ټوکړئ وه، کبار ټولوی۔ جناب سپيکر صاحب، که ملک بچ کوی، که ملک ته زمونږ د وینې ضرورت وی نو مونږ انکار نه مخکښې کړے دے، د دې خاورې په پښتنو او نه به بیا کوی خو چي دا کوم خلق وائی چي مونږ دا ملک بچ کوؤ، یو۔۔۔۔

جناب سپيکر: مفتی صاحب! یو عرض مې کولو۔ زمونږ صحافي ورونږه هغوی دې وخت کښې دغه کښې نه دی او ډیر اهم ډيپټ دے نوزه وایم که یو کس دوه هغوی پسې وليږو چي هغوی خو دغه ته راولی ځکه چي مونږ ورسره یو Commitment هم وکړو او دویمه دا ده چي په دې دوران کښې به مونږ دا باقی بزنس لږ مخکښې کړو۔ نوزه وایم چي ميډیا موجود وی چي دا ډسکشن وشي که ستاسو اجازت وی۔ ټهیک شوه جی۔ سکندر صاحب او حبيب الرحمان صاحب! دا صحافيان چي دی۔۔۔۔

مفتی سيد جانان: ميډيا والا ملگري، دا کومه قيصه چي شوې ده، د دغې قيصې مونږه مذمت کوؤ، دا جی صحيح کار نه دے شوعے چي دا کومه قيصه شوې ده۔ د حکومت کسان د لار شي، هغه ملگري د راولی۔ د جرگې په طور باندې د ورشي او یو کمیټي د تشکیل کړلے شي چي چا مطلب دا دے دا دراندازی کړې ده، د هغه خلاف د کارروائی وشي۔

جناب سپيکر: جناب سکندر خان۔

### نکته اعتراض

جناب سکندر حیات خان: ډیره مهربانی۔ جناب سپيکر، دا هاؤس د دې صوبې ټولو کښې لوتے فورم دے او بیا خصوصاً تاسو چونکه د دې هاؤس 'کنوینر' هم یئ د دې هاؤس دغه یئ نو ستاسو Status، ستاسو عزت چي هغه په مونږ ټولو باندې لازم دے او مونږ ټولو د پاره تاسو یو شان دغه یئ خو جناب سپيکر! دا اسمبلی چي مونږ چلوؤ نو څه رولز، څه دغه به Follow کوؤ او د هغې مطابق به

ئے چلوؤ خُکھه چې صرف دا نه چې دې وخت سره مونږ دا اسمبلی چلوؤ او د دې کارروائی دغه کوؤ، دا د سبا د پاره به هم چونکه د دې Precedents جوړېږي او په هغې کښې به مختلف خلق دا کارروائی کوري او چې هغوی کوري نو کم از کم دا ورته ښکاره کيدل پکار دی چې او د خه قانون لاندې، خه د رولز لاندې دا کارروائی کيدله. هغه بله ورځ تاسو جناب سپيکر، د هاؤس فنانس کمیټی مو جوړه کړله، ډير ښه کار مو وکړو، پکار وه چې جوړه شی، دا پکار وه چې د دې نه مخکښې جوړه شوې وې خو جناب سپيکر! په هغې کښې یو شے چې کوم ما ته په هغې کښې لږ دغه دے، هغه دا دے چې جی که تاسو رول 205 وگورئ نو د رول 205 لاندې: “Who may move motion. (1) Except as otherwise provided in these rules, a motion or amendment which requires notice may be moved only by the Member giving notice.”

جناب سپيکر! دیکښې صرف زما دغه دا وو چې بالکل د دې 193 لاندې هم تاسو سره اختیار شته او تاسو دغه هم کولے شی خو پکار دا وه چې دا چا ممبر موؤ کړے وے او هغه دغه کړے وے او بیا تاسو هاؤس ته دا کوئسچن Put کړے وے نو هغه به لږ بهتر د هغې به دغه تلو. د هغې دوه وجوهات دی، یو دا جناب سپيکر! چې چونکه د هاؤس فنانس کمیټی مشر هم تاسو یی، د هغې چیئرمین هم تاسو یی او چې بیا تاسو موشن هم موؤ کړئ، کوئسچن هم تاسو Put کړئ، کمیټی هم تاسو جوړه کړئ نو هغه ټول چې دے، هغه لحاظ سره لږ Conflict of interests هم پکښې راځی او لږ هغه شان تهییک نه ښکاری. دویم جناب سپيکر! که 154 لاندې مونږه وگورو نو د هغې لاندې یو پروسیجر هم Lay down شوے دے، د کمیټو د پاره یو طریقہ کار، په هغې کښې الیکشن دے یا گڼې بیا دا دے چې کم از کم Consultations with the Parliamentary Leaders خبره ده نو پکار دا ده چې مونږ لږ ډیر دے، نور هغه زموږ ټولو په تاسو باندې اعتماد دے او مونږ به هغه لحاظ سره دغه کوؤ خو پکار دا ده چې کم از کم یو ټول Consensus واخستلے شی او د ټولو نه تپوس وشي نو زما خیال دے هغه لږ بهتره طریقہ به دغه کیږي. نو جناب سپيکر، زما دا یو دغه وو، په دې باندې ما تاسو نه رولنگ غوښتولو چې تاسو په دې باندې دغه وکړئ خکه چې سبا به دنن نه لس کاله پس، شل کاله پس، پینځویش کاله پس به څوک د دې کارروائی راوالی

او بیا پہ ہفہ وخت کبھی دا سوچ کوی چہ یرہ د اسمبلی ممبرانو ہفہ شان رولز Follow نہ کرل یا پروسیجر نہ وو Follow شوے نو د ہفہ بہ میسج بنہ نہ خی۔ نو زما دا یو پوائنٹ آف آرڈر وو، پہ دہ بانڈی بہ زہ ستاسو رولنگ غوارم۔  
**جناب سپیکر:** جناب مظفر سید صاحب۔

**جناب مظفر سید:** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ما جی ستاسو نوٹس کبھی یو ضروری خبرہ راوستلہ، ہفہ درہ خلہ، دوہ خلہ پہ ایجنڈا بانڈی 'پرائیویٹ ممبر دے' راغلہ او ہفہ 'پرائیویٹ ممبر دے' بانڈی د مختلف ایم پی ایز حضراتو بزنس موجود وو خو چونکہ ہفہ اجلاس پہ ہفہ ورخ بانڈی د بدقسمتی نہ و نہ کرے شو نو زہ د دہ ٲول ہاؤس ہفہ احساساتو او جذباتو ترجمانی کوم او تاسو تہ ریکویسٹ کوم چہ پہ دہ Next week کبھی د مونر لہ 'پرائیویٹ ممبر دے' را کرے شی او خاص کر زہ بہ د پیر د ورخ ریکویسٹ کوم چہ پہ ہفہ بانڈی د دوہ بلونہ چہ د چا خہ پرائیویٹ بزنس وی نو چہ ہفہ پہ ہفہ ورخ بانڈی سر تہ اورسی۔

**جناب سپیکر:** میں آپ کی بات بالکل سمجھ گیا، جو آپ کی ریکویسٹ ہے کہ 'پرائیویٹ ممبر ڈے' جو ہے نا، تو میں ایوان میں پیش کرتا ہوں اس کو، ٹھیک ہے؟ میں ایوان کے سامنے یہ مظفر سید صاحب کی ریکویسٹ رکھ رہا ہوں، آیا ایوان اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ 'پرائیویٹ ممبر ڈے' بروز منگل مورخہ 21-01-2014 کو رکھا جائے؟ جو اس کے حق میں ہیں، وہ ہاں کہیں۔

**اراکین:** ہاں۔

### اراکین کی رخصت

**جناب سپیکر:** اچھا جی۔ دا ایجنڈہ بہ مخکبھی کر و۔ اچھا یہ کچھ Leave applications ہیں، وہ میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔ چھٹی کی درخواستیں: جناب قلندر خان لودھی صاحب، ایڈوائزر-15-01-2014 تا 17-01-2014، جناب مشتاق غنی صاحب 16-01-2014 تا 28-01-2014، جناب ملک قاسم خان ٹنگ صاحب، ایڈوائزر 17-01-2014، جناب ملک ریاض خان، ایم پی اے-17-01-2014، جناب زاہد خان درانی صاحب، 17-01-2014، جناب سمیع اللہ خان، ایم پی اے-17-01-2014



2014، جناب محمود خان، ایم پی اے 17-01-2014، جناب گل صاحب خان خٹک صاحب -17-01-2014، جناب ملک نور سلیم خان 17-01-2014۔ یہ میں ہاؤس کے سامنے ان کی درخواستیں رکھ رہا ہوں، توجہ ہے میری طرف؟ منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں۔ اچھا یہ اور بھی ہیں جس میں: جناب عنایت اللہ خان، وزیر بلدیات 17-01-2014، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، پارلیمانی سیکرٹری 17-01-2014، جناب افتخار مشوانی صاحب 17-01-2014، محترمہ خاتون بی بی، ایم پی اے 17-01-2014۔ ان کی درخواستیں آپ کے سامنے، آپ توجہ رکھیں جی، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: یہاں بنوں سے ہمارے صحافی بھائی آئے ہیں، میں اس معزز ایوان میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میرے خیال میں جب تک صحافی حضرات نہیں آتے، ہم تھوڑا ایجنڈے کو آگے لے کر جاتے ہیں۔

### ہنگامی قانون مجریہ 2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا (بیواؤں اور خصوصی افراد کیلئے ویلفیئر فاؤنڈیشن)

**Mr. Speaker:** Item No. 7: The honorable Special Assistant for Social Welfare Department, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the Table of the House, the Khyber Pakhtunkhwa Widows and Special Persons Welfare Foundation Ordinance, 2013. Honourable Special Assistant for Social Welfare, please.

ڈاکٹر مہرتاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): مسٹر سپیکر! Sorry!۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: چونکہ سنا سو پہ مشورہ باندھی مونہر دا ڊسکشن د پارہ دغہ ور کرو دا خو مختصر ایجنڈا دہ کنہ، مونہر وایو چھی ڊسکشن دھی باندھی لہر کھلاؤ وشی نو ہغوی، ہغہ بہ۔۔۔۔۔

مفتی سید حانان: دا ز مونہر کوئسچنز دی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: کوئسچنز بہ ڊیفر کرو بلہ ورخ تہ کنہ۔ تھیک شوہ جی، او۔

**Special Assistant for Social Welfare:** Mr. Speaker, Sorry I wasn't given this chit but anyway, it is given to me now and I want to place this Bill before the House, on behalf of the Chief Minister.

This Bill is the Khyber Pakhtunkhwa, Widows and Special Persons Welfare Foundation, 2013.

Mr. Speaker: It stands laid.

ہنگامی قانون مجریہ 2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا  
(خیبر پختونخوا ہاؤس آف ایسبلیشن سکالرشپ انڈومنٹ فنڈ)

Mr. Speaker: Item No. 7 (b): The Honourable Minister for Higher Education, on behalf of the honorable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Higher Education Scholarship Endowment Fund Ordinance, 2013. Arif Yousaf Sahib.

Mr. Arif Yousaf (Parliamentary Secretary for C&W): I beg to lay the Khyber Pakhtunkhwa Higher Education Scholarship Endowment Fund Ordinance, 2013, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: کونسی چیز: نام ہمارے پاس ہے، یہ کونسی چیز اور شروع کرتے ہیں، کونسی چیز اور کا نام ہے ہمارے اس پہ۔ کونسی چیز نمبر 757، جناب زرین گل صاحب۔ (موجود نہیں)۔ کونسی چیز نمبر 758، زرین گل صاحب، ایم پی اے۔ (موجود نہیں)۔ کونسی چیز نمبر 759، زرین گل صاحب۔ (موجود نہیں)۔ کونسی چیز نمبر 7، سوری 824، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

\* 824 \_ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا حکومت خیبر پختونخوا نے سرکاری ملازمین کیلئے قرضہ حسنہ گریڈ 15 تا 1 بنولنٹ فنڈز سے سکیم شروع کر رکھی ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ چیف منسٹر سیکرٹریٹ، سول سیکرٹریٹ کیلئے خصوصی گرانٹ مختص کی جاتی ہے اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کو ذیلی ادارہ میں شامل کیا جاتا ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2011-12 اور 2012-13 میں ذیلی اداروں کیلئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا اور سیکرٹریٹ کیلئے کتنا فنڈ مختص ہوا اور جن جن ملازمین کو قرضہ حسنہ دیا گیا، ان کی تفصیل دی جائے، نیز اسمبلی سیکرٹریٹ کو ذیلی ادارہ میں شامل کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) جی نہیں، حقیقت یہ ہے کہ سرکاری ملازمین کیلئے اس قرضے کی سہولت محکمہ خزانہ کے زیر اہتمام فراہم کی گئی ہے۔ بنوولنٹ فنڈ سیل صرف درخواستوں کی وصولی اور قرضہ اندازی کی خدمات انجام دیتا ہے۔

(ب) محکمہ خزانہ 2009-10 سے دو علیحدہ Functional Head میں فنڈ مذکورہ سکیم کے تحت جاری کرتا ہے۔ مذکورہ Functional Head درج ذیل ہیں:

1- سول سیکرٹریٹ ملازمین 2- جنرل ایمپلائز۔  
چونکہ بنوولنٹ فنڈ سیل محکمہ جات اور ان کے ذیلی اداروں کا تعین نہیں کرتا لہذا اس ضمن میں کوئی وضاحت دینے سے معذور ہیں۔

(ج) محکمہ خزانہ نے سال 2011-12 اور 2012-13 کے دوران مذکورہ سکیم میں درج ذیل فنڈز جاری کئے:

مالی سال	سول سیکرٹریٹ ایمپلائز	جنرل ایمپلائز
2011-12	5 کروڑ	4 کروڑ
2012-13	2 کروڑ	4 کروڑ

نیز جن ملازمین کو سال 2011-12 اور 2012-13 کے دوران قرضہ حسنہ دیا گیا، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میرے دو ضمنی کونٹریز ہیں اس کونٹریز کے اوپر۔ ایک تو سر، میں نے پوچھا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ چیف منسٹر سیکرٹریٹ، سول سیکرٹریٹ کیلئے خصوصی گرانٹ مختص کی جاتی ہے اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کو ذیلی ادارے میں شامل کیا جاتا ہے؟ تو انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ چونکہ بنوولنٹ فنڈ سیل محکمہ جات اور ان کے ذیلی اداروں کا تعین نہیں کرتا لہذا اس ضمن میں کوئی وضاحت دینے سے معذرت ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہی کونٹریز اسمبلی میں آیا تھا اور 07-09-2012 کو سابق سپیکر صاحب نے اس کے متعلق رولنگ بھی دی تھی کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو ذیلی ادارہ نہ لکھا جائے بلکہ یہ Independent ادارہ ہے اور اس کے باوجود انہوں نے سوال میں لکھا ہے کہ ہم اس کا جواب دینے سے معذرت خواہ ہیں۔ تو جناب سپیکر صاحب، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ بھی، خواہ کرامت اللہ چغرمٹھی صاحب ہوں یا اسد قیصر صاحب ہوں، تو کیا یہ چیئر جو ہے، یہ

سب کیلئے قابل احترام نہیں ہے؟ اور پھر آپ کے رولنگ دینے کے باوجود، سپیکر کی رولنگ دینے کے باوجود یہ کہتے ہیں کہ ہم یہ جواب دینے سے معذرت خواہیں، تو جناب سپیکر صاحب! اس میں یہ جو انہوں نے کہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں آرٹیکل 87 میں اسمبلی کو Separate ادارے کا درجہ حاصل ہے تو جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتا ہوں کہ نہ صرف اس میں اسمبلی ممبران کا جو کونسلین کرتے ہیں ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ جناب سپیکر صاحب، آپ کی چیئر کا اور آپ کا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے کہ انہوں نے، ابھی یہ متعدد ادارے جو ہیں، وہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو ذیلی ادارے کے طور پر لکھ رہے ہیں جبکہ آئین کے اندر مکمل طور پر یہ ذیلی ادارہ نہیں ہے بلکہ یہ آرٹیکل 87 میں Each House shall have a separate Secretariat، تو اس لئے جناب سپیکر صاحب، اتنا زور آور سپیکر صاحب چیئر کے اوپر بیٹھا ہو اور پھر اسکے سیکرٹریٹ کو ذیلی ادارہ بار بار لکھا جائے، تو میں چاہوں گا کہ ایک دفعہ پھر اسکے اوپر تمام محکموں کو پابند کیا جائے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ ایک Independent ادارہ ہے اور اسکو آئندہ کیلئے ذیلی ادارہ نہ لکھا جائے۔ ایک تو یہ میرا ضمنی کونسلین ہے اور دوسرا سر، میں نے اپنے کونسلین میں یہ پوچھا ہے کہ یہ جو قرضہ حسنہ کے طور پر ملازمین کیلئے فنڈ مختص کیا جاتا ہے تو انہوں نے مالی سال 2011-12 کو سول سیکرٹریٹ ایمپلائز کیلئے پانچ کروڑ روپے اور جنرل ایمپلائز کیلئے چار کروڑ روپے رکھے ہیں اور اس سال دو کروڑ روپے سول سیکرٹریٹ ایمپلائز کیلئے اور جنرل ایمپلائز کیلئے چار کروڑ روپے رکھے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جنرل ایمپلائز صوبے کے غالباً لاکھوں ملازمین ہوتے ہیں اور سول سیکرٹریٹ میں زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار ملازمین ہوتے ہیں، تو ان کیلئے اور جنرل ایمپلائز کیلئے فنڈ اتنا کم رکھنا، کیا یہ انکے ساتھ زیادتی نہیں ہے؟ اور دوسری بات یہ ہے جی کہ اس میں جو انہوں نے یہ قرضہ حسنہ دیا ہے، سول سیکرٹریٹ کے 348 اور 163 اور 113، یہ کوئی 526 آدمیوں کو انہوں نے دیا ہے اور جنرل ایمپلائز کو صرف ڈھائی سو ملازمین کو اس میں شامل کیا گیا ہے تو یہ جنرل ایمپلائز کے ساتھ زیادتی نہیں ہے؟ جناب سپیکر صاحب، اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ یہ کونسلین کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس کے اوپر وضاحت کی جائے اور کوئی ایسا فیصلہ کیا جائے تاکہ آئندہ کیلئے کوئی ادارہ جو ہے، وہ اسمبلی کو Attach ادارہ نہ لکھے۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب! داسی نہ شی کیدے، کونسلین روان دے، دوئ د جواب ور کری۔ جی جی۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): یہ جواب مجھے ابھی موصول ہوا ہے، یہ کافی لمبا چوڑا انہوں نے Answer دیا ہے تو اگر آپ Allow کرتے ہیں تو میں ذرا نلوٹھا صاحب کے ساتھ اسکو ڈسکس کر کے، اگر وہ مطمئن ہو جاتے ہیں تو ٹھیک ہے، نہیں تو پھر کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب! آپ کے بولنے سے پہلے ایک وضاحت میں کروں، شاہ فرمان صاحب! کہ یہ ایک Independent ادارہ ہے، آئندہ کیلئے اسکو ذیلی ادارہ نہ لکھا جائے۔

(تالیاں)

وزیر اطلاعات: اچھا جناب سپیکر، جو آپ بہتر سمجھتے ہیں، اگر تو نلوٹھا صاحب اس پر Agree ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بھی بیٹھ جائیں کیونکہ اسکا بڑا لمبا چوڑا Answer ہے اور اگر وہ مطمئن ہو جاتے ہیں تو ٹھیک ہے اور اگر نہیں تو پھر فیصلہ کر لیں گے، اگر کمیٹی کے حوالے کرنا ہے تو پھر کمیٹی کے حوالے کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا نلوٹھا صاحب! اسکو کمیٹی کے حوالے کریں؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، یہ لمبا چوڑا Answer نہیں ہے جی، یہ جواب لمبا چوڑا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سوال بڑا شارٹ ہے تو میرے خیال کے مطابق اسکو کمیٹی کے حوالے کیا جائے، یہ شاہ فرمان صاحب بھی اسکے ساتھ Agree ہونگے اور کمیٹی میں، چونکہ لاکھوں ملازمین کا مسئلہ ہے جی، صوبے کے لاکھوں ملازمین کا مسئلہ ہے، یہ ذرا تعین ہو جائے کہ کس کا کیا حق ہے اور کس کا کیا حق ہے اور کس طرح اسکو دینا چاہیے؟

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ ایک دفعہ بیٹھ جائیں، اگر یہ مطمئن نہ ہوئے تو پھر انکی بات صحیح ہے لیکن اگر یہ مطمئن ہو گئے ڈیپارٹمنٹ کے Answer سے اور Consultation کے بعد تو ٹھیک ہے، نہیں تو پھر کمیٹی کے حوالے کر دیں گے۔ ہم ریکویسٹ کرتے ہیں نلوٹھا صاحب سے کہ اگر۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ پڑا ہوا ہے، یہ صرف میرے Answer کا جواب ہے تو اس کے اوپر میرے خیال کے مطابق گورنمنٹ کے کافی پیسے خرچ ہوئے ہیں تب یہ جواب آیا ہے اور ہم تب ہی کوئی سوال

کرتے ہیں جب کہیں کسی کی حق تلفی ہو رہی ہو تو میرے خیال کے مطابق جب یہ کمیٹی میں جائے گا، اس میں آپ بھی ہونگے، میں بھی ہونگا اور محکمے کے لوگ بھی ہونگے اور ہم سب بیٹھ کے اس میں، اسکا کچھ ازالہ کر لینگے۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! آپ کی مرضی، ہم ان کے ساتھ Agree کرتے ہیں، امید کرتے ہیں، کبھی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارے ساتھ بھی Agree کریں۔ اب فی الحال انکے ساتھ Agree کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 801, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee, 824? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! زہ یو خبرہ کول غواہم۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: کونسچین نمبر؟ یہ Questions / Answers ختم ہو جائیں تو اسکے بعد، اسکے بعد آپ کو ٹائم دیں گے۔ کونسچین نمبر 825، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

جناب سردار حسین: زہ سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: کونسچین نمبر 825۔ اسکے بعد آپ کو موقع دینگے، اسکے بعد آپ کو موقع دینگے۔ نلوٹھا صاحب! آپ بات کریں۔ کونسچین نمبر 825، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔  
سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، میں کونسچین دیکھ رہا تھا۔  
جناب سپیکر: کونسچین نمبر 825۔

جناب سردار حسین: زہ سپیکر صاحب! دا۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: کونسچین نمبر 825، اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے، اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔  
نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب، آپ بات کریں۔

\* 825 \_ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:  
(الف) آیا یہ درست ہے کہ بنوولنٹ فنڈبلڈنگ کی تعمیر عمل میں لائی گئی ہے;

(ب) بنولنٹ فنڈ بلڈنگ کے کرائے کی مد میں ماہانہ آمدن کی تفصیل برائے سال 2011 سے 2013 تک فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، بنولنٹ فنڈ بلڈنگ کی تعمیر بنولنٹ فنڈ سے عمل میں لائی گئی ہے۔

(ب) بنولنٹ فنڈ بلڈنگ کرائے کی مد میں ماہانہ آمدن کی تفصیل برائے سال 2010-11، 2011-12 اور 2012-13 درج ذیل جدول میں پیش خدمت ہے:

مالی سال	ماہانہ آمدن	سالانہ آمدن
2010-11	1,805,000/- روپے	21,660,000/- روپے
2011-12	1985,5000/- روپے	23,826,000/- روپے
2012-13	2,184,000/- روپے	26,208,000/- روپے

جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔  
 جناب سپیکر: اچھا جی۔ نلوٹھا صاحب جواب سے مطمئن ہیں۔ ابھی آپ کا سردار صاحب، کونسلر نمبر 838 سردار حسین بابک۔

\* 838 \_ جناب سردار حسین: کیا وزیر امداد بحالی و آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:  
 (الف) آیا یہ درست ہے کہ حالیہ بارشوں اور طغیانی کی وجہ سے صوبے کے اکثر اضلاع میں بڑی تباہی ہوئی ہے جس سے اکثر مقامات پر کچی پکی سڑکوں اور پلوں کو نقصان پہنچا ہے؛  
 (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ Account-IV ختم کرنے کی وجہ سے ضلعی انتظامیہ کے پاس ایمر جنسی کیلئے فنڈز دستیاب نہیں ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ایمر جنسی میں اضلاع کے پاس Account-IV کے متبادل کو نسا نظام یا ذریعہ ہے، نیز ایمر جنسی کیلئے استعمال ہونے والا فنڈ کیوں بند کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب یاسین خان خلیل (مشیر برائے فزیکل پلاننگ): (الف) جی ہاں، متعلقہ اضلاع سے حاصل کردہ رپورٹ اور اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حالیہ بارشوں اور طغیانی کی وجہ سے ڈی آئی خان، ٹانک، بنوں،

پشاور، سوات، پتھرال، صوابی، شائنگہ، ہری پور، کرک، چارسدہ، نوشہرہ، بونیر اور کئی مروت میں کچی اور پکی دونوں قسم کی سڑکوں اور دیگر املاک کو نقصان پہنچا ہے۔

(ب) ایمر جنسی اخراجات Account-IV سے نہ پہلے کئے جاتے تھے، نہ ہی اب کئے جاتے ہیں۔ یہ اخراجات پہلے بھی ریلیف اکاؤنٹ سے کئے جاتے تھے اور اب بھی کئے جاتے ہیں۔ ضلعی انتظامیہ کیلئے نیشنل بینک میں اس مقصد کیلئے Designated account موجود ہے اور رہے گا۔ سال 2010 میں آنے والے تباہ کن سیلاب کے تجربہ کے پیش نظر ہر سال سیلاب سے نمٹنے کیلئے تمام متعلقہ اداروں کے مشورہ سے بھرپور تیاری کی جاتی ہے اور پی بی سی منسوبہ (Monsoon Contingency Plan) بنایا جاتا ہے جس میں پی ڈی ایم اے اور ڈپٹی کمشنروں کو درکار فنڈز اور اشیائے ضروریہ کا مکمل جائزہ لیا جاتا ہے اور کمی کو قبل از وقت دور کیا جاتا ہے۔ اس سال بھی یہ منسوبہ بنایا گیا اور حسب ضرورت اضلاع کو فنڈز اور اشیائے ضروریہ بروقت فراہم کی گئیں۔ (جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ نیز اس وقت بھی اضلاع کے پاس 124.16 ملین کے فنڈز موجود ہیں جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ج) جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ ایمر جنسی فنڈ بند نہیں کیا گیا بلکہ حسب ضرورت بروقت فراہم کیا گیا۔ چونکہ ریلیف کے اخراجات Account-IV سے نہیں بلکہ مخصوص (Designated) اکاؤنٹ سے کئے جاتے ہیں لہذا متبادل نظام کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، بیا جواب مونر تہ ملاؤ دے۔ دلنہ دیپارٹمنٹ لیکلی دی پہ جواب کبھی پہ "ب" کبھی چھی محکمہ ماہی پروری، محکمہ ماہی پروری کو براہ راست کوئی بیرونی امداد جو ہے وہ نہیں ملی، البتہ محکمہ ماہی پروری کو صوبائی حکومت سے منظور شدہ ترقیاتی منصوبے Establishment of Model Farms in Private Sector in District Peshawar, Nowshera and Mardan گورنمنٹ آف پنجاب کی بجٹ گرانٹ کے تحت 24 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کونسی نمبر ٹھیک ہے؟ یہ کونسی نمبر 838 یہی ہے نا، 838 ہے نا؟ (مداخلت) نہیں جواب اس کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ زما یقین دا دے سپیکر صاحب، تاسو نہ خو ډیرہ زیاتہ بنہ توقع کوؤ، مونر بہ ہم Tamper نہ Loose کوؤ کہ تاسو لبرہ



موقع مونر۔ تہ را کولہ نو شاید چہی دا دومرہ تلخی بہ نہ پیدا کیدہ او شاید دا ماحول بہ ہم نہ پیدا کیدو۔ زہ پہ سوال باندہی د خبری نہ مخکبہی ریکویسٹ صرف دا کوم سپیکر صاحب! چہی دہی ہاؤس پہ ڊیرہ متفقہ توگہ باندہی تاسو تہ اختیار درکرو د کمیٹی د جوړولو۔ مونر بیا ہم ریکویسٹ کوؤ سپیکر صاحب! چہی پہ خائے د دہی چہی دلته نہ کوئسچہی چہی دی، ہغہ ہلتہ تاسو Differ کوئی یا ریفر کوئی، مونر دا بیا بیا ریکویسٹ کوؤ تاسو تہ چہی کہ د اپوزیشن د طرف نہ، خکہ چہ مونر او رو، تاسو سرہ مونرہ پہ دہی حوالہ ملاؤ شوی نہ یو خکہ چہی تاسو دلته کبہی وئیل چہی تاسو بہ اپوزیشن پارلیمانی لیڈران چہی خومرہ دی، ہغوی سرہ بہ کبہینو او ہغوی سرہ بہ خبرہ کوؤ۔ تراوسہ پورہی کم از کم زہ دا وئیلے شم چہی داے این پی د طرف نہ یا جے یو آئی مشران ناست دی، د مسلم لیک ملگری ہم ناست دی چہی تاسو کلہ ہم مونر سرہ رابطہ کرہی دہ چہی مونر راشوا او مونر کبہینو کہ تاسو تہ خہ مشکل وی چہی ہغہ مشکل ختم شی او دا کمیٹی جوړہ شی، دا ضمنی خبرہ مہی کول غوبنتل سپیکر صاحب، او د سوال جواب چہی دے، صحیح دہ زہ ترینہ مطمئن یم۔

جناب سپیکر: کونکین نمبر 850، جناب سردار حسین بابک صاحب۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا عبدالستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو۔

جناب فضل الہی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: فضل الہی صاحب! یہ کونکینز آؤر ختم ہو جائے، آپ کو موقع دیتے ہیں۔

جناب عبدالستار خان: سر، سوال 838 میں انہوں نے جواب دیا ہے "ب" جزاکا، کہ سال 2010 میں آنے والے تباہ کن سیلاب کے تجربہ کے پیش نظر ہر سال سیلاب سے نمٹنے کیلئے تمام متعلقہ اداروں کے مشورہ سے بھرپور تیاری کی جاتی ہے اور پیشگی منصوبہ بندی، Monsoon Contingency Plan بنایا جاتا ہے جس میں پی ڈی ایم اے اور ڈپٹی کمشنروں کو درکار فنڈز اور اشیائے ضروریہ کا مکمل جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ 2010 میں جو سیلاب آیا، اس میں سیلاب کے بعد آج تک جو Houses damage compensation جو گورنمنٹ نے دیا تھا، وطن کارڈ کی صورت میں یقیناً پورے صوبے میں کافی

اضلاع میں، وطن کارڈ کی کسی کو دو قسطیں ملی ہیں، کسی کو تین قسطیں ملی ہیں لیکن چوتھی قسط نہیں ملی ہے، تو میں چاہوں گا کہ پی ڈی ایم اے اور گورنمنٹ اس میں جو باقی پی ڈی ایم اے کے حوالے سے جو وطن کارڈ کی قسطیں ہیں، اس میں گورنمنٹ کا کیا ارادہ ہے، کیا پروگرام ہے؟ تاکہ ان متاثرین کو جو ان کا حق ہے، پانچواں سال جا رہا ہے، انکو وطن کارڈ نہیں ملا ہے تو پورے صوبے کی اس میں بات ہے۔ گورنمنٹ ذرا بتائے تو مناسب ہو گا۔

جناب سپیکر: یاسین خلیل صاحب! نہیں اس کا کوئی، بہر حال اس نے ضمنی کو تسخیر کیا ہے اور میں ایک وضاحت کروں گا۔ چونکہ سردار حسین بابک صاحب نے جو Point raise کیا ہے، ایک تو اس وقت تمام، میرے خیال میں ہمارے جتنے بھی معزز اپوزیشن ممبران بیٹھے ہیں، میں نے تمام Concerned سے مشاورت بھی کی ہے اور بات بھی کی ہے اور Regularly جب میں اس کو فائنل سائن کر رہا تھا کمیٹیوں کو، تو اس کے حوالے سے بھی میں نے جو کنسنرڈ، پارلیمانی لیڈرز ہیں، اگر کوئی پارلیمانی لیڈر موجود نہیں تھا تو اس کے دوسرے (ساتھی رکن) سے، اور آپ شاید ملک سے باہر تھے تو آپ کے ساتھ، مجھے Idea نہیں تھا کہ کس کو، لیکن Otherwise میں نے تمام سے Consult کیا ہے اور ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ کسی کے ساتھ Consultation نہیں ہوئی ہے۔ جناب یاسین خلیل صاحب! آپ اپنی Explanation دے دیں، مجھے کوئی اندازہ نہیں تھا کہ آپ (مداخلت) جناب یاسین خلیل صاحب۔

جناب یاسین خان خلیل (مشیر رائے فزیکل پلاننگ): جناب سپیکر صاحب! دا کوئسچن چہی دے جی، 838 دا خو سردار حسین بابک صاحب کہے دے جی، دلته او هغوی۔۔۔  
جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر صاحب! اس پر میں نے سپلیمنٹری کیا ہے۔

مشیر رائے فزیکل پلاننگ: بنہ جی۔ سپلیمنٹری کیا ہے، ٹھیک ہے۔ اس میں تو جواب موجود ہے جی کہ ہمیں متعلقہ اضلاع سے جو رپورٹس موصول ہوئی ہیں، ان کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حالیہ بارشوں اور طغیانی کی وجہ سے ڈی آئی خان، ٹانک، بنوں، پشاور، سوات، چترال، صوابی، شانگلہ، ہری پور، کرک، چارسدہ، نوشہرہ، بونیر اور لکی مروت میں کچی اور پکی دونوں قسم کی سڑکوں اور دیگر املاک کو نقصان پہنچا ہے اور پھر نیچے بھی ڈیٹیل ہے۔

جناب سپیکر: اس نے ضمنی کو تسخیر کیا ہے وطن کارڈ کے بارے میں۔

مشیر برائے فزیکل پلاننگ: کس کے بارے میں؟

جناب سپیکر: وطن کارڈ کے بارے میں صوبائی حکومت کا کوئی ارادہ ہے، وطن کارڈ جیسے۔۔۔۔۔

مشیر برائے فزیکل پلاننگ: وہ اس طرح تھا جی، اس ٹائم 2010 میں جو سیلاب آیا تھا نوشہرہ اور دیگر

علاقوں میں، یہ اس ٹائم تھا جی۔ اب اس کی ضرورت ہی نہیں ہے، لہذا ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب، کولسٹن نمبر 850۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یاسین خلیل! داسی دہ چپی پرون پہ

سوات کبھی د تحصیل کبل پول خلق راوتی وو پہ دپی سلسلہ کبھی، او ہغوی د

وطن کارڈ دا کوم چپی ستار خان خبرہ و کرہ، پہ دپی سلسلہ کبھی راوتی دی۔

ہغوی تہ Compensation نہ ملاویری، بیا ہغوی پی پی ایم اے داسی کری دی

چپی ہغوی کیتگریز جوہ کری دی۔ اول دا وہ چپی د ہوٹل ہغوی بہ

Compensation ورکولو، د دکان بہ ئے ورکولو، اوس صرف ہاؤس یونٹس

ہغوی اخستی دی او دا نور چپی کلہ مخکبھی اخستی دی، ہغہ ئے ترینہ کت کری

دی۔ زما خیال دے پہ دپی بانڈی تاسو یو خپل پی پی ایم اے خپل میتنگ و کری او

یو Strategy چپی خلقو تہ، ہغہ خلقو تہ کم از کم کورونو تہ خو دا خیز ملاؤ شی

کنہ خکہ چپی ہغوی پرون د محب اللہ خان پہ حلقہ کبھی دوہ ورخی مخکبھی

مکمل شہر ڈاون وو، پورہ تریفک بند وو۔ دا پورہ صوبائی مسئلہ دہ نو دا بہ ڍیر

بنہ وی۔

جناب سپیکر: جناب یاسین صاحب۔ (مداخلت) جی محمد علی خان۔

جناب محمد علی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ زمونہ دپی کوم ورونرو چپی کوم د وطن

کارڈ خبرہ و کرہ، حقیقت دا دے چپی د دوی خپل د ذات سرہ تعلق نشہ خود ہغی

علاقہ د عوامو او خپل د دپی حلقہ د دپی پبلک ڍیمانہ کوی۔ لکہ پہ دپی مسئلہ

کبھی د دپی پی ایم اے سرہ زمونہ ہر دویمہ دریمہ ورخ میتنگ کیری، چونکہ

دا Flood affected area کبھی زہ پخپلہ یم، ڍیر اپر کبھی ہم تباہی کری دہ،

چونکہ د وطن کارڈ دا ایشوز دی، زما خپل د حلقہ د ڍیرو خلقو کارڈونہ چپی

دی، ہغہ پینڈنگ دی، اولنے انستالمنٹ شوے دے، دویم پاتہی دے، دریم پاتہی دے۔ دوئی چہ کومہ خبرہ کپڑی دہ، دہی وطن کارڈ پہ مد کبہی دا دی، خہ کہ فلہ نہ بعد یو ایس ایڈ مختلف فیڈرل گورنمنٹ پروگرامونہ وو، ہغوی دوئی تہ فنڈنگ کولو، دوئی ور کولو نو چونکہ زہ خپل دہی ورونرو تہ وایم چہ پہ دیکہہی بہ یو مشاورت وکرو، چونکہ دا صوبائی سبجیکٹ دے نہ، ہغوی تہ چہ پہ کوم مد کبہی ورتہ پیسہ ملاویدہ، دا پیسہ فیڈرل گورنمنٹ ورکولہی، اوس ہغہ پروگرام ختم دے، پہ دیکہہی زہ پخپلہ دیر Confuse یم چہ خلق مونر نہ نور مکمل دیمانہ کوی او پی دی ایم اے سرہ خہ شے شتہ نہ، ہغہ تہ یو ایس ایڈ او فیڈرل گورنمنٹ پہ ہغہ وخت کبہی فنڈنگ کولو اوس ہغہ پروگرام Close شوے دے۔ نو انشاء اللہ زہ خپل دہی ورونرو تہ وایم چہ پہ دیکہہی بہ کبہینو، ہغوی سرہ بہ ہم میتگ وکرو چہ فیڈرل گورنمنٹ سرہ دا خبرہ دسکس کرو۔ دیو درہی ورخہی مخکبہینی خبرہ دہ، زما ورسرہ میتگ شوے دے۔

جناب سپیکر: یا سین صاحب! Answer! اس کا دے دیں تاکہ اس کے بعد نماز کیلئے وقفہ کریں گے۔

جناب یاسین خان خلیل (مشیر برائے فزیکل پلاننگ): 2010 کبہی جی ہغہ کوم سیلاب راغلے وو، ہغہ دیر غت سیلاب وو، زمونر د صوبہی پہ تاریخ کبہی ہغہ دیر غت سیلاب وو، ہغہ ٹائم د وطن کارڈ دیر زیات ضرورت وو خنگہ چہ زمونر دہی ورور خبرہ وکرہ، فیڈرل گورنمنٹ او یو این ایچ سی آر او یونائٹدہ نیشن ہغہ ٹائم فنڈونہ ورکری وو، اوس ہغہ وطن کارڈ ہغہ ٹائم ختم شو خو مونر دیکہہی تفصیل ورکری دے، دیکہہی لیکلی دی، دا الف و ب کبہی پورا تفصیل دے چہ مونر ہریو دپتی کمشنر او زمونر پی دی ایم اے ہلتہ چہ کوم د لوخو سامان دے یا نور چہ کوم ایمرجنسی کبہی فلہ سرہ Related کوم خیزونہ دی، ہغہ مونر ہلتہ دستیاب کری دی او ہغہ تقریباً وطن کارڈ پہ ذریعہ خو ہغوی تہ بہ نقد پیسہ ملاویدہی، ہغہ سامانونہ بہ پرہی اخستل۔ اوس ہم ہغہ سامان زمونرہ دپتی کمشنر آفس کبہی ہلتہ ستور دے او چا تہ ضرورت وی، ہغوی تہ ہغہ ملاویرہی۔

جناب سپیکر: نماز کیلئے وقفہ کرتے ہیں نماز اور چائے کیلئے تقریباً دھا گھنٹہ۔ Thirty minutes۔

(ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی نگہت اور کزنئی (مداخلت) کو لکچر ابھی بہت ہیں، دو تین چار رہتے ہیں۔ میڈم! ایک منٹ، یہ کو لکچر آور، یہ دو تین رہتے ہیں، یہ تھوڑا ختم ہو جائے، اس کے بعد آپ بات کر لیں نا جی۔ جی میڈم۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب! جو میں بات کرنے لگی ہوں، یہ بہت زیادہ Important ہے۔ آپ نے جناب سپیکر صاحب، باہر حکم دیا تھا کہ آئی جی پی صاحب کو یہاں پہ آنا چاہیے، ابھی تک نہ آئی جی پی آیا ہے اور نہ ہی سی سی پی آیا ہے اور نہ ہی کوئی اور پولیس کا بندہ آیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی مجھے فون کیا ہے، وہ آرہے ہیں، تقریباً س پندرہ منٹ میں پہنچ جائیں گے۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: کیونکہ آپ کی یہ کارروائی جو ہے، یہ نہ کوئی اخبار والا لے گا اور نہ کوئی ٹی وی والا لے گا اور نہ ہی کچھ، تو یہاں پہ آپ اگر ہاؤس میں بات کرتے بھی ہیں تو باہر کے لوگوں کو تو پتہ نہیں چلے گا کہ کارروائی میں کیا ہوا ہے؟ تو میرا خیال ہے کہ اگر آپ لوگ یہ کو لکچر اور یہ تمام چیزیں اگلے دن کیلئے رکھ لیں کیونکہ میڈیا کے بغیر تو آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ ایک تو یہ کہ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر! اس کی انکوائری ہونی چاہیے، سب کچھ پتہ لگ جائے گا کہ کس کا قصور ہے، باہر کیمرے لگے ہوئے ہیں کیونکہ یہاں پہ اسمبلی کے Premises میں یہ حادثہ ہوا ہے تو کیمرے سے یہ ہو گا کہ اگر آپ کچھ لوگوں کی کمیٹی بنالیں تو وہ کیمروں کی مدد سے وہ تمام چیزوں کو Sort out کر لیں گے کہ کون گنہگار ہے اور کون گنہگار نہیں ہے؟ تو اسی میں جو ہے، وہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: بہتر، بہتر، بہتر، بلکہ میں اس طرح کرتا ہوں، اس سے پہلے کہ آئی جی پی صاحب نے بھی فون کیا ہے، ابھی پہنچ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ سی سی پی او بھی پہنچ آئے گا اور وہ کہیں پھنسنے ہوئے ہیں، تھوڑا دور ہیں تو وہ بھی کوشش کریں گے، پہنچ آئیں گے۔ تو بالکل اس کیلئے ہم ایک کمیٹی بناتے ہیں، جس میں حبیب الرحمان صاحب، اور دو نام اس میں ڈالتے ہیں، کوئی اپوزیشن سے ایک دو ڈالیں گے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں جی، نلوٹھا صاحب! آپ ہو جائیں گے اس میں اور جعفر شاہ صاحب اس میں ہو جائیں، ٹھیک ہے؟ تین لوگ، حبیب الرحمان صاحب اور جعفر شاہ صاحب اور نلوٹھا صاحب، آپ تین ہو جائیں

گے۔ ایک کمیٹی اس کی، اور جو بھی Recommendation ہو اس کے مطابق کر لیں گے۔ یہ جو پولیس اور ساتھیوں کا جو واقعہ ہوا ہے، ٹھیک ہے، یہ Concerned Minister بھی آپ کے ساتھ آجائے گا، شاہ فرمان۔ جی جی، ہاں جی۔

محترمہ معراج ہمایون: موندرہ واچوہ ور کنبھی۔

جناب سپیکر: بالکل، آپ کو بھی ڈال لیں گے، 'موسٹ' ویکم، ہاں جی معراج ہمایون۔ اچھا جی یہ کونچیز آورا بھی پھر سے شروع کرتے ہیں، کونچیز نمبر کونسا ہوا تھا، 850 ہو گیا تھا؟ کونچیز نمبر 850، اچھا نہیں اس طرح کرتے ہیں، 850، سردار حسین بابک صاحب۔ کونچیز نمبر 850، جناب سردار حسین بابک صاحب۔

\* 850 \_ جناب سردار حسین: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کو بیرونی ممالک کے مالیاتی اداروں سے امداد ملتی ہے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ کو کونسے ممالک اور مالیاتی اداروں سے گزشتہ تین سالوں میں کتنی امداد ملی ہے، نیز مذکورہ رقم کن کن مدت میں استعمال ہوئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، محکمہ زراعت کے درج ذیل ڈائریکٹریٹس کو بیرونی

ممالک کے مالیاتی اداروں سے امداد ملی ہے:

1- محکمہ ماہی پروری۔ 2- محکمہ زراعت تحقیق۔

محکمہ ماہی پروری کی تفصیل درج ذیل ہے:

محکمہ ماہی پروری کو براہ راست کوئی بیرونی امداد نہیں ملی، البتہ محکمہ ماہی پروری کو صوبائی حکومت سے منظور

شدہ ترقیاتی منصوبے Establishment of Model Farms in Private Sector in

District Peshawar, Nowshera and Mardan گورنمنٹ آف جاپان کی بجٹ گرانٹ کے

تحت 24.00 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔

مذکورہ منصوبے کے تحت ضلع پشاور، نوشہرہ اور مردان میں 25 ماڈل فیش فارمز بنائے جانے تھے۔

ریلیز شدہ فنڈز و خرچہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	ریلیز شدہ فنڈز	خرچہ	خرچہ کی تفصیل
2011-12	6.200 ملین روپے	2.358 ملین روپے	یہ رقم مشینری و آلات کی

خریداری کی مد میں خرچ کی گئی۔ مزید برآں مچھلی تالابوں کیلئے موزوں جگہ کا تعین کیا گیا۔			
19 مچھلی تالابوں کی تعمیر جن کا رقبہ ایک ایکڑ فی تالاب ہے اور ان تالابوں کو بچہ مچھلی کی فراہمی و خوراک کیمیکل وغیرہ	14.054 ملین روپے	14.894 ملین روپے	2012-13
رواں سال مختص شدہ بجٹ ابھی تک ریلیز نہیں ہوا لہذا کوئی خرچ نہیں ہوا۔	.	.	2013-14

محکمہ زراعت تحقیق: محکمہ زراعت تحقیق کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا منصوبہ: محکمہ زراعت تحقیق کے ذیلی اداروں، پیرسباک نوشہرہ کو سیلاب جبکہ مینگورہ سوات کو طالبان کی مختلف سرگرمیوں کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا۔ ان اداروں کی بحالی کیلئے پی ڈی ایم اے کی وساطت سے حکومت اٹلی نے Italian Emergency Cooperation Agency کے ذریعے مذکورہ اداروں کیلئے رقم مختص کی۔

سال 2011-12 کی سرگرمیاں: پہلے مرحلے میں اس ایجنسی نے خوردنی اجناس پیرسباک نوشہرہ اور زرع تحقیقاتی ادارہ مینگورہ سوات کو مختلف قسم کی زرعی مشینری، دفتری سامان اور لیبارٹریز کیلئے مختلف سازوسامان مہیا کیا اور یہ تمام خرید حکومت اٹلی نے خود اپنی زیر نگرانی کی۔

سال 2012-13 کی سرگرمیاں: دوسرے مرحلے میں مختلف عمارتوں کیلئے رقم مختص کی گئی جن میں دفتر، لیبارٹریز، سنٹور، دریا کی طرف کچھ حصے میں حفاظتی دیوار، لفٹ ایگریگیشن سسٹم کے کمرے بنانے، پمپ کی فراہمی، آبی کھالوں کی مرمت تھریسٹنگ فلور اور سڑک کے کچھ حصے کی مرمت شامل ہے۔ اندازے کے مطابق حکومت اٹلی تقریباً تیس ملین روپے سے زیادہ رقم لگا چکی ہوگی۔ ان اداروں کو رقم فراہم نہیں کی گئی بلکہ یہ کام حکومت اٹلی نے خود اپنی زیر نگرانی انجام دیا۔

دوسرا منصوبہ: ضلع سوات میں Oyster، کھمبی، کی کاشت اور نگہداشت کیلئے German Government Cooperation (GTZ-MRP) نے تقریباً 18.420 ملین روپے سال 2012 میں فراہم کئے تھے۔ یہ رقم سوات کی دیونین کونسلوں، چارباغ اور گلی باغ میں کھمبی کی کاشت کو فروغ دینے کیلئے استعمال کی گئی۔

تیسرا منصوبہ: زرعی تحقیقاتی ادارہ ترناب پشاور میں حکومت آسٹریلیا اور حکومت پاکستان کے تعاون سے مالٹے کی کاشت اور نئی اقسام کو متعارف کرانے کیلئے Enhancement of Citrus Value Chains Production in Pakistan & Australia Through Improved Orchard Management Practices منصوبے کے تحت گزشتہ تین سالوں میں درج ذیل رقم فراہم کی:

سال	ریلیز شدہ فنڈز	خرچہ	خرچ کی تفصیل
2011	2.35.452	20.04.62	یہ رقم مختلف تربیتی پروگراموں، گاڑیوں کی مرمت
2012	3.42.000	3.22.767	زرعی ادویات، مالٹے کی اقسام کی بیماریوں اور
2013	6.73.735	6.72.324	حشرات کے حملے سے بچانے کیلئے سکریں ہاؤس کے بنانے اور تنخواہوں کی مد میں خرچ کئے گئے۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دا جواب خود پیار تہمتت ورکریے دے، پہ دیکھنی دا (ب) جز چہ دے، د دہی پہ جواب کبھی دوی لیکلی دی چہ "مکھ زراعت تحقیق کے ذیلی اداروں پیرساک نوشہرہ کوسلاب جبکہ مینگورہ سوات کوطالبان کی مختلف سرگرمیوں کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا" سپیکر صاحب! کہ منسٹر صاحب دا وضاحت لہر وکری پہ دہی نہ پوہیرو چہ "طالبان کی مختلف سرگرمیوں کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا" کہ د دہی لہر وضاحت وکری نو بیا بہ لہر اسانہ شی۔

جناب سپیکر: جناب شرام خان۔

جناب شرام خان (وزیر زراعت): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مہربانی جی۔ سردار صاحب خبرہ وکری جی، دیکھنی کوم Details نئے چہ ورکری دی، Actually چہ کله سوات کبھی دھما کپ کیدی او کله سکولونہ تباہ شوی دی یا داسی نور خایونہ تباہ شوی دی، پہ ہغی کبھی د ایگریکلچر ہم بلھا خایونہ چہ کوم دے نو



ہغی تہ نقصان رسیدلے شوے دے ، د ہغی پہ بنیاد باندی چہ کوم دے نو پہ دیکبھی خبرہ کپی دہ جی، نور Details کہ بیا سردار صاحب وائی نو ورتہ Further نور Details ہم مونہ وورکولے شو۔

جناب سپیکر: جی جناب سردار صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، پوہہ یو خو زما یقین دا دے ہغوی وائی چہ دا دوئی لیکلی دی دیپارٹمنٹ جواب کبھی چہ "طالبان کی مختلف سرگرمیوں کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا" د دہ کہ لہر وضاحت وشی چہ طالبان کی وہ کونسی سرگرمیاں تھیں؟

جناب سپیکر: شرام خان۔

جناب شرام خان (وزیرزراعت): (تمہہ) سردار صاحب دوئی ہغہ وخت کبھی خو خیر دوئی پہ حکومت کبھی ہم وو، د دوئی خپل یو دغہ ہم وو، دیتیل بہ ورلہ زہ سردار صاحب لہ، دیپارٹمنٹ سرہ بہ ئے کبنینوم، پورا بہ ورلہ وورکری، مطلب سرگرمیاں خو Basically چہ کوم ہغہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: دہما کی شوہی دی۔

وزیرزراعت: ہم دہما کی وپی، نقصانات کوم شوی دی نو ہغہ د زما پہ خیال الفاظ لہر مخکبھی وروستو کیدے شی خو مطلب ئے ہم دغہ دے۔ نو سردار صاحب د لہرہ گزارہ وکری او خبرہ نور کلیئر دہ نو دیرہ مہربانی بہ وی۔

جناب سپیکر: اچھا، کونکین نمبر 851، یہ ختم کرتے ہیں، کافی ایجنڈا ہے۔ سردار صاحب، سردار حسین بابک صاحب۔

\* 851 \_ جناب سردار حسین: کیا وزیر سماجی بہبود ازرہ کرم ارشاد فرمائینگے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کو بیرونی ممالک کے مالیاتی اداروں سے امداد ملتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ کو کونسے ممالک اور مالیاتی اداروں سے گزشتہ تین سالوں میں کتنی امداد ملی ہے، نیز مزکورہ رقم کن کن مدت میں استعمال ہو رہی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ مہرتاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ کو حکومت جاپان نے ورکنگ ویمین ہاسٹل حیات آباد، پشاور کی تعمیر کیلئے کاؤنٹر فنڈ (CVP) سے مبلغ -/9,62,00,000 روپے میا کئے ہیں جن میں سے -/4,81,00,000 روپے Executive

Engineer, Building Division-II محکمہ تعمیرات، پشاور کو جاری کئے گئے ہیں جبکہ مذکورہ رقم خرچ کرنے کے بعد بقایا رقم جاری کی جائے گی۔

ضمیمہ (الف): جاپان کے تعاون سے ہری پور میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت سکیم-120243، 'Capacity building of government officers for promotion of social participation of persons with disability in District Haripur (JICA Funded)' کیلئے تین سالوں میں کل 9.846 ملین روپے مہیا کرے گا لیکن یہ رقم جاپانی ٹیکنیکل ایسپرٹس کے ذریعے خرچ کی جائے گی۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ داہم چہی کوم جواب دے، بالکل سپیکر صاحب! زمونہ دہی سوالونو بنیادی مقصد صرف دا ووا دا دے چہی ہاؤس تہ ہم پتہ ولگی، بیا تہول قام تہ او تہول عوامو تہ ہم دا پتہ ولگی چہی آیا دا خومرہ انٹرنیشنل ڈونرز دی یا دا انٹرنیشنل کمیونٹی دہ، دوئی صوبائی حکومت سرہ او بیا مختلف ڈیپارٹمنٹ سرہ او مختلف سیکٹرز کبھی دوئی مونہ سرہ خومرہ خومرہ مرستہی کوی، بیا کہ چہی دہی خبری نہ ہم لہر اجتناب وشہی خکہ چہی دا Bifurcation پہ جواب کبھی چہی یرہ محکمہ سرہ ڈائریکٹ امداد نہ کوی او صوبائی حکومت سرہ داسہی کوی، بالکل پہ دہی باندہی تہول پوہیری او علم ورتہ ہم وی۔ جواب نہ بالکل زہ مطمئن یم سپیکر صاحب! خودا دہ چہی پہ کوم کوم سوال کبھی او پہ دغہ جوابونو بیا دہی دہی راروان وخت کبھی دہی ہم لہر وضاحت وکری نو ڈیرہ زیاتہ مہربانی بہ وی او زہ دہی جواب نہ سپیکر صاحب! دہی سوال نہ مطمئن یم۔

جناب سپیکر: میڈم! بس اس نے کہہ دیا کہ مطمئن ہوں، اگر آپ کچھ Comments کرنا چاہتی ہیں تو ٹھیک ہے Otherwise میں آگے جاتا ہوں۔ آپ کچھ بولیں گی؟  
محترمہ نگہت اور کزئی: نہیں جی۔

جناب سپیکر: Okay, okay thanks۔ اچھا یہ کونسیجی نمبر 826، گوہر علی شاہ صاحب آئے ہیں؟ چونکہ وہ نہیں ہیں لہذا سوال نمبر 826، 827، 839 اور 852 Lapse ہو گئے، وہ نہیں ہیں تو یہ Lapse ہو گئے۔ کونسیجی نمبر 845، سید جعفر شاہ صاحب۔

\* 845 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں حلقہ PK-85 میں قندیل تیرات میں لفٹ ایریکیشن سکیم کی منظوری دی گئی تھی جس کیلئے بجٹ میں 73 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کا ٹینڈر بھی ہوا ہے جس کا افتتاح مقامی ایم پی اے سید جعفر شاہ نے خود کر کے اس پر کام کا آغاز بھی کیا تھا۔ اسی سال تھوڑا کام کیا گیا لیکن بعد ازاں کام کو ادھور اچھوڑ دیا گیا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سکیم پر کام کب تک شروع کیا جائے گا اور مذکورہ منصوبہ کب تک مکمل کیا جائے گا، نیز کئی سالوں سے التواء میں رکھنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر زراعت نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں حلقہ PK-85 میں قندیل تیرات میں لفٹ ایریکیشن سکیم کی منظوری دی گئی تھی جس کیلئے بجٹ میں 73 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔ (ADP No.525 during 2009-10)۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کا ٹینڈر ہوا تھا اور کام کے آغاز کا افتتاح مقامی ایم پی اے سید جعفر شاہ صاحب نے کیا تھا۔ سکیم پر کام جاری تھا کہ سال 2010 کے سیلاب کی وجہ سے جاری کام سیلاب کی نذر ہو گیا۔ سیلاب کے بعد سکیم پر دوبارہ کام کا آغاز ہوا۔

(ج) مذکورہ سکیم جون 2013 میں مکمل ہوئی۔ کام پر کل لاگت 6.496 ملین آئی۔ ایس ڈی او پیسکو خواز اخیلہ کو برائے بجلی و ٹرانسفارمر کیلئے مبلغ 808432 روپے جون 2013 میں ادا کئے گئے لیکن ابھی تک بجلی کنکشن مہیا نہیں کیا گیا۔ واپڈا حکام کو بذریعہ چھٹی نمبر A-1162/11 مورخہ 10/12/2013 نمبر M-1654/1 مورخہ 22/11/2013 نمبر M-20/1 مورخہ 8/1/2013 نمبر A-639/1 مورخہ 6/6/2013 نمبر M-1335/1 مورخہ 16/9/2013 نمبر M-150/1 مورخہ 23/10/2013 اور نمبر M-1355/1 مورخہ 10/9/2013 کے ذریعے یاد دہانی بھی کرائی گئی ہے۔ جو نئی واپڈا سکیم کو بجلی کا کنکشن فراہم کرے گا سکیم کو دیکھ بھال اور چلانے کیلئے متعلقہ کاشتکاروں کے حوالے کر دیا جائے گا۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ میں کافی حد تک اس جواب سے مطمئن ہوں سر، صرف یہ ہے کہ انہوں نے پتہ نہیں ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو، نو لیٹر واپڈا کو بھجوائے ہیں اور ابھی تک واپڈا والے یہ ایک واٹر سپلائی سکیم ہے تیرات کے علاقے میں، اور واپڈا والے، جو پہلی چٹھی انہوں نے

لکھی ہے، وہ نومبر میں لکھی ہے اور نہیں بلکہ، بس نومبر میں، اور ابھی تک واپڈا والے اس ٹیوب ویل کو کنکشن نہیں دے سکے۔ تو یہ واپڈا تو ہمارا بہت بڑا بابا بن گیا ہے جی، اس کے ساتھ کیا کریں؟  
جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): مہربانی سپیکر صاحب۔ د سید جعفر شاہ صاحب کوئسچن جی Already خو چونکہ دا د دوئی پہ حلقہ کنبی ہم دے او دوئی Already پخپلہ افتتاح ہم کرپی دہ نو دوئی تہ پورہ دیتیل د ہر یوشی معلوم دے خو Answer کنبی ورتہ ہم باقاعدہ، چپی واپدا تہ مونر۔ پیار تمننت خومرہ پیری لیتیری کری دی، ہغہ تول پیٹیلز پہ دیکنبی شتہ دے۔ واپدا کنکشن نہ ورکوی جی لگیا دے، تاسو سرہ د واپدی او د صوبائی حکومت مسئلہ خو کہ پہ ہغی شروع شم نو بیا یو اورد داستان دے، شاہ فرمان صاحب پری خان لہ بلہا دغہ کرے دے، نور ورونرو پری کرے دے نو ہغی کنبی Already پیار تمننت لگیا دے جی او زمونر پری Serious concerns ہم خکہ دی چپی Already یو پراجیکٹ شوے دے نو پکار دہ چپی واپدا Handover کری او ستارت ئے کری، کنکشن ورلہ ورکری خو مونر بہ ان شاء اللہ بیا ورکنبی زہ بہ دا او وایم جعفر شاہ صاحب تہ چپی مونر او پیار تمننت دوئی سرہ بہ کنبینی او چپی حل ورلہ را او باسلے شو، تیزی سرہ کیدے شی نو مونر بہ را او باسو ان شاء اللہ جعفر شاہ امید دے مطمئن بہ وی چپی زہ خہ وایم۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو سر۔ اگر اس طرح کریں، شاہ فرمان صاحب کے حوالے کرتے ہیں اس کو (تقریباً) کہ د واپدی دہ او۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: I am satisfied, ji۔ ویسے واپڈا کے ساتھ میں خود بھی رابطہ کروں گا۔

Mr Speaker: Okay, Question No. 853, Syed Jafar Shah Sahib.

\* 853 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ پہلے سوات کے پہاڑی سٹیشن کلام میں زرعی تحقیق کیلئے کئی ایکڑ اراضی خریدی گئی تھی جس پر وہاں کی آب و ہوا کی موافق فصلوں، پھلوں اور دیگر پر ضروری تحقیق کی جانی تھی جس کیلئے دفتر بھی موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تحقیقی مرکز میں فراہم کی انجام دہی کیلئے ضروری عملہ بھی موجود ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

- (i) اس تحقیقی مرکز سے اب تک کیا استفادہ کیا گیا ہے، نیز زمینداروں کو کیا فائدہ ہوا ہے؛  
(ii) مذکورہ مرکز میں موجود عملہ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز سٹیشن کیلئے درکار عملہ پورا موجود ہے، اگر نہیں تو محکمہ نے اس کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، کلام میں زرعی تحقیق کیلئے پانچ ایکڑ اراضی خریدی گئی ہے جس میں وہاں کی آب و ہوا کے موافق پھلوں اور غیر موسمی سبزیوں پر تحقیق کیلئے عملہ موجود ہے۔

(ب) Kalam Summer Station زرعی تحقیقاتی ادارہ مینگورہ سوات کا سب سٹیشن ہے، جو مینگورہ سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ مذکورہ سٹیشن کیلئے نہ کوئی بجٹ ہے اور نہ پوسٹس لیکن زرعی تحقیقاتی ادارہ مینگورہ کے محدود بجٹ سے چلایا جا رہا ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(i) مذکورہ تحقیقی مرکز کے ذیلی زرعی تحقیقاتی ادارہ مینگورہ نے سبب کی 16 اقسام، ناشپاتی کی 10 اقسام، چیری کی 19 اقسام اور غیر موسمی سبزیات متعارف کرائی ہیں جو زمینداروں کے کھیتوں میں لگائی گئی ہیں۔ اسی سال یعنی 2013 میں اٹلی سے میوہ جات کی مختلف اقسام امپورٹ کی گئی ہیں جو جانچنے (Evaluation) کیلئے Kalam Summer Station میں لگائی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ لوکل کاغذی اخروٹ کی اچھی اقسام جو کہ ملاکنڈ کے مختلف علاقوں سے اکھٹی کی گئی ہیں، بھی لگائی گئی ہیں۔ نیز ہر سال مذکورہ سٹیشن میں زمینداروں کیلئے یوم زمینداران اور تربیتی پروگرامات کا انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ وہ اچھی اقسام کے باغات اور غیر موسمی سبزیات سائنسی بنیادوں پر لگانا شروع کریں۔ کافی حد تک زمینداروں نے سائنسی بنیادوں پر باغات اور غیر موسمی سبزیات شروع کر دی ہیں جس کی وجہ سے ان کی آمدن میں کثیر اضافہ ہوا ہے۔

(ii) مذکورہ سٹیشن کیلئے منظور شدہ عملہ (Sanctioned posts) نہیں ہے لیکن زرعی تحقیقاتی ادارے مینگورہ کی طرف سے دو مستقل فیلڈ ورکرز تعینات کئے گئے ہیں اور تین چوکیداریومیہ تنخواہ پر کام کر

رہے ہیں۔ موسم گرما شروع ہوتے ہی تحقیقاتی عملہ کالام سٹیشن میں مشاہدات اکٹھے کرنے کیلئے پہنچ جاتا ہے۔ نیز محکمہ نے گزشتہ دور حکومت میں مذکورہ سٹیشن کی کارکردگی بہتر بنانے کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت صوبائی حکومت کو پی سی ون کے ذریعے پراجیکٹ جمع کیا تھا لیکن بد قسمتی سے یہ پروگرام اہمیت حاصل نہ کر سکا۔

جناب جعفر شاہ: سر، یہ کالام میں ریسرچ پلانٹ کافی عرصہ پہلے قائم ہوا تھا، اس کو بیس پچیس سال ہو گئے ہیں اور اس میں انہوں نے کافی جوابات بہت ڈیٹیل سے دیئے ہیں، I am thankful۔ میری منسٹر صاحب! آپ کی توجہ کیلئے ایک یہ ریکویسٹ ہوگی کہ ایک پی سی ون انہوں نے جمع کیا تھا کہ وہاں پہ مقامی سٹاف ہو اور وہاں پہ، کیونکہ وہاں پہ ان کی بلڈنگز موجود ہیں، وہاں پہ ان کے دفاتر موجود ہیں کالام میں (کے آئی ڈی پی) کے زمانے میں وہ بنے تھے، تو ابھی مینگورہ سے جو لوگ جاتے ہیں، ان کیلئے بھی بڑی تکلیف ہوتی ہے اور کلاس فور بندہ اگر مینگورہ سے جا کے کالام میں نوکری کرے تو اسکی تنخواہ تو وہاں کھانے پینے پہ جائے گی، تو یہ میری سپیشل ریکویسٹ ہوگی کیونکہ وہ وہاں پہ ماؤنٹین ریسرچ سٹیشن ہے کالام، اور وہاں پہ اگر اس ریسرچ سٹیشن کو ہم کامیاب کروا سکیں تو That will be a major break through in the economy of the local people۔ اس سال تو نہیں ہو سکا، میری ریکویسٹ ہوگی کہ آئندہ بجٹ سیشن میں اس کیلئے آپ اس پہ خصوصی توجہ رکھیں تاکہ ہم اس کیلئے وہاں پہ پورا سٹرکچر بنائیں اور وہاں پہ کالام کے مقامی لوگوں کو بھرتی بھی کروائیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جناب شہرام خان۔

جناب عبدالستار خان: سپلیمنٹری، سر۔

جناب سپیکر: یہ نہیں، (مداخلت) ہاں کالام میں بھی اس طرح کچھ ہے؟ اچھا اچھا چلو، ستار صاحب بات کر لیں اس کے بعد آپ سپلیمنٹری۔ اب جناب شہرام صاحب۔

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): سپیکر صاحب! یقیناً کالام کنبہ چپی کوم ریسرچ سٹیشن دے او ہغی لہ کومہ زمکہ Acquire شوہی دہ اور جعفر شاہ صاحب خبری سرہ زہ اتفاق کوم، چونکہ ہلتہ ستیاف Permanent نشتہ، د مینگورہی سب سٹیشن دے دا، نو ہغہ چپی کلہ Winter شی نو ہغہ بند شی، چپی Summers راشی، موسم بنہ شی نو دوئی ورتہ بیا ستیاف د مینگورہی نہ ولیری۔ یقیناً د دوئی خبری سرہ زہ اتفاق کوم، د مینگورہی او سوات کالام تر مینخہ کافی فاصلہ دہ

او کلاس فور وغیرہ یا ہلتہ ستیاف، کلاس فور خصوصاً چونکہ ہغوی سرہ خپل  
 خہ کنوینس نہ وی نو ہغوی ہلتہ تلل راتلل ورتہ مسئلہ وی، زہ دوئ سرہ اتفاق  
 لرم، ان شاء اللہ فیوچر کنبہی بہ د د پ د پارہ مونرہ پلاننگ و کپرو چپی Permanent  
 staff ہلتہ مونرہ Acquire کپرو ان شاء اللہ جی۔ تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: آئی جی پی صاحب بھی پہنچ چکے ہیں اور ان کے دیگر پولیس حکام بھی پہنچ چکے ہیں تو ہم نے تو  
 کمیٹی بنائی ہے، میں شاہ فرمان صاحب سے، چونکہ یہ دو کونسیں اور رہتے ہیں، اس کے بعد جو آپ نے بات  
 کی ہے صحافیوں کے ساتھ، تو آئی جی پی صاحب بھی پہنچے ہیں تو شاہ فرمان صاحب! آئی جی پی صاحب چیئرمین  
 میں بیٹھے ہیں، آپ ان سے مل لیں، اس کے بعد، ہمیں ایک دو کونسیں، اچھا یہ کونسیں ختم کرتے ہیں، اس  
 کے بعد۔ جناب سید جعفر شاہ صاحب، 854۔

\* 854 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا سوات میں مدین کے مقام پر ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش نسل، تحقیق اور تربیت کیلئے ٹراؤٹ فیش  
 فارم اور ٹریننگ مرکز بھی موجود ہے جس کا قیام 1966 میں عمل آیا ہے;

(ب) 1985-86 میں مذکورہ مرکز میں تربیت اور ریسرچ مرکز بھی قائم کیا گیا تھا جس میں پرائیویٹ  
 فیش مارمنگ کیلئے کافی سہولیات موجود ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ مرکز سے کتنے زمینداروں کو تربیت دی گئی، ان میں سے کتنے زمینداروں نے اپنے فارمز  
 بنائے ہیں، نیز مذکورہ مرکز سے کتنا تخم پبلک اور پرائیویٹ فارمز کو فراہم کیا گیا;

(ii) مذکورہ فارمز نے اب تک کتنی تعداد میں Stocking کی ہے اور اس سے اوسطاً سالانہ کتنی مچھلی  
 فروخت کی جاتی ہے;

(iii) مذکورہ فارمز کی اوسط آمدن اور اخراجات کی تفصیل ایروائرز فراہم کی جائے نیز مذکورہ فارمز کو بیرونی  
 اداروں سے کتنی امداد موصول ہوئی ہے اور اسکو کس مد میں خرچ کیا گیا ہے;

(iv) مذکورہ تحقیقی مرکز نے کون کونسی ریسرچ کی ہے اور پرائیویٹ فارمز کی حوصلہ افزائی کیلئے کیا اقدامات  
 اٹھائے ہیں;

(v) اس اہم اور واحد ادارے کو مستقبل میں مزید فعال بنانے کیلئے کیا منصوبہ بنایا گیا ہے، اسکو مزید فعال  
 بنانے میں کونسی رکاوٹیں حائل ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، سوات مین مدین کے مقام پر ٹراؤٹ مچھلی کی کامیاب افزائش نسل کیلئے 1961 میں مدین کے قریب ایک گاؤں ٹانگاڑ میں مرکز بنایا گیا جو سطح سمندر سے 4339 فٹ کے بلندی پر واقع ہے۔ اس طرح ماضی کی کوشش حال کی کامیابی ثابت ہوئی اور سوات کے ٹھنڈے پانیوں میں ٹراؤٹ مچھلی اپنی خوبصورتی اور لذت کی وجہ سے سیاحوں اور شکاریوں کی توجہ کا مرکز بن گئی۔

(ب) 1985-86 سے پہلے ہجری ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش اور دریاؤں میں بچہ مچھلی چھوڑنے کیلئے استعمال کی گئی اور اسکی فروخت بازاروں یا ہوٹلوں میں ممنوع تھی۔ اس کی ضرورت محسوس کی گئی کہ ٹراؤٹ مچھلی کو تجارتی مستحکم اور عام آدمی کے استعمال کیلئے مستقل بنیادوں پر فراہمی کیلئے ایک سکیم اکوا کلتچر ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ منظور ہوئی جس کی بدولت امریکہ سے 1985 میں پہلی دفعہ Rainbow Trout کے انڈے منگوا کر ہجری میں افزائش نسل کیلئے استعمال کئے گئے اور درآمد شدہ انڈوں کو کامیابی سے مارکیٹ سائز مچھلی تک بڑھایا گیا اور اس طرح پہلی دفعہ پاکستان میں ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش نسل تجارتی بنیادوں پر شروع ہوئی۔

1984-85 سے اب تک پچیس فصل (Crop) لی گئی ہے اور اسی طرح پراجیکٹ کی بدولت اب تک تقریباً 155 میٹرک ٹن تک ٹراؤٹ مچھلی عام آدمی کے استعمال کیلئے مہیا کی گئی ہے اور پرائیویٹ فارموں اور سرکاری ہجیریوں کیلئے بچہ مچھلی بھی مہیا کی گئی ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(i) مذکورہ مرکز سے اب تک تقریباً پانچ سو مختلف طبقہ فکر کے لوگوں مثلاً یونیورسٹی سٹوڈنٹس صوبہ پنجاب، سندھ، بلوچستان، اور اپنے صوبے کے زمینداروں اور محکموں کے افسران و اہلکاروں اور سٹاف کو ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش، خوراک، انڈے نکالنے کے طریقوں، انتظام اور ٹراؤٹ بچوں کی افزائش، نگہداشت و خوراک کے بارے میں تربیت دی گئی ہے۔ اب تک پرائیویٹ سیکٹر میں جتنے ٹراؤٹ فارمز بنائے گئے ہیں انکی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) مذکورہ فارم کی اوسط آمدن اور اخراجات کی تفصیل ایئر وائز ایوان کو فراہم کی گئی، نیز بیرونی اداروں سے کوئی امداد نہیں لی گئی ہے۔ البتہ سیلاب سے تباہ کاریوں کے بعد GIZ نے ہجیری کو پانی کی سپلائی (Water Channel) اور تباہ شدہ تالابوں کی مرمت کی ہے لیکن انکے مالی اخراجات کا علم نہیں کیونکہ انہوں نے اپنی نگرانی میں مرمت کی ہے۔



(iii) مذکورہ تحقیقی مرکز نے پاکستان ایگریکلچرل ریسرچ کونسل کی مدد و تعاون سے ٹراؤٹ مچھلی کی خوراک پر کام کیا ہے اور ایک فارمولے کے تحت مچھلیوں کو خوراک دی جاتی ہے۔ اسکے علاوہ مختلف یونیورسٹیوں مثلاً پشاور یونیورسٹی، ہزارہ یونیورسٹی، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان، بونیر کیمپس اور پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ایم فل اور ایم ایس سی (فشریز) کے طالب علم اپنی ریسرچ کو تکمیل تک پہنچانے کیلئے عملی مشاہدہ اور پریکٹیکل ٹریننگ کیلئے مدین ٹراؤٹ ہیچری کا دورہ کرتے ہیں اور انہیں مختلف شعبوں مثلاً فیش فیڈ، بریڈنگ آف ٹراؤٹ، ہیچری مینجمنٹ، ٹراؤٹ پریزرویشن، واٹر وغیرہ میں عملی تربیت اور ریسرچ میں مدد دی جاتی ہے۔ مدین ٹراؤٹ کلچر اینڈ ٹریننگ سنٹر زمینداروں کو ہیچری میں عملی تربیت کے علاوہ ٹراؤٹ فیش سیڈ میا کرتا ہے اور اسکے علاوہ اگر ضرورت پڑے تو انکے فارموں کا دورہ کر کے موقع پر مختلف مسائل کے تدارک کیلئے عملی اقدامات اٹھائے جاتے ہیں اور ٹیکنیکل مدد فراہم کی جاتی ہے۔

(iv) 2010 کے سیلاب کی تباہ کاریوں کے بعد ہیچری مکمل طور پر تباہ ہو گئی تھی، اسکی دوبارہ بحالی کیلئے مختلف سکیمز بنائی گئی ہیں جس پر کام جاری ہے اور مستقبل قریب میں اگر اے ڈی پی سکیم منظور ہوئی تو ہیچری کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے میں مدد ملے گی۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! دوئی ڈیر ڈیٹیل جواب راکرے دے او Trout fish, Activity وہ زمونر۔ د بالائی پہاری علاقو د پارہ، کالام، بحرین، مدین Upward جی، یقیناً چچی کوم پرائیویٹ سیکٹر دے، ہغہ ما پخپلہ باندی لیدلی دی I belong to Madain او مدین کنبی د دوئی ریسرچ سٹیشن ہم دے، ترواؤت ہیچری، پرائیویٹ سیکٹر ہم اوس لگیا دے Develop کیری۔ زما بہ دیپارٹمنٹ تہ دا ریکوئسٹ وی چچی دوئی دا لیکلی دی اخیرنی پیرا کنبی پانچ نمبر چچی د بحالی کار خو شروع دے، اگر مستقبل میں اے ڈی پی سکیم منظور ہوئی تو ہیچری کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے میں مدد ملے گی۔ یو زما بہ دا ریکوئسٹ وی چچی ترواؤت فیش فارمنگ، دا ڈیر Jobs د دی سرہ Create کیدے شی Agriculture related، زہ وایم چچی دی تہ خصوصی توجہ مونر ورکرو او ہغہ کہ دی اے دی پی کنبی تاسو خہ نہ وی کری نو چچی پہ راروانہ اے دی پی کنبی چرتہ دا ستاسو نہ ہیرا نشی شہرام خان! خکہ چچی دا ڈیر Income Generating Activity دہ او زمونر۔ د تہ لو خلقو کم از

Some time two thousand rupees per kilogram، نو ہغی سرہ دا دہ چہ یو فوڈ ہم بہ ملاویری د صوبی خلقو تہ او Nutritive food بہ ورتہ ہم ملاویری۔ I appreciate the efforts of the department in this regard خو کہ دہ بانڈی تاسو غور وکری او آئندہ د پارہ دہ د پارہ چہ خومرہ وی چہ ہغہ تاسو لہر د سخاوت مظاہرہ وکری۔

جناب سپیکر: جناب شہرام صاحب۔

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): جی مہربانی، سپیکر صاحب۔ جعفر شاہ خبرہ وکریہ، یقیناً ٹراؤٹ فش یو نایاب دغہ دے او زمونہ د پارہ Source of Income ہم دے، د سوات د خلقو د پارہ او داسی نور زمونہ چہ خومرہ اضلاع دی چہ کومو کبہی د یخو او بو دغہ دے نو یقیناً مونہرہ Already دیکبہی خپل کار ہم شروع کری دے او مونہرہ ونرز سرہ ہم خبرہ کوؤ، کہ مونہرہ ورتہ داسی شوک پیدا کری، Already پہ ہغی کبہی چہ پرائیویٹ کوم فارمز دی، ہغی تہ Already مختلف ونرز راخی او ہغی تہ فنڈنگی مخکبہی ہم کری دی، زمونہ ہغہ ہم نظر کبہی دی او مونہرہ خپلی اے دی پی کبہی ہم دا پلان لرو، سوچ لرو چہ دہ تہ مونہرہ سپورٹ ورکرو۔ د جعفر شاہ خبری سرہ زہ اتفاق کوم، مکمل سپورٹ بہ کوؤ ان شاء اللہ چہ خہ مونہرہ نہ کیری، کوؤ بہ ورلہ ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! نام کو سچیز آور کا ختم ہو گیا، چونکہ ایک دو کو سچیز رہتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ اس کو Entertain کر لیں۔ تو کو سچین نمبر 880، اس کے بعد آپ کو موقع دینگے۔ مفتی سید جانان صاحب، بہت لمبا Answer ہے اس کا۔

\* 880 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں محکمہ خزانہ کا دفتر موجود ہے اور محکمہ کے چند افسران کے پاس سرکاری گاڑیاں موجود ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع ہنگو میں محکمہ خزانہ کے جن افسران کے پاس سرکاری گاڑیاں ہیں، ان کے نام، سالانہ تیل و مرمت کی مد میں کئے گئے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے:

(ii) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جن افسران نے جہاں جہاں سفر کیا ہے، ان کے آنے اور جانے کے اوقات کار اور سفر پر آنے والے اخراجات کی تفصیل بمعہ رسید فراہم کی جائے؟  
جناب سراج الحق { سینئر (وزیر خزانہ) }: (الف) جی ہاں، ضلع ہنگو میں محکمہ خزانہ کا دفتر موجود ہے لیکن کسی افسر کے پاس سرکاری گاڑی موجود نہیں ہے۔  
 (ب) (i) چونکہ محکمہ خزانہ ضلع ہنگو کے کسی بھی افسر کے پاس سرکاری گاڑی نہیں ہے، لہذا تیل و مرمت کی مد میں اخراجات نہیں کئے گئے۔  
 (ii) چونکہ محکمہ خزانہ ضلع ہنگو کے کسی افسر کے پاس سرکاری گاڑی نہیں ہے، لہذا سفر کے اوقات کار اور اس پر آنے والے اخراجات درکار نہیں۔  
ایک رکن: مطمئن دے جی۔

مفتی سید جانان: دا ملگری جی ماتہ وائی چپی وایا چپی مطمئن یم، مطمئن یم۔

جناب سپیکر: مطمئن یی؟

مفتی سید جانان: اؤ جی، دا جی 880۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی سید جانان: زہ مطمئن یم جی، جواب ئے غت جواب راکرے دے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کونسپن نمبر 901، مفتی سید جانان صاحب۔

\* 901 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر ہنگو کے دفتر میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بھرتیاں ہوئی ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ دفتر میں بھرتی شدہ

اور ٹیسٹ / انٹرویو میں شریک افراد کے نام، پتہ اور ڈومیسائل کی نقول کی کاپیاں فراہم کی جائیں؟

محترمہ مہرتاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی خواتین): (الف) گزشتہ پانچ سالوں

کے دوران محکمہ سوشل ویلفیئر ہنگو میں بھرتی افراد کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- محمد ایوب خان ولد زاراجان (آگزرلی ورکر) گاؤں سرہ غنڈی کر بونڈ شریف، تحصیل ٹل ضلع ہنگو۔

- 2- محمد یعقوب ولد دلاور خان (آگزیوری ورکر) گاؤں میرا بک بانڈہ، ضلع ہنگو۔
- 3- مسماۃ سمیرا ناز بنت گلزار حسین (نیڈل کرافٹ انسٹرکٹر) گاؤں خواجہ خزر، ضلع ہنگو۔
- 4- مسماۃ ریحانہ بنت حسام الدین (نیڈل کرافٹ انسٹرکٹر) گاؤں جنگل خیل محلہ چارباغ، ضلع کوہاٹ۔
- 5- مسماۃ حفصیہ بی بی زوجہ حبیب الرحمن (نائب قاصد) گاؤں بہادر گڑھی، ضلع ہنگو۔
- 6- مسماۃ تادیہ بنت غلام رسول (وو کیشنل ٹیچر) کوچہ مصطفیٰ، ضلع کوہاٹ۔
- 7- سمیرا کلثوم بنت خوشی محمد (آیا) گاؤں سر روزئی، ضلع ہنگو۔

مفتی سید جانان: دا جی زہ دا وقفہ چپی وشوہ، بیامہر تاج روغانی صاحبی تہ ورغلم۔ دیکبئی جی ڊیر دغه شوی دی، زما به دا گزارش وی، دیکبئی تقریباً تقریباً دا سات نمبر بانڈی مسماۃ سمیرا کلثوم، دا سر روزئی ضلع ہنگو لیکلی دی، او د دوی چپی وروستو کوم ڊومیسائل دے، دا د کوهاٹ ڊومیسائل دے او خہ کسان داسپی دی، دا مسماۃ ریحانہ حسام الدین، دا د کوهاٹ دہ او دا ئے ہنگو کبئی بھرتی کپری دہ، زما به دا گزارش وی چپی دا د ستیندنگ کمیٹی تہ لارشی او چپی د دپی صحیح تحقیق وکریے شی چپی دا غبن چا کریے دے؟ زما به دا گزارش وی۔

Mr. Speaker: Concerned Minister, Madam!

ڈاکٹر مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): تھینک یو ویری مچ، مسٹر سپیکر۔ مفتی جانان صاحب داسپی بنکلی پبنتو وائی چپی I wish, I could speak like him خو خہ مودہ کبئی به زدہ کرم د دوی غوندی پبنتو۔ I fully agreed with him چپی دا غلطیانی دوی ما تہ وبنودلی and مونر انصاف والا یو، پی تی آئی انصاف د پارہ راغلی دہ، مونر به انصاف کوؤ، کہ ڊیپارٹمنٹ کبئی غلطی وی بالکل به ئے منو، بالکل د اوسی، زما ورسره %101 اتفاق دے، 100 ہم نہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 901, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question number? کو لکھن اور ختم ہو گیا جی؟

ایک رکن: نہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، کونسلین نمبر 887، مفتی سید جانان صاحب۔

\* 887 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ زراعت نے مختلف اضلاع میں فنڈز خرچ کئے ہیں جو کہ بعض اضلاع میں زیادہ اور بعض میں کم فنڈز خرچ کئے گئے ہیں؛  
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران خرچ کئے گئے فنڈز کی تفصیل ایئر وائر اور ضلع وائر فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ زراعت نے مختلف اضلاع میں فنڈز خرچ کئے ہیں جو کہ مختلف اضلاع کی ضروریات کے مطابق خرچ کئے گئے ہیں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ زراعت کے درج ذیل ڈائریکٹریٹس میں خرچ کئے گئے متعلقہ ترقیاتی / غیر ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ایئر وائر اور ضلع وائر ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: مطمئن دے جی۔

مفتی سید جانان: (فقہہ) دا ملگری چپی ما تہ وائی چپی مطمئن دے نو مطمئن یم سر۔

جناب سپیکر: مطمئن یی؟

اراکین: او جی۔

جناب سپیکر: کونسلین نمبر 888، مفتی سید جانان صاحب۔

\* 888 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2008 سے 2013 تک محکمہ زراعت میں مختلف آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سالوں میں بھرتی شدہ افراد کے نام، پتہ، ڈومیسائل، اخباری تراشے اور ٹیسٹ و انٹرویو کی لسٹ ضلع وائر فراہم کی جائے، نیز ناکام امیدواروں کے کاغذات کی نقول بھی فراہم کی جائیں؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے سال 2008 سے 2013 تک محکمہ

زراعت کے درج ذیل ڈائریکٹریٹس میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں:

1- امور حیوانات تحقیق۔

2- تحفظ اراضیات۔

3- کراپ رپورٹنگ سروسز۔

4- زراعت تحقیق۔

5- آن فارم واٹر مینجمنٹ۔

6- امداد باہمی۔

7- ایگریکلچر انجینئرنگ۔

8- امور حیوانات توسیع۔

9- زراعت توسیع۔

(ب) مذکورہ بالا ڈائریکٹریٹس میں بھرتی شدہ افراد کے نام و پتہ ڈومیسائل، اخباری تراشے اور ٹیسٹ و انٹرویو کی لسٹ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

مفتی سید جانان: دا جی مطمئن خویم جی، یوہ خبرہ کوم د منسٹر صاحب پہ علم کنبی ئے راولم۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! زمونر مفتی جانان باندی خہ داسی اثر کرے دے، چا جادو کرے دے چہ دے هر وخت مطمئن وی (تہقے) کمیٹی تہ ئے ولیرہ۔

مفتی سید جانان: دا جی توہل ڊیری زیاتی بھرتیاں شوی دی خو دیکنبی صرف اعلیٰ اضلاع دی، ضلع پشاور، مانسہرہ، ضلع پشاور نہ 33 کسان، مانسہرہ نہ ایک، ایبٹ آباد نہ دو، مردان نہ ایک، چارسدہ نہ 17، دیر نہ ایک، بنوں نہ ایک، ڊیرہ اسماعیل خان نہ ایک، زما بہ منسٹر صاحب تہ دا گزارش وی، پشاور نہ 33، چہ آئندہ د پارہ زمونر دا غریبی اضلاع دی، دہی طرف تہ د د یوہی سترگی نظر کوی، صرف دا گزارش مہی دے۔

جناب سپیکر: جناب شہرام خان۔

وزیرزراعت: مفتی صاحب، زہ شکر یہ ہم ادا کوم اوبلہ خبرہ دادہ جی چہی خبری سرہ ئے اتفاق لرم، انصاف پکار دے چہی پہ کوم خائپ کبہی د چا کوم خائپ حق دے، پکار دے چہی ہغوی لہ ہم ہغہ شان د ہغوی حصہ ملاویری، پہ دہی بانڈہی زمونہر یقین دے او ان شاء اللہ مستقبل کبہی چونکہ دا زمونہر نہ مخکبہی شوی دی، زمونہر پہ دور کبہی بہ مونہر پورا خیال ساتوان شاء اللہ تہینک یو، جی۔

### غیر نشاندر سوالات اور ان کے جوابات

575۔ جناب زرین گل: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 1991ء میں صوبوں کے درمیان پانی کا معاہدہ (Water Accord) ہوا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ معاہدہ کے تحت خیبر پختونخواہ کو کتنے مکعب کیوسک فٹ پانی کا کوٹہ ملا اور اس سے تاحال کتنا استفادہ حاصل کیا جا چکا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟  
جناب پرویز بختک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) مارچ 1991ء کے معاہدہ آب بین الاصبائی کے تحت صوبہ خیبر پختونخواہ کو کل 8.78 ملین ایکڑ فٹ حصہ تقویض کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ سیلابی پانی اور آئندہ نئے ڈیموں میں خیبر پختونخواہ کا حصہ 14 فیصد رکھا گیا ہے، تاہم صوبہ خیبر پختونخواہ 5.78 ملین ایکڑ فٹ یعنی 66 فیصد استعمال کر کے اس سے استفادہ حاصل کرتا ہے جبکہ 3.00 ملین ایکڑ فٹ یعنی 34 فیصد نہری نظام کی عدم دستیابی کی وجہ سے اب تک استعمال میں نہیں لایا جا سکا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) (ملین ایکڑ فٹ)

نمبر شمار	کیفیت / نام کینال	تقویض شدہ حصہ	موجودہ استعمال	تفرق
1	گورنمنٹ کینال	5.78	4.11	1.67
2	سول کینال	3.00	1.67	1.33
	میزان	8.78	5.78	3.00

(2) مندرجہ بالا متعین مقدار کے علاوہ سیلابی پانی اور آئندہ بننے والے ڈیموں میں بھی فیصد حصہ مقرر کر دیا گیا جو کہ حسب ذیل ہے:

(01) صوبہ پنجاب 37 (02) صوبہ سندھ 37 (03) صوبہ بلوچستان 12 (04) صوبہ خیبر پختونخوا 14  
758 \_ جناب زرین گل: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:  
(الف) سال 2011 میں تورغر کو ضلع کا درجہ ملنے کے بعد 2011-12 اور 2012-13 میں محکمہ زکوٰۃ  
و عشر میں نئی آسامیوں کی منظوری دی گئی تھی:  
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) محکمہ زکوٰۃ و عشر میں نئی آسامیوں پر تقرریوں اور خالی آسامیوں کی تفصیل گریڈ وائز فراہم کی جائے;  
(ii) گریڈ 1 سے 16 تک بھرتی شدہ ملازمین کے نام، ولدیت، سکونت اخباری اشتہار کی کاپی تاریخ پیدائش  
موجودہ پوسٹ پر تبادلہ کے ساتھ مذکورہ ملازمین اب کہاں کہاں فرائض انجام دے رہے ہیں، کی مکمل  
تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ و عشر): (الف) جی ہاں، ضلع کا درجہ ملنے کے بعد محکمہ خزانہ نے  
ضلعی زکوٰۃ کمیٹی تورغر کیلئے درج ذیل نئی آسامیوں کی منظوری دی:

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد
01	ضلعی زکوٰۃ آفیسر (بی ایس-17)	01
02	اسٹنٹ (بی ایس-14)	ایضاً
03	کمپیوٹر آپریٹر (بی ایس-12)	ایضاً
04	سینیئر کلرک (بی ایس-09)	ایضاً
05	جونیئر کلرک (بی ایس-07)	ایضاً
06	ڈرائیور (بی ایس-04)	ایضاً
07	نائب قاصد (بی ایس-01)	02
08	چوکیدار (بی ایس-01)	01
09	کل تعداد	

(ب) (i) ضلعی زکوٰۃ کمیٹی تورغر میں جن نئی آسامیوں پر تقرریاں کی گئی ہیں، انکی گریڈ وائز تفصیل  
درج ذیل ہے۔ ضلعی زکوٰۃ آفیسر کی آسامی ابھی تک خالی ہے۔ ضلعی زکوٰۃ آفیسر مانسہرہ اپنے فرائض کے  
علاوہ ضلعی زکوٰۃ آفیسر تورغر کے فرائض بھی انجام دے رہا ہے۔

Detail of the incumbent staff posted in District Zakat Committee Tor Ghar



S No.	Name/ Father name	Designation	Domicile	Method of posting in District Zakat committee Tor Ghar	Date of posting
<u>1</u>	Naeem Akhtar s/o Abdul Rashid	Assistant (B-14)	Hari Pur	By transfer as per Transfer policy of the provincial Government	13-05-2013
<u>2</u>	Farzand Ali	Computer Operator(b-12)	Hari Pur	“do”	19-04-2013
<u>3</u>	Rashid javed s/o Fazal ur Rehman	Senior Clerk(B-09)	Abbottabad	“do”	31-10-2011
<u>4</u>	Jamshed Khan s/o Gul Nawab	Junior Clerk (B-07)	Bannu	Appointed in Zakat Department against deceased Government Servant Children quota and posted in Tor Ghar against vacant post.	22-05-2013
<u>5</u>	Muhammad Afzal s/o Abdur Rauf	Driver (B-04)	Tor Ghar	Appointment in initial recruitment quota	27-12-2012
<u>6</u>	Abdul Wahid s/o Abdul Haleem	Naib Qasid (B-01)	Tor Ghar	“ do”	24-01-2012
<u>7</u>	Tajmal Khan s/o M. Sudir	Naib Qasid (B-01)	Tor Ghar	“ do”	24-01-2012
<u>8</u>	Said Saleh S/O Gul Muhammad	Chowkidar(B-01)	Tor Ghar	“ do”	24-01-2012

The post of District Zakat Officer, Tor Ghar is vacant at present. The charge of the post is given to Mr. Masal Khan, District Zakat Officer Mansehra, additionally.

(ii) گریڈ 1 سے 16 تک بھرتی شدہ ملازمین کے نام، ولدیت، سکونت، تارتخ پیدائش اور موجودہ پوسٹ پر تعیناتی کی مکمل تفصیل اوپر جز (i) میں فراہم کی گئی ہے جبکہ اخباری اشتہار جو کہ روزنامہ آج میں مورخہ 16 اکتوبر 2011 کو منتشر کی گئی، کی کاپی ملاحظہ کی گئی۔

759 \_ جناب زرین گل: کیا وزیر لائیو سٹاک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:  
(الف) سال 2011-12 اور 2012-13 میں محکمہ لائیو سٹاک ضلع تورغر میں نئی آسامیوں کی منظوری دی گئی تھی:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو (i) محکمہ لائیو سٹاک میں نئی آسامیوں پر تقرریوں اور خالی آسامیوں کی تفصیل گریڈ وائز فراہم کی جائے:

(ii) گریڈ 16 تا 1 تک بھرتی شدہ ملازمین کے نام، ولدیت، سکونت، اخباری اشتہار کی کاپی، تاریخ پیدائش موجودہ پوسٹ پر تبادلہ کے ساتھ مکمل کوائف میرٹ لسٹ کی مکمل اور مذکورہ ملازمین اب کہاں فرائض انجام دے رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر زراعت و لائیو سٹاک): (الف) جی ہاں، 2011-12ء میں ضلع تورغر کیلئے آسامیاں مہیا کی گئی تھیں۔

(ب) (i) ڈسٹرکٹ ڈائریکٹر، لائیو سٹاک تورغر کی آسامی کو گریڈ 19 کے آفیسر کے تبادلے کے ذریعے پر کیا گیا جبکہ 3 عدد آسامیاں ویٹرنری اسٹنٹ گریڈ 09 کی مہیا کی گئی تھیں جن کو دیگر اضلاع سے تربیت یافتہ افراد ٹرانسفر کر کے پر کیا گیا کیونکہ ویٹرنری اسٹنٹ گریڈ 09 کی تعیناتی پر پشاور ہائی کورٹ کی جانب سے بھرتیوں پر پابندی عائد ہے۔

(2) محکمہ لائیو سٹاک ضلع تورغر میں سال 2012-13 کے دوران گریڈ 1 سے 16 تک کسی قسم کی تقرری نہیں ہوئی ہے۔

826 \_ جناب گوہر علی شاہ: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں کئی سرکاری رہائش گاہیں ان وفاقی افسران کے زیر استعمال ہیں جو کہ صوبے سے مرکز اور دوسرے صوبوں میں ٹرانسفر ہو چکے ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان سرکاری رہائش گاہوں کو خالی نہ کرانے کی وجوہات بیان کی جائیں، نیز آیا محکمہ نے ملوث افسران کے خلاف کو تاہی برتنے پر کارروائی کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟  
جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) کئی افسران جو پشاور سے وفاق یا دوسرے صوبوں میں تبدیل ہو چکے ہیں لیکن انہوں نے وفاقی حکومت کی پالیسی کے تحت گھروں میں سکونت اختیار کی ہوئی ہے جس کے مطابق اگر کوئی افسر وفاق یا

دوسرے صوبوں میں تبدیل ہو جائے تو جب تک اسکو نئی جگہ پر مکان نہیں ملتا، وہ آخری پوسٹنگ والی جگہ الاٹ شدہ مکان میں رہ سکتا ہے لیکن حال ہی میں صوبائی حکومت نے پشاور میں سرکاری مکانات کی قلت کی وجہ سے مذکورہ پالیسی کی پیروی کرنے سے معذوری ظاہر کی ہے اور تمام افسران کو سرکاری مکانات خالی کرنے کے نوٹسز جاری ہو چکے ہیں اور محکمہ اس سلسلے میں رضاکارانہ طور پر سرکاری گھر خالی نہ کرنے والوں سے یہ گھر علاقائی مجسٹریٹ اور مقامی پولیس کی مدد سے خالی کروا رہا ہے۔

827 \_ جناب گوہر علی شاہ: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے جون 2013 سے اب تک کئی سرکاری رہائشگاہیں الاٹ کی ہیں؛  
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ رہائش گاہیں جن سرکاری اہلکاروں کو الاٹ کی گئیں، اسکی تفصیل گریڈ اور مدت ملازمت کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز آیا مذکورہ رہائشگاہیں سپریم کورٹ کی ہدایت کی روشنی میں میرٹ اور سیناریٹی لسٹ کے مطابق الاٹ کی گئی ہیں، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ انتظامیہ الاٹمنٹ قانون کے تحت حکام بالا کی منظوری سے سرکاری ملازمین کو الاٹمنٹ کرتا ہے جن ملازمین کو جون 2013 سے الاٹمنٹ کی گئی ہے، اسکی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ علاوہ ازیں محکمہ کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ تمام الاٹمنٹس سیناریٹی لسٹ اور عدالت کے احکامات کی روشنی میں کی جائیں۔

839 \_ جناب گوہر علی شاہ: کیا وزیر برائے امداد، بحالی و آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حالیہ بارشوں اور طوفان میں محکمہ نے امداد اور بحالی کے کام کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع مردان میں جن مقامات پر جن افراد کو امداد دی گئی ہے، انکے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب یاسین خان خلیل (مشیر برائے فزیکل پلاننگ): (الف) جی ہاں، حالیہ بارشوں اور طوفان میں

محکمہ نے امداد اور بحالی کے کام بڑھ چڑھ کر کئے ہیں۔

(ب) اس ضمن میں ضلع مردان کے متاثرہ لوگوں کو مالی معاونت فراہم کی گئی ہے جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

852 \_ جناب گوہر علی شاہ: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کئی سال پہلے فصلوں پر مختلف امراض کی روک تھام کیلئے ہوائی جہاز کے ذریعے سپرے کیا جاتا تھا؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب کیوں نہیں کیا جاتا، وجوہات بیان کی جائیں؟  
جناب شہرام خان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں۔

(ب) کئی سال پہلے گنے کی فصل پر حسرت، جیسے پائیریل اور وائٹ فلائی کا حملہ و بائی شکل میں ہوتا تھا جس کیلئے ہوائی سپرے ناگزیر تھا۔ اب چونکہ گنے کی قوت مدافعت رکھنے والی نئی نئی اقسام کی کاشت، مربوط طریقہ انسداد حسرت (Integrated Pest Management) اور گنے کے کاشتکاروں کی تعلیم و تربیت بذریعہ Form Field Schools کی وجہ سے ان حسرت کا حملہ محدود ہو گیا ہے جس کی وجہ سے زمینی سپرے سے اسکا تدارک باآسانی ہو سکتا ہے اور ہوائی سپرے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ محکمہ زراعت (شعبہ توسیع) فصلات کا باقاعدگی سے معائنہ کرتا ہے، اگر کیڑوں کا حملہ نقصان کی معاشی حد سے زیادہ ہو تو محکمہ زراعت مقامی عملے کے ذریعے کاشتکاروں کو سفارش کردہ زہر سپرے کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ نیز ماحول کو آلودگی اور مفید کیڑے (Predators) بچانے کیلئے محکمہ زراعت حتی المقدور ہوائی سپرے کی سفارش سے گریز کرتا ہے۔

جناب سپیکر: میں ایک گزارش کروں گا، چونکہ آج جو کل Event ہوا، ہم نے ڈسکس کیا، اس پر بھی تھوڑی ڈسکشن کرتے ہیں۔ تو جو پارلیمانی لیڈرز ہیں، اگر وہ اس پر ایک اپنا نقطہ نظر رکھیں اور اس کے بعد ایک ریزولوشن ہے، تو میرے خیال میں ایجنڈا ختم ہوتا ہے۔ شام کی نماز کا بھی ابھی ٹائم ہے تو میں سب سے پہلے نلوٹھا صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ جو کل والا واقعہ ہے، اس کے اوپر اپنے کمنٹس۔۔۔۔۔  
سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

ایک رکن: پہ پوائنٹ آف آرڈر باندھی خبرہ کول غوارم جی، یو سوال ما موؤ کرے وو۔

جناب سپیکر: کوئسچنز آؤر کبھی دا Already مونو ڈسکس کرے وو۔ اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں مشکور ہوں آپ کا کہ آپ نے ایک انتہائی اہم مسئلے پر مجھے بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک توجو جرنلسٹ کے اوپر حملہ ہوا ہے، آپ

نے ابھی کمیٹی بھی تشکیل دے دی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی زیر صدارت اور آپ کے ہوتے ہوئے ہم اپنے تمام یونین آف جرنلسٹ کے ساتھیوں کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ کے ساتھ کوئی زیادتی یہاں پر نہیں ہوگی اور اگر زیادتی ہوگی تو ہم سب آپ کے ساتھ کھڑے ہونگے۔ اور دوسری بات یہ ہے جی کہ کل جو تبلیغی مرکز کے اوپر وہاں پر جو دہشت گردی کے ایک نہیں تین دھماکے ہوئے اور اس میں جو جانی اور مالی نقصان ہوا، کچھ ہمارے بھائی زخمی ہوئے، میں ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کے ساتھ یہ توقع رکھتا ہوں حکومت کے اوپر اور ساتھ ساتھ یہ جو دہشت گردی کے بڑھتے ہوئے واقعات ہو رہے ہیں، اس ملک کے اندر اور اس صوبے کے اندر خصوصی طور پر، توجہ سلیکٹر صاحب! حیرانگی کی بات ہے کہ ظالموں نے اللہ کے گھر کو بھی نہیں بھٹا اور تبلیغی مرکز کے اوپر بھی اس طرح کی واردات کر دی، توجہ سلیکٹر! یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ لوگ کون ہیں جو نہ خدا کے گھر کو بھٹتے ہیں، جو نہ چرچ کو بھٹتے ہیں، جو نہ مندر کو بھٹتے ہیں؟ تو سمجھ نہیں آتی کہ ایک طرف تو طالبان کی طرف سے یہ جو دہشت گردی کا کل واقعہ ہوا، ان کی طرف سے تردید بھی آئی اور اب سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس نے کیا ہے اور کیوں کیا ہے اور ان کے کیا مقاصد ہیں؟ اب بڑی حیرانگی کی بات یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ لوگ جو پاکستان کے دشمن، ازل سے دشمن ہیں، وہ بھی ہمارے ملک کے باسیوں کو مار رہے ہیں، یاد دوسری طرف اس ملک کے اندر جو ہمارے ملک سے تعلق رکھنے والے جو طالبان کے نام سے دہشت گرد ہیں، جنہیں میں یہاں پر دہشت گرد کہتے ہوئے بالکل جھجک محسوس نہیں کرتا، وہ بھی ہمارے مسلمان بھائیوں کو مار رہے ہیں اور ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ کیا گناہ ہے ہمارا؟ اور ہمارے لوگوں کا کیا گناہ ہے جنہیں نماز پڑھتے ہوئے بھی نہیں بھٹتا جا رہا؟ جناب سلیکٹر صاحب، یہ ایسا مسئلہ ہے کہ میں سب سے پہلے بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی سب سے زیادہ اپنے آپ کو ذمہ دار ٹھہراتا ہوں کہ میری ذمہ داری ہے کہ میں صوبے کے اندر سے دہشت گردی کے خاتمے کیلئے جو کچھ میرے بس میں ہے، میں وہ کر سکوں۔ پھر اس کے بعد اس اسمبلی کے ہر ممبر کی ذمہ داری ہے، حکومت کی ذمہ داری ہے، میں نہیں سمجھتا سلیکٹر صاحب! کہ یہ اس اہم مسئلے جس میں ہم گرفتار ہیں، ہم یہ کہیں یا میں یہ کہوں کہ میرا تعلق اپوزیشن سے ہے، یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے اور صوبائی حکومت یہ کہے کہ جی نہیں، یہ تو مرکز کی ذمہ داری ہے، مرکزی حکومت کی، تو اس طرح ایک تو پورے صوبے کے لوگ ہمارے ان بیانات سے جو یہاں پر ہم دے رہے ہیں، ایک دوسرے کے خلاف پوائنٹ سکورنگ کرتے ہوئے اور پریس میں اپنی Leads گلوانے کیلئے اخبارات میں اور ٹی وی چینلز کے اوپر خبریں چلانے کیلئے،

تو جناب! یہ اس طرح ہم اس بہت بڑی بلا جو ہمارے سر کے اوپر تھوپ دی گئی ہے، تو اس سے ہم چھٹکارا نہیں پاسکتے، اس کیلئے ہمیں متحد ہونا پڑیگا۔ میں یہ کہونگا، یہ میری ذمہ داری ہے، حکومت یہ کہے کہ ہماری ذمہ داری ہے، مرکزی حکومت یہ کہے کہ ہماری ذمہ داری ہے، تب جا کر یہ مسئلہ حل ہوگا۔ جب بھی کوئی بات ہوتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ کل بھی ٹی وی کے اوپر پرائم منسٹر صاحب نے وزیر داخلہ کے ساتھ جو بات کی، میں سن رہا تھا کہ کچھ طالبان کے ساتھ مذاکرات کیلئے وہ آمادہ ہوئے ہیں اور انہوں نے سختی سے کہا ہے کہ فی الفور یہ مذاکرات کئے جائیں اور چونکہ ایک تو مذاکرات کی طرف بھی پیش قدمی جو ہو رہی ہے، ہونی چاہیے، ہم چاہتے ہیں، ہم تمام صوبے کی اور ملک کی تمام جماعتوں نے اس کیلئے مینڈیٹ دے دیا ہے پرائم منسٹر کو کہ مذاکرات سے مسئلہ حل کیا جائے لیکن خدا نخواستہ جناب سپیکر صاحب، اگر مذاکرات نہیں ہوتے، مذاکرات ناکام ہو جاتے ہیں تو کیا آپ مذاکرات کی طرف دیکھتے رہینگے اور ہماری مسجدیں بھی اور ہمارے نمازی بھی اور ہمارے سکولوں کے بچے بھی اور دکاندار بھی اور یہ سارے شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ مرتے رہینگے اور ہم دیکھتے رہینگے کہ مذاکرات ہونگے اور مذاکرات کامیاب ہونگے اور مذاکرات ہو رہے ہیں یا نہیں ہو رہے؟ تو میری یہ گزارش ہے حکومت سے، بغیر تنقید کے میں حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ ازراہ کرم اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے جو آپ کے بس میں ہے، اس پر بھرپور توجہ دیں اور ذمہ داری کا احساس کریں اور اس معاملے کیلئے، اس کو ختم کرنے کیلئے جو کچھ بھی ہو سکے، وہ ہمیں کرنا چاہیے۔ ایک بات جو ابھی یہاں پر نگہت اور کرنئی صاحبہ نے کی ہے، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں ان کو خراج کھسین پیش کرتا ہوں اور جناب سپیکر صاحب، یہی ہماری اپوزیشن کی تعمیر سوچ ہے کہ جب صوبائی حکومت کا کوئی ایسا قدم جو صوبے کیلئے بہتر نہ ہو، اس کی نشاندہی کرنا، مرکزی حکومت کا کوئی ایسا اقدام جو صوبے کیلئے بہتر نہ ہو، تو انہوں نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے، اپوزیشن نے اور حکومت نے بڑی زبردست Clapping کی ہے، تو میں ان کو خراج کھسین پیش کرتا ہوں نگہت اور کرنئی صاحبہ کو، اور یہی وجہ ہے، اپوزیشن کی یہی تعمیر سوچ ہے جناب سپیکر صاحب! کہ ہماری تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے اور میں سکندر شیر پاؤ صاحب کو اور قومی وطن پارٹی کے جتنے ممبرز ہیں، میں ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ حکومت کی تعمیر سوچ کو دیکھتے ہوئے، اپوزیشن کی تعمیر سوچ کو دیکھتے ہوئے وہ حکومت چھوڑ کر ہماری بچوں پر اپوزیشن بچوں پر آکر بیٹھ گئے۔ (تالیاں) تو ان شاء اللہ اپوزیشن حکومت کے ساتھ ہے، ہم آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے لیکن برائے مہربانی میں معذرت کے ساتھ، معذرت

کے ساتھ میں یہ درخواست کرتا ہوں حکومت سے کہ یہ پوائنٹ سکورنگ چھوڑ دے کہ جی مرکزی حکومت مذاکرات نہیں کر رہی ہے، وزیر اعظم صاحب ٹائم نہیں دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ پرسوں سوات میں پرائم منسٹر صاحب آئے ہیں، آپ کے صوبے میں پرائم منسٹر صاحب آئے ہیں، تو ادھر میں نے چیف منسٹر صاحب کو نہیں دیکھا ہے، اگر چیف منسٹر صاحب ادھر ہوتے تو ضرور ان کی ملاقات ہو جاتی اور میں سمجھتا ہوں کہ جب بھی آپ چاہیں گے، پرائم منسٹر صاحب بھی اس ملک کیلئے کام کرنا چاہتے ہیں، آپ بھی اس صوبے کی بہتری کیلئے کام کرنا چاہتے ہیں، تو آپ دونوں مل کر، دونوں حکومتیں مل کر خدا را اس صوبے کے عوام کی اس دہشت گردی سے جان چھڑائیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔ (مداخلت) میرے خیال میں تھوڑا ٹائم شارٹ ہے، ہر ایک کو نمائندگی ملے، اس کے بعد۔ مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ما خو مخکبني خه نا خه خبرې کړې دي، زه هغه خپلې خبرې بيا Repeat کول نه غواړم خو زه هغه خبره چې ما کوم ځانې کبني او درولې وه، هغه دغه خبره وه چې دا خه کيږي، مو نږ دې ته حيران يو چې تقريبا تقريبا چې کومې ضلعي نه راروان شې چې پيښور ته رسيږي نو پندرې يا بيس يا دس چيک پوستونو نه به ته راتيريږي۔ که پيښور ته راځي پيښور کبني ټول پيښور نه بهر هم دا حالات دي خو بيا مونږ په دې باندې نه پوهيږو چې دا خلق څوک دي او دا کوم ځانې نه راځي او چې نه جمات معاف کوي او نه مدرسه معاف کوي، نه تبليغي مرکزونه معاف کوي؟ مونږ به دا او وايو چې د نورو خلقو اختلافات دي خو تبليغ والا خو داسې جمات دے چې د دوئ هيچا سره اختلافات نشته دے، داسې خلق دي چې دوئ د خیر خبره کوي، معاملاتو طرف ته بالکل هم نه ځي خو د هغې باوجود مطلب دا دے يو سرے بارودي مواد راوړي او بيا ئے مرکز کبني ايردي او جناب سپیکر صاحب! مخکبني به غالباً غالباً خه موده مخکبني چې د دراني صاحب دلته کبني د ايم ايم اے حکومت وو، هغه وخت کبني خو دا خلق هم نه وو خو بيا هم د دراني صاحب د کور مخ ته بارود نصب کړلے شو، هغه بارود مطلب دا دے وجود لو خو د هغې تر اوسه پورې مونږ دا وايو چې يره دا څوک دي او څوک دي، دا د کوم ځانې نه راغلل او څوک يو طرف ته خبره بوځي او څوک بل طرف ته بوځي۔ جناب

سپیگر صاحب! زہ دا گزارش کوم، یو'ان کیمرہ' سیشن، کیدے شی زمونر نظر وروکے وی، ہغہ خائے تہ زمونر نظر نہ رسیبری، کیدے شی دا لڑ خہ کیبری، د دې پہ وجہ باندې دغہ ملک تہ ډیر خیر رسیبری، ہغہ خکہ مونر پہ چا باندې بدگمانی نہ کوؤ خو مونر دا وایو چې دغہ حالاتو نہ د دې ایوان عوامی نمائندگان ہم خبر کرلے شی۔ جناب سپیگر صاحب! دا یو داسې یو فلم غوندې چلیبری، مونر پہ دې نہ پوہیرو چې خہ وشی یو خائې کبھی پینخہ دھماکې وشی، پتہ نشتہ خوک مرہ شو، کوم خائې نہ دا خیزونہ راغلل؟ زمونر بہ ستا پہ وساطت باندې گزارش وی، دغہ حکومت تہ بہ مو دا گزارش وی، دغہ ایجنسیانو تہ بہ زمونر دا گزارش وی، دغہ مقتدر قوتونہ تہ بہ زمونر دا گزارش وی چې دا صوبائی اسمبلی ممبران د ہم را اوغوبنتلے شی چې یو'ان کیمرہ' سیشن د دغہ منظر، د دغہ پس منظر د مونر تہ جواب را کرلے شی چې دا خلق آیا یقینی مونر مطلب دا دے ناکام یو، مونر چا تہ امن نشو ورکولے، زہ قطعاً دا نہ منم چې مونر ناکام یو نو مونر بہ چا تہ امن نشو ورکولے، حکومت بہ وی او بیا بہ دومرہ خلق مرہ کیبری، حکومت بہ وی اتہ واقعی بہ یو صوبہ کیبری؟ دا جناب سپیگر صاحب! زہ نہ منم، زہ دې سرہ اتفاق نہ کوم خو دغہ شے تعین کول پکار دی چې دا خوک دی چې زمونر پہ وینو باندې زرونہ سروی، دا خلق خوک دی چې روزانہ مطلب دا دے زمونر د کورونو نہ جنازې اووخی، دا خلق خوک دی؟ زما بہ دا گزارش وی چې 'ان کیمرہ' سیشن د را اوغوبنتلے شی او مونر تہ دغہ ټول پس منظر باندې معلوم کرلے شی چې مونر خپلو عوامو تہ ہم ہغہ شان خبرہ وکرو۔ وَاٰخِرُ الدَّعْوَانَا اَنْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

جناب سپیگر: میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیگر۔ جناب سپیگر، انتہائی غم زدہ اور انتہائی افسوس کے ساتھ قومی وطن پارٹی کی طرف سے جو کل واقعہ ہوا ہے، اسکی مذمت کرنا چاہ رہی ہوں اس فلور سے، اور ساتھ ہی جو معصوم جانوں کا ضیاع ہوا، خاص طور پر عبادت کرنے والوں، باری تعالیٰ کا نام لینے والوں، ان کے اوپر اس قسم کا حملہ کرنے والوں کے حوالے سے یہ سوچ کر بھی میں سمجھتی ہوں کہ ایک ایسی کیفیت کہ جو بڑی گھناؤنی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ کون لوگ جو عبادت گاہوں کو، عبادت



کرنے والوں کو اور بے ضرر لوگوں کو، تبلیغی جماعت پوری دنیا میں بغیر کسی لالچ کے، کسی غرض کے خدمت عامہ اور اسلام کی ترویج اور اس کی خدمت کیلئے اپنے فرائض ادا کر رہی ہے، ایسے مرکز پر حملہ میں سمجھتی ہوں کہ اس سے بڑا گھناؤنا فعل اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ مجھے امید ہے کہ حکومت ان جانوں کی Value کا اندازہ کر کے ان کے لواحقین کی مکمل سپورٹ کرے گی اور یقیناً ان کو فی الفور یہ کرنا چاہیے اور خاص طور پر جو زخمی ہیں اور ان میں جو افراد شدید زخمی ہیں، ان کے علاج میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جائے گی۔ اس وقت ہاسپٹلز میں ایمر جنسی تو ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں دیکھنا ہوگا کہ کسی قسم کی کوئی بھی طبی امداد میں کوئی کمی نہ آئے۔ ظاہر ہے کہ تحریک طالبان کی طرف سے تو Immediately اس کا Denial آیا، اب دیکھنے کی یہ بات ہے کہ یہ کون عناصر ہیں جو اس قسم کی مذموم کارروائی کرنے میں شامل ہیں؟ جناب سپیکر، حیرانگی کی بات یہ ہے کہ میں اسے صرف سیاسی مقصد کیلئے ان کو تنقید کا نشانہ نہیں بنا رہی لیکن جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے، ہماری Law Enforcement Agencies اس کے بعد اس جگہ کا گھیرالے لیتی ہیں، اس کے بعد وہاں پر جانے کیلئے ریلیف کے کاموں میں بھی لوگوں کو مشکلات درپیش آئیں، حالانکہ یہ کام کئی مرتبہ پہلے سے Warned ہے، ہم آج تک وہ سسٹم کیوں نہیں بنا سکے جہاں ہمیں، جو بھی ہیں، اپنی جو مساجد ہیں، ہماری عبادت گاہیں ہیں، چاہے وہ کسی بھی مذہب کے حوالے سے ہوں، ہمیں ان کی مکمل طور پر سیکورٹی کو دیکھنا ہوگا اور میں یہ سمجھتی ہوں جناب سپیکر! کہ حکومت کا ایک لحاظ سے جو ایک دعویٰ ہے، یہ اس کی نفی ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کو کنٹرول کیا گیا۔ ٹھیک ہے، بہت سے ایسے معاملات ہیں جو Beyond their capacity اور ان کے اختیارات سے بھی بڑھ گئے ہیں کیونکہ آپ کو پتہ نہیں تخریب کرنے والا کون ہے؟ لیکن اس کو ایک آئی ای ڈی کے ذریعے Explore کیا گیا اور یہ کہ وہاں پر پلانٹ کرنے کیلئے کیا طریقہ کار ہے، اس معاملے میں بالکل مفتی صاحب کی اس بات کے ساتھ Agree کرونگی کہ اس کو اگر پبلک کے سامنے نہیں لایا جاتا تو کم از کم جو اس ہاؤس کے ممبران ہیں، ان کو 'ان کیمرہ' بریفنگ دے کے بتایا جائے۔

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ بات ختم کر کے نماز کیلئے وقفہ کرتے ہیں، اس کے بعد بات کریں گے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: میں نے تھوڑی اسلئے دیر کر دی کہ حاضری بڑھ جائے۔ میں یہاں سے ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ سینیئر منسٹر صاحب بھی اس کو Explain کریں گے۔ ابھی ایڈیشنل آئی جی صاحب اور سی سی پی او آئے تھے، انہوں نے اس کو گرفتار کیا ہے، اس سپاہی کو، اس کانسٹیبل کو اور اس نے درخواست بھی دی ہے اور اس کے خلاف پرحہ بھی ہوگا، جو لیگل کارروائی ہے، وہ اس کے خلاف ہو رہی ہے تو میں اس فورم سے اپنے صحافی بھائیوں سے خواست کرتا ہوں کہ وہ بائیکاٹ ختم کر کے یہاں آجائیں۔ پھر ہمارے ایک منسٹر صاحب بھی ریکوسٹ ساتھ لے کر جائیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں میڈم! آپ بات کریں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں بس اپنی بات مختصر Wind up کر لوں گی، مختصر۔ بنیادی طور پر جناب سپیکر، ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک Planned اور Systematic طریقے سے جتنے بھی ایسے Possible یا Prospective یا ممکنہ ٹارگٹس ہیں، ان کو Protect کیا جائے۔ I am sure کہ جو ہمارے آئی جی صاحب ہیں، وہ اس سلسلے میں کافی تفصیل سے یہ اقدامات لے رہے ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں ایک سپاہی کو عبادت گاہ دینا یا آپ کسی بھی مرکز یا اس قسم کے جو دارالعلوم ہیں، ان میں اگر Walk through gates ہیں بھی تو Out of order ہیں، میٹل ڈیٹیکٹرز ہیں، وہ کام نہیں کر رہے ہیں اور پھر خاص طور پر ان کی اپنی جو انتظامیہ ہے، کسی بھی عبادت گاہ کی، اس کو ساتھ Involve کرنا یہ بہت ضروری ہے۔ انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اس طرح سیکورٹی کی Protection کی جائے۔ یہ مجھے یقین ہے کہ خاص طور پر آج جو یہ بحث ہے، اس کے تحت ہونے والی جو Findings ہیں، اس پر یہ تمام اقدامات کئے جائیں گے۔ ان الفاظ کے ساتھ مجھے یقین ہے کہ ہمیں جو 'ان کیمرہ' بریفنگ ہے، وہ جلد از جلد دی جائے گی تاکہ یہ پتہ چلے کہ اس میں کونسے محرکات ہیں؟ کیونکہ کوئی بھی مذہبی تنظیم اس قسم کا گھناؤنا عمل نہیں کر سکتی۔ تو اگر یہ نہیں ہیں تو پھر وہ کون لوگ ہیں، یہ کیا سازش ہے؟ اور پھر خاص طور پر خیبر پختونخوا یا اس کا جو دارالخلافت ہے، پشاور، وہ ٹارگٹ کیوں ہے؟ ظاہر ہے Peripheries میں تو یہ مسائل چل رہے ہیں اور اس میں کریمینلز بھی ہیں، اس میں ٹریڈ کے جو حامل افراد ہیں، وہ بھی ہیں تاکہ کسی نہ کسی طریقے سے یہ مسائل بڑھتے رہیں اور حکومت کے اوپر یہ پریشر رہے۔ اس کی تحقیقات انتہائی ضروری ہیں اور پھر میں یہ بھی چاہوں گی کہ اس واقعہ کی جو ڈیٹیل انکوائری کیلئے

اقدامات کئے جائیں تو یہ بھی انتہائی ضروری ہے تاکہ اس بات کی تہہ تک پہنچ کر ہم اس مسئلے کو، اور اس کے بعد خدا نخواستہ مزید کسی ایسے مسئلے کو ہونے سے بچانے کیلئے اقدامات کر سکیں۔ بہت شکریہ۔  
جناب سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، اول خود ا پروئی چپی کومہ واقعہ شوپی دہ، نہ صرف د هغی مذمت کوؤ بلکه خنگه چپی زما نہ مخکبئی ہم په هغی باندي ذکر وشو نو زما يقين دا دے چپی داسی قسم له واقعات چپی دا په هر خائي کبئی کبئی، دا قابل مذمت دی او پکار دا دے چپی مونبره ئے مذمت هم وکرو او بيا زما يقين دا دے چپی اوس وخت او حالات ظاهره خبره ده د دي خبری تقاضا کوی چپی یواخی مذمت چپی دے، دا د دي مسئلې یا د دي مسائلو حل چپی دے دا یواخی مذمت نه دے، پکار دا ده چپی په تههیک تههاک طریقه باندي د داسی قسمه شخړو او د داسی قسمه پېښو او د داسی قسمه وارداتو موثره مزاحمت وشي او سپیکر صاحب! دا دومره مشکل کار دے، دا دومره مشکل وخت دے چپی که مونبره دي مسئلې ته د هشتگردی دي Continuous مسئلې ته وگورو نو یو طرف ته خو روزانه بنیاد باندي که مونبره وگورو نو د دي وطن سیکورٹی فورسز، د دي وطن سکالرز، د دي وطن پولیټکل ورکرز، د دي وطن Religious leaders, general masses, opinion leaders د یوې طبقې خلق چپی دے، د دي ظالمانه کارروایو نه محفوظ هم پاتې نه شو او بچ هم پاتې نه شو او دا ډیره زیاته د افسوس خبره ده، دا ډیره زیاته د خفگان خبره هم ده خو مونبره دا محسوسوؤ چپی که یو طرف ته دا ظالمانه کارروایی ډیر زیات قابل افسوس دی نو د هغی نه سیوا افسوس بیا په دي خبره راخی چپی په دي لړ کبئی چپی کومه رائے ده، هغه رائے تقسیم ده او زما يقين دا دے چپی خومره رائے زمونبره تقسیم ده نو دا نقصان چپی دے دا د ودریدو نه معلومیږی چپی دا نقصان چپی دے، دا به ودریږی او تاسو وگورئ سپیکر صاحب! بیا دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده جی چپی که داسی قسمه یو واقعہ وشي او د هشتگردو یو تنظیم د هغی نه خان میرا کړی او د هغی ذمه واری قبوله نه کړی نو مونبره هغی ته ډیر زیات خوشحاله شو۔ سپیکر صاحب! خبره د دهشت ده، خبره د وحشت ده او خبره د دي دردناکو سانحو ده۔ مونبره دا گنډو چپی که په دي مهمه

او اهمه مسئله باندې صوبائي حکومت او مرکزی حکومت په يو Page نه وی، کوم چې لگی نه، هم د هغې ښکاره ثبوت دا دے چې د دې ملک وزیر اعظم پرون د دې صوبې دوره کوی، د صوبائي حکومت چې کوم ذمه واره خلق دے، هغه په هغه موقع باندې موجود نه دی، د دې چې وجه هر څه وی مونږ ته دا لگی او عوام به هم نن دا تپوس کوی چې آیا دا ملک د دې دومره حالت جنگ کښې دے، دا ملک د دې دومره سنگینو مشکلاتو سره مخ دے، په هغې کښې د صوبائي حکومت او قومی حکومت تر مینځه دومره زیات اختلاف دے چې د ملک وزیر اعظم یو صوبې ته ځی او د هغې ځائې صوبائي حکومت هلته موجود نه دے، دا غلطی چې د هر چا ده خود هغې سزا به ډاډرېکت دې عوامو ته ملاویږی، نه ده پکار، دا خوداسې وخت دے چې د حکومت او د حکومت تر مینځه خو بهتر تعلق پکار دے۔ ورسره ورسره د اپوزیشن او د حکومت هم په دې مسئله کښې، دا په يو Page باندې پکار دے او دا رائے چې تقسیم ده او دا خلق چې په يو Page نه دے نو هغه دهشتگرد دومره Encourage شو چې زه کنډم چې نن هغوی څوک هم وغواړی، کوم ځائې کښې هم وغواړی او څه وخت هم وغواړی، هغوی خپله په نښه باندې کولے شی او هغه ئے نشانه کولے شی۔ سپیکر صاحب! دلته به په دې هاؤس کښې مونږ د صوبې په حکومت باندې خبره کوؤ چې دا زمونږ صوبه ده او په دې صوبه کښې یو منتخب حکومت دے او دا صوبه په دې پاکستان کښې د ټولو نه سیوا د دې مسئلې او د دې مشکل سره مخ ده، په دې اته میاشتو کښې خو مونږ دا خبره محسوس نکړه چې صوبائي حکومت دا ذمه واری به تقسیموی، دا اونرشپ چې دے دا به قبلوی او ډیره زیاته د خندا خبره خوبیکاه دا وه چې په دې دومره مبارک ځائې کښې او محترم ځائې کښې دهماکه وشوه نو د دې صوبې پولیس جرنیل میدیا ته مخامخ دے او هغه دا خبره کوی، وائی دا خود سیلنډر په وجه باندې دهماکه شوې ده، دا څومره د افسوس خبره ده او هم د دې د پولیس افسران لگیا دی میدیا سره خبره کوی چې یو بم وجود و او دا دوه بمونه چې وو، دا هغه پولیس Defuse کړل، دا څومره Communication gap دے؟ مونږ دې ته غفلت او وایو، که مونږ دې ته کوتاهی او وایو، مونږ دې ته څه او وایو؟ دا ډیره زیاته د افسوس خبره ده، پکار دا ده چې د دې صوبې جرنیل د

پوليس چي هغه د لمحې لمحې نه خان خبروي او دلته ذکر وشو، پکار دا دے چي دلته په دې صوبه کښې زمونږ. Surveillance دومره مضبوط شي، مونږ هم پينځه کاله په دې صوبه کښې حکومت کړے دے، زه نن د تير حکومت د نمائنده په حيثيت باندې د دې خبرې نه انکار نشم کولے چي زمونږ په حکومت کښې هم دا واردات چي دي، دا شوي دي خو د دې نه هيڅوک هم انکار نشي کولے چي د هغه واقعاتو، د هغه وارداتو، د هغې سانحاتو Ownership چي دے، دا مونږ قبول کړے دے، مونږ په کهلاؤ مت باندې هغې ظالمانو ته ظالمان وئيلي دي۔ مونږ خان په دیکښې نه دے Confuse کړے چي پينځويشت کاله وشو چي د پښتنو وينه توښيږي، داسې وينه توښيږي چي داسې د دنيا په تاريخ کښې زه وایم چي د څاروو وينه به نه وي توښه شوي څومره چي په دې وطن کښې د پښتنو وينه توښيږي۔ مونږ Ownership قبول کړے وو، نن به حکومت دا څيز Own کوي، دا په دې نه کيږي چي د دې صوبې وزيراعليٰ به Statement ورکوي چي ما له د څلورو مياشتو نه د دې ملک وزيراعظم د ملاقات د پاره تائم نه را کوي، دا هم د دې مسئلې حل نه دے چي د دې صوبې چيف ايگزیکټيو چي دے، هغه به دا جواز جوړوي چي مونږ خود مذاکرات د پاره مينډيټ ورکړے دے، مرکزي حکومت د مذاکرات شروع کړي، دا ډرامه ده، د دې مذاکراتو د پاره مينډيټ عوامي نيشنل پارټي هم ورکړے دے خو داسې نه چي ټوله دنيا نن خبر شوه چي دې ټولو سياسي گوندونو مشرانو، هغه خلق چي په دې وطن کښې اړے کړے کوي، هغه خلق چي د دې رياست باغيان دي، هغه خلق چي د دې رياست دننه يوبل رياست ئے جوړ کړے دے، هغه خلق چي دلته په دې حکومت، په دې ملک کښې د حکومت Writ چيلنج کړے دے، هغوی ته دا اختيار نشته چي که د دې طرف نه يو Message دا لاړو چي مونږ درسره خبره کوؤ، ټوپک کيږده، مونږ درسره مذاکرات کوؤ، تشدد پريږده او هغوی تشدد نه پريږدي نو بيا د حکومتونو د پاره دا جواز چي مونږ د مذاکراتو مينډيټ ورکړے دے او پښه به ئے پښه ايښودې وي، دلته به د انقلاب چغې وهی، دلته به د مساوات او د انصاف خبره کوي او د دې وطن خلق به روزانه بنياد باندې خپلې جنازې وچتوي، دا خلقو ته قابل قبول خبره نه ده۔ سپيکر صاحب! دا داسې مسئله ده چي دا قومي مسئله ده،

په دې قومي مسئله کښې د قوم ټول نمائندگان چې دی، دا د هغوی خواهش دے، د قوم هم خواهش دے چې په دې وطن کښې د امن راشی، امن د څنگه راشی؟ دا د قوم مسئله نه ده، دا د عوامو مسئله نه ده، زه چې په دې وطن کښې پینځه ورځې وشوې په دې پېښور کښې د عوامی نیشنل پارټی زموږ د گل په شان یو ملگره چې دے، هغه د ورځې په رڼا کښې خلقو شهید کړو، زه نن هم چې د هغوی دعا له تلې ووم او د هغوی د کور په خوا کښې حجره وه چې د هغه زانؤ د ژړا چغې ما واوریدې نو ما په دې خپل ذهن کښې وئیل چې مونږ ته هیڅ حق نشته چې مونږ د دې وطن یا د دې قوم مشری وکړو، دا خبره چې مونږ هم نن دا سوال وکړو چې یره دا څوک دی چې مونږ هم نن دا جواز جوړوؤ سپیکر صاحب! د ټولو نه لویه مسئله دا ده چې د قوم مشران یریري، یریري، یره خو نه ده پکار، یره خو د هغې ذات نه پکار ده چې چا مونږ او دې ټول قوم له او دې ټول انسانیت له ژوندور کړے دے، کائناتو له ئے ژوندور کړے دے، یره خو د هغه چا نه پکار ده چې څوک به مونږ له د مرگ سبب گوري. سپیکر صاحب! دا په دې هم نه کیږي چې دلته به زما د نهم جماعت یو ماشوم مونږ چې نن دې خبرې ته سوچ وکړو چې د نهم جماعت یو ماشوم چې د سکول په گیت کښې ولاړ دے، هغه داسې هم کولے شو چې کله هغه په دې خبره پوهه شو چې دا دهشت گرد دے، هغه به تبیتیدلے وو خو هغه ته به الله امر کړے وی او هغه ماشوم چې لاړ او هغه دهشت گرد له ئے سینه ورکړه او په سؤونو ماشومان ئے د هغه شهادت نه او د هغه وژلو نه بچ کړل. بیا مونږ کښې دا هم همت نشته چې د هغې ماشوم کور له ورشو، د هغه پلار له ورشو، د هغه مور له ورشو، د هغه خاندان له ورشو او هغه له داد ورکړو. سپیکر صاحب! زه دا گنډم چې دا په دې نه کیږي چې زما د ملک وزیر داخله چې دے، هغه به دا بیان ورکړي چې دې خلقو سره خبره کول هم گران دی او دې خلقو سره جنگ کول هم گران دے نو څه وائی دے قوم ته؟ دا ورته وایئ چې داپیریان دی او آیا دا ریاست دومره کمزورے دے او آیا د دې ریاست ادارې دومره کمزورې دی او که د دې ریاست ادارې چې دی، دانا کامه دی؟ سپیکر صاحب! په دې هاؤس کښې چې څومره خلق ناست دے، دا خبره گرانه ده او دا خبره اسانه نه ده، دا خبره چې چا کړې ده، هغوی ئے قیمت ورکړے دے،

دا خبره چې نن شوک نه کوی، دا که هر شوک دی، دا د هغه قیمت نه یریری۔ نن په دې خبره هیچا له پیغور نه ورکوو خو دا خبره ورته ضرور کوو چې د دې خبرې حل هم صرف او صرف دا دے چې تور ته به تور، قاتل ته به قاتل، دهشت گرد ته به دهشت گرد او هغوی به بینا کول غواړی، هله به دې قوم له نن مونږ امن ورکوو او دې وطن له به مونږ امن ورکوو سپیکر صاحب، اوس خو داسې ماحول جوړ دے او د بل ځائے خبره نه کوم سپیکر صاحب! ستاسو د صوابی خبره کوم چې د څلور میاشتی مخکښې د صوابی د یوکلې د شپږم کلاس ماشوم اغواء شوی دے، شپږم کلاس او درې میاشتی پس رها شو، څلور میاشتی پس څلویښت لاکه روپئ ئے هغه مشرانو ورکړې یا پنځوس لاکه ورکړې، دابه هغوی ته پته وی، دا خو یو د خفگان خبره ده چې هغه ماشوم نن دویمه دریمه ورځ ده کور ته راغلی دے او په څلور میاشتو کښې د هغه ذهن داسې بدل کړی دے چې پلار ته وائی چې څومره تصویرونه دی په دې کور کښې، وائی دا بنکته رااوگرځوه، وائی چې دې له به ساه ته ورکوې، تی وی به په کور کښې نه لگوې او هغه ماشوم ته ئے په څلور میاشتو کښې دومره سبق بنودلے دے چې وائی دا حکومت چې دے، داسیاسی مشران چې دی، دا پولیس چې دی، داسیکیورتی فورسز چې دی، وائی دا ټول غدار دی، دا د اسلام نه وتې خلق دے۔ سپیکر صاحب! نن د ناستې وخت دے په دې خبرو باندې چې په دې وطن کښې یو داسې Mindset موجود دے، موجود، یو داسې قوت موجود دے چې هغه Physically خو لگیادی هغوی Violence کوی خو هغوی لگیا دی هغوی Mentally داسې Instigation کوی او Injection کوی چې هغه ډیره لویه د خطرې خبره ده۔ دا داسې وخت دے چې په دې وخت کښې د دې وطن ټول سیاسی گوندونه او د دې وطن ټول علماء کرام پکار دا دے چې بغیر د یري نه، بغیر د خوف نه، بغیر د مصلحت نه راپاڅی او دې مسئلې ته په هغه نظر وگوری چې په کوم نظر دې مسئلې ته کتل پکاردی، زه مبارکی درکوم ان شاءالله چې هغه ورځ د دې مسئلې د حل ورځ ده۔ عجیبه غوندې خبره ده، زما سیکورتي فورسز چې دی هغه هم شهیدان کیږی، مونږ ته که خلق دا خبره کوی چې ستاسو هم پینځه کاله حکومت وو، آؤ پینځه کاله زمونږ حکومت وو خونن د دا خبره خلق نه هیروی چې

مونڙن دن دلته په حكومت كښې نه يو او هغه ظالمان بيا هم دا خبره كوي چې نيشناليان نه پرېږدو، ما ته پته ده چې دا تقريرونه چې دي دا فيس بك ته هم خيڙي او دا هر څائے ته خيڙي، زه نن هم هغې ظالمانو ته دا خبره كوم چې كه پرون مونږ په حكومت كښې وو، هم د دې وطن خلق وو، نن كه مونږ په اپوزيشن كښې يو، هم د دې وطن خلق يو، دا خاوره دا پرون هم زمونږه مور وه او دا خاوره نن هم زمونږه مور ده، دا وطن پرون هم زمونږه مور وو او دا وطن نن هم زمونږه مور ده، ان شاء الله په جار وايو چې دا دهشت گرد، دا قاتلان، دا اجرتي قاتلان چې هغه د پښتنو متل ده، وائي سپي چې ليونے شي، ده سپي به غټ لوړ راخلي، د غټ لوړ نه علاوه د دې مسئلې علاج چې ده سپيكر صاحب! دا نشته ده. زه به د حكومت نه خواهش كوم او دا به ترينه گزارش هم كوم چې نن ما ته هم خپل ډي سي او ميسج كوي چې كشر بابك صاحب او مشر بابك صاحب د دكوره نه رااوځي او نن ظاهره خبره ده تاسو ته به هم داميسجونه كيږي، اخر دا ولې؟ پينځويشت كاله پس به هم د دې، د دې رياست عوام دا تپوس كوي چې په شانگله كښې څوك دي، په بونير كښې څوك دي، په سوات كښې او په صوابي كښې څوك دي؟ اے د الله بنديگانو! ولې دا د دې ادارو ذمه واري نه ده چې دا په گوته كړي، دا په ډاگه كړي او زه نن په جار باندي په دې هاؤس كښې د مركزي حكومت نه هم دا مطالبه كوم چې نور د مذاكراتو په نامه باندي او نور د مذاكراتو په ډرامه باندي دا قوم چې ده، دا قوم د نه دهوكه كوي. دا پښتنو گناه كومه كړې ده، آيا د پښتنو دا وطن چې ده، د پښتنو دا خاوره چې ده، زمونږه گناه دا ده چې مونږ د هغې ظالمانو خلاف خبره كوؤ او د دې وطن د دې پاكستان نور خلق به ورسره ملاؤ وي هلته به څه نه كوي او زما بچي به وژني، زما مشران به وژني، زمونږ رائے به تقسيميږي او په دې وطن باندي به د هغوي راج وي، دې خبرې ته نور سپيكر صاحب! تيار نه يو او زه بخښنه هم غواړم چې ما وخت ډير واخستو سپيكر صاحب! خودا ضرور وايم.-----

جناب سپيكر: نه ډير بڼه وخت د واخستواو ډيره پورا خبره د وكره او خپل زور چې كوم غير حاضر وي نو د هغې حق د هم ادا كړو.



جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! ما تہ پتہ دہ، شاہ فرمان صاحب ماتہ ہم بریت تاوہی، زما بہ ورتہ دا گزارش وی چہی دا ٲولو صوبہ دہ، ان شاء اللہ، ان شاء اللہ بریت بہ یو بل تہ نہ تاوؤ کہ خیروی خو دا ضرور وایم، دا ضرور وایم چہی ناستہ پکار دہ او پهل تاسو لہ پکار دہ، پهل حکومت نہ پکار دہ، بہ دیکبہی ہیخ داسی خہ خبرہ نشتہ او سپیکر صاحب! یوہ خبرہ بہ بلہ وکرم، دا وخت تیریری، دا وخت روان دہ، کہ چرہی دہی موجودہ صوبائی حکومت پہ ذہن کبہی دا خبرہ وی چہی یرہ مونر بہ دہی خلقتہ دا خبرہ کوؤ چہی یرہ دا خود مرکزی حکومت مسئلہ دہ او خان بہ ترہی نہ شاتہ شاتہ کوؤ، پریردی ہیخوک ہم نہ، نہ ما پریردی سپیکر صاحب! او نہ تاسو پریردی او نہ دا وزیران صاحبان پریردی، دوئ ہیخوک نہ پریردی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڊیرہ شکریہ جی۔

جناب سردار حسین: ہیخوک نہ پریردی، بنہ خبرہ دا دہ، غورہ خبرہ دا دہ چہی صوبائی حکومت چہی دہ، ہغہ د پہ دہی صوبہ کبہی د ٲولو سیاسی گوندونو د مشرانو د ٲولو مشرانو یو جرگہ د را او غواړی، زمونر نہ چہی خومرہ کیدہ شی، د دہی وطن پہ خاطر بانڈی، پہ دہی وطن کبہی د امن پہ خاطر بانڈی ان شاء اللہ مونر حکومت لہ دا ډاډ گیرنہ ورکوؤ چہی پہ دہی حکومت کبہی بہ درسہ مونرہ برغ ولاړ یو او یریری ما، یرہ پہ دنیا کبہی ډیر ناکارہ شہ دہ، یرہ سپیکر صاحب، سپیکر صاحب! ما تہ پتہ دہ تاسو ئہ ہم لږ لږ سائډ اخلی، ما تہ دا حکومت لږ پریردہ، تاسو ئہ سائډ مہ اخلی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: نه Basically time دغه کوؤ او زما پہ خیال ستاسو مؤقف بنہ واضعہ شو، بنہ کلیئر شو، واضعہ مؤقف مو ورکړو۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! یرہ چہی دہ، یرہ، دا روزانہ مرگ دہ، چہی کوم خلق یریری ہغہ بہ روزانہ مری او چہی کوم خلق نہ یریری، د ہغوی د پارہ د ٲولو خلقو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ جی۔ شکریہ جی، تھینک یو۔ شاہ فرمان خان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکر یہ جناب سپیکر۔ اپوزیشن نے جس ایشو کے اوپر آج بحث کی، بڑی اچھی Proposals، خیالات بھی آئے، بائبک صاحب نے جو تقریر کی، اگر کسی کو نہ بھی پتہ ہو تو اس کی تقریر سے پتہ چلا ہے کہ وہ ابھی امریکہ سے پہنچے ہیں، کافی ادھر دن گزار کر آئے ہیں، تازہ تازہ ہیں اور ان کی تقریر میں بھی یہ ساری جھلک ہمیں نظر آئی ہے۔ (تالیاں) سب سے پہلے میں گورنمنٹ کے حوالے سے یہ کہہ دوں، پہلے ہمارے اوپر یہ الزام کہ ایک منسٹر اور دو ایم پی ایز شہید ہوئے اور یہ پھر بھی مذاکرات کی بات کرتے ہیں اور اب ہمارے اوپر یہ الزام ہے کہ مک مکا ہے تو میں یہ خاص کر اے این پی کے بھائیوں سے جاننا چاہتا ہوں کہ وہ الزام ایک لگائیں، یا تو کہیں کہ مک مکا ہے اور یا کہیں کہ ان کے بھی بندے شہید ہو گئے ہیں اور یہ خاموش ہیں۔ امن سب چاہتے ہیں جناب سپیکر، اس صوبے کے اندر تمام پولیٹیکل پارٹیز، ساری قوتیں امن چاہتی ہیں، فرق کیا ہے؟ فرق یہ ہے کہ پولیٹیکل سوچ یہ ہے کہ امن کیسے حاصل کریں گے؟ کسی کی ایک سوچ ہے، کسی کی دوسری سوچ ہے، کسی کی تیسری سوچ ہے، اس Objective کے اوپر کوئی اعتراض نہیں ہے، سب ایک ہیں کہ امن ہو لیکن اس کے اوپر Differences ہیں کہ امن کیسے آئے گا؟ پاکستان تحریک انصاف کا جو Stand ہے، جو آج ہے، وہ آج کا نہیں ہے، وہ حکومت میں آنے کے بعد کا نہیں ہے اور یہ جو Wave تھا، ہشتنگردی کا، یہ 2001 میں شروع نہیں ہوا تھا کہ ریکارڈ کے اوپر ہیں وہ سارے بیانات ہمارے چیئرمین کے اور ہماری پارٹی کے کہ جن Steps کی ہم نے مخالفت کی تھی کہ وہ نہ لیے جائیں جس کے نتیجے میں یہ حالات بنیں گے، آج سے دس سال پہلے جو ہمارا Point of view تھا، چاہیے تو یہی تھا کہ یہ بات تسلیم کی جائے کہ جب یہ Policies implement ہو رہی تھیں اور ہمارا جو Point of view تھا اس کے اوپر جو آج کے حالات ہیں، کہ دس سال سے دو گورنمنٹس نے جنگ لڑی ہے، جب امریکہ نے افغانستان کے اندر Strike کیا اور ہمارے ایم ایم اے کے بھائی یہاں موجود ہیں، تو الیکشن 2002 کے ریزلٹ سے پتہ چلا کہ لوگ کیا سوچتے ہیں؟ پولیس کی بات کی میں یہ کہہ دوں کہ آج اس حکومت کا کوئی وزیر، کوئی مشیر ایک ایس ایچ او کو تبدیل نہیں کر سکتا، آئیڈیل سٹیجیشن ہے۔ اچھا میں اب جو کل کا واقعہ ہوا ہے، اس سے پہلے اے پی سی کے بعد تین دھماکے ہوئے پشاور کے اندر، جب سے تحریک انصاف کی حکومت آئی ہے، ایک اے پی سی کے بعد تین دھماکے ہوئے اور یہ جو کل کے دھماکے ہیں جناب سپیکر، بالکل ان دھماکوں کی نوعیت اور ان کے محرکات Different ہیں، اگر ہم بغیر سوچے سمجھے ہر چیز کو ایک ہی کارنر کے اوپر کہ جی یہ پولیس

کی غلطی ہے، یہ فلاں پارٹی کی غلطی ہے، یہ طالبان، ایسا نہیں ہے ہمیں Investigate کرنا ہوگا کہ جب بھی Peace process شروع ہو جاتا ہے، ایک تو ڈرون کی تو ہمیں بات سمجھ آ جاتی ہے، تیسری دفعہ کہ جب مذاکرات کی بات ہونے لگی تو حملہ ہو جاتا ہے، اس Peace process کو اگر آپ شروع سے دیکھیں، پچھلی گورنمنٹ کے آخری سال میں 2012 میں طالبان کی طرف سے یہ ڈیمانڈ ہے کہ ہم مذاکرات کرنے کو تیار ہیں لیکن تین شخصیات کے نام لیے گئے کہ وہ ہمیں گارنٹی دیں۔ اب اس سے ایک بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان کو یقین نہیں ہے کہ گورنمنٹ کے پاس مذاکرات کا اختیار ہے کہ نہیں؟ دوسری دفعہ جب وہ مذاکرات کیلئے تیار ہوئے تو ایک ہی شرط لگائی گئی کہ ڈرون حملہ بند کئے جائیں اور ہم نے، (یعنی) اس قوم نے فیصلہ کیا، ساری پولیٹیکل پارٹیز نے اور فیڈرل گورنمنٹ نے بھی امریکہ سے یہ درخواست کی کہ امن کی خاطر آپ ڈرون بند کر دیں لیکن ایک ڈرون ہو امن کے اوپر جس کی وجہ سے ایک ہمانہ ہی سہی، ایک ہمانہ ہی سہی مل تو گیا، اب جو ہم حالات دیکھ رہے ہیں، میں اس ہاؤس سے پوچھتا ہوں کہ اگر مذاکرات شروع ہو جاتے ہیں تو کیا ہم میں سے کوئی پولیٹیکل پارٹی، فیڈرل گورنمنٹ، کوئی پراونشل گورنمنٹ یہ گارنٹی کر سکتی ہے کہ ڈرون نہیں ہوگا، اس جرگے پہ ڈرون نہیں ہوگا؟ اس جگہ پہ ڈرون نہیں ہوگا؟ یہ حکومت بہت Seriously، کل جناب غلام احمد بلور صاحب کا بیان آیا کہ ہمارے دور میں چرچ اور مساجد کے اوپر حملے نہیں ہوئے ہیں، میں اتفاق کرتا ہوں، میں اتفاق کرتا ہوں کہ ان کے دور میں دھماکے نہیں ہوئے چرچ اور مساجد کے اوپر، اس لئے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دھماکے بالکل مختلف نوعیت کے ہیں، اس کے محرکات مختلف ہیں، اس کے Objectives مختلف ہیں اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس کا پتہ چلائے۔ جو دس سال جنگ لڑی گئی، اگر پانچ فیصد بھی دہشتگردی کے اندر کوئی کمی آئی ہو تو ہم Status quo maintain رکھتے ہیں، چاہے جتنی بھی تباہی ہو، ہم جاری رکھتے ہیں لیکن اگر Objective امن ہے جناب سپیکر، اگر ہم امن چاہتے ہیں اور جو پالیسی پچھلے دس سال کی تھی، اس کی وجہ سے بد امنی بڑھتی جا رہی ہے تو ہمارے پاس کیا Option ہے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ جو مذاکرات کا Option ہے، وہ ابھی Exercise نہیں ہو سکتا۔ Trust deficit ہے، ہم گارنٹی ہی نہیں کر سکتے کہ مذاکرات ہونگے تو کون Interfere کریگا، کس قسم کے واقعات ہونگے؟ تو یہ Option اپنی جگہ پر موجود ہے۔ جب تک Sincerity کے ساتھ یہ مذاکرات نہ ہوں، جنگ کا نتیجہ ہم نے دیکھ لیا اور لوگ امن چاہتے ہیں۔ میں جناب بابک صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہمارے دو ایم پی ایز شہید ہوئے، ہمارا

منسٹر شہید ہو اور اسی سیشن کے دوران جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا کہ پروٹوکول بھی نہیں ہے اور سیکورٹی بھی نہیں ہے اور ہمارا کوئی منسٹر، کوئی ایڈوائزر سیکورٹی بھی نہیں لیتا اس کے باوجود بغیر گارڈز کے بھی ہم پھرتے ہیں اور مجھے بابک صاحب یہ بتائیں کہ اس حکومت کا کوئی ایک وزیر، کوئی ایک ایم پی اے جس کا تعلق چاہے بنوں سے ہو، چاہے ڈی آئی خان سے ہو، چاہے سوات سے ہو، چاہے پشاور ویلی سے ہو، وہ یا تو اپنے علاقے میں نہیں جاتا یا سیکورٹی کے ساتھ جاتا ہے یا کہیں امریکہ، لندن بھاگ گیا ہے تو پھر ہم قبول کر لیں گے کہ ہم ڈرتے ہیں اور اگر اس پالیسی پر عمل پیرا ہیں کہ مذاکرات ہونے چاہئیں تو یہ آج کی بات تو نہیں ہے، یہ حکومت میں آنے کے بعد کی بات تو نہیں ہے، یہ تو وہی Stand ہے جس کے اوپر اے پی سی نے Agree کیا ہے اور آپ اس ریزولوشن کا حصہ رہے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ مذاکرات کا Option بھی Exhausted نہیں ہے۔ اگر آپ کو کہیں اس حکومت کے اندر کوئی ڈر نظر آتا ہو اور عجیب سی بات یہ ہے کہ دنیا کی واحد سپر پاور امریکہ کے خلاف تو پاکستان تحریک انصاف کھڑی ہو سکتی ہے لیکن اس کے باوجود بھی ہم ڈر پوک ہیں، یہ بات ہماری سمجھ سے باہر ہے کہ ہم کس چیز سے ڈرتے ہیں؟ اتحادی ہمارے ساتھ بالکل ایسے کھڑے ہیں، اس کے اوپر میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، ہم اکٹھے ہیں اس ایشوپر، اب امن کی طرف جو سفر ہے، اپوزیشن کے بہت سارے ممبران نے، میں نلوٹھا صاحب کے اور نگہت اور کرنی صاحبہ کے اور میں انیہہ زیب صاحبہ کے پوائنٹ سے بھی Agree کرتا ہوں کہ پتہ تو چلائیں کہ یہ کیوں ہو رہا ہے؟ پہلے تو ایسے نہیں تھا لیکن اگر آپ کو یاد ہو، اگر چہ پی ٹی آئی کے بہت سارے ایم پی ایز بہت Young ہیں لیکن ہمارے Seasoned politicians یہاں اپوزیشن کے اندر موجود ہیں، ان کو پتہ ہے کہ جب 80 کی دہائی میں سی آئی اے، ہماری سیکورٹی ایجنسیز، آرمی، ساری پولیٹیکل پارٹیز ایک Page کے اوپر تھے تو تب بھی ہم بسوں کے اندر، لاری اڈوں کے اندر، Public places کے اندر دھماکے نہیں رکوا سکے اور ان سینکڑوں دھماکوں میں سے مجھے اگر بابک صاحب On record ایک کا بتائیں کہ اے این پی نے Condemn کیا ہو تو میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں، وہ بھی پشتون بلد تھا، وہ بھی اس ایریا کا خون تھا، جب امن کی اور خون کی بات ہو تو وہ بھی کسی اور کا خون نہیں تھا اور میں پھر سے کہتا ہوں کہ یہ ان دھماکوں کا تسلسل ہے کہ اس ایریا کو Destabilize کیا جائے، لہذا ہم اپنے موقف کے اوپر بھی کھڑے ہیں، اپنی سوچ کے اوپر بھی کھڑے ہیں اور ہمارے اتحادی بھی ہمارے ساتھ ہیں کہ ہم اس کا پتہ چلائینگے۔ حکومت کے اوپر بڑی Responsibility ہوتی ہے، ہم Careless statement بھی نہیں

دے سکتے اور وہ رویہ بھی نہیں اپنا سکتے اور اگر کوئی یہ حرکات اس لئے کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ ایک Opinion بن جائے، تحریک انصاف اور اس کی اتحادی حکومت کے خلاف لوگ کھڑے ہو جائیں کہ وہ مذاکرات کی بات کر رہے ہیں اور وہ اس سے پیچھے ہٹ جائیں، جناب سپیکر! یہ حکومت کھڑی ہے کیونکہ دس سالہ تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ مذاکرات واحد حل ہیں۔ میں اپوزیشن کے ممبرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ اس بات پر متفق ہیں کہ جو فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے، وہ ہمارے ساتھ Share کریں، وہ پوری کریں اور پرسوں جو اپوزیشن نے ریزولوشن موڈ کروائی، بائک صاحب نہیں تھے، یہی بات انہوں نے کی کہ ہمیں Interior Minister یہ بتادیں کہ بات نکلی ہے تو کہاں تک پہنچی کیونکہ ہم Pay کر رہے ہیں۔ صوبائی حکومت ہر قسم کی سپورٹ دینے کو تیار ہے، ہر قسم کی ذمہ داری لینے کو تیار ہے، وہ مذاکرات کرنا چاہتے ہیں ہمارے اوپر کوئی بوجھ ڈالنا چاہتے ہیں، اس کیلئے تیار ہیں ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ امیر مقام صاحب کے اوپر حملہ ہوا ان کی بھی یہ Statement ہے کہ میرے اوپر حملہ ہوا لیکن میں اب بھی مذاکرات کا حامی ہوں کیونکہ دس سال کا تجربہ ان کے بھی سامنے تھا۔ چوہدری نثار صاحب نے بھی کہا ہے کہ اب بھی ہم مذاکرات کرنا چاہتے ہیں کیونکہ جو دس سال پہلے تحریک انصاف نے بات کی، وہی ثابت ہو رہی ہے۔ اگر امن کیلئے، جو کہ سب متفق ہیں کہ امن چاہتے ہیں، اگر امن کیلئے جنگ کا راستہ مفید ہے تو آج ہاؤس میں اگر میجاریٹی لوگ یہ کہتے ہیں کہ امن کا راستہ جنگ کے Through حاصل کریں گے تو آپ بتادیں، اس کے اوپر ہم پالیسی بنائیں گے لیکن جب تک خلوص دل کے ساتھ مذاکرات کا Option ہم Exercise نہ کریں، ہم اپنی پالیسی کے اوپر عمل پیرا ہیں جناب سپیکر، اور انشاء اللہ جو لوگ یہ کوشش کر رہے ہیں کہ عوام کے Opinion کو Change کر دیں اور ایسی جگہ پر دھماکے کرائیں جہاں پر تحریک انصاف اور اسکی اتحادی حکومت اور مرکزی حکومت کی بھی بات کر رہا ہوں، اور صرف ایک پارٹی کی بات نہیں کر رہا ہوں، کوئی ایک، دو کے علاوہ ساری پولیٹیکل پارٹیز کی میں بات کر رہا ہوں، اے پی سی کی میں بات کر رہا ہوں کہ جو مذاکرات کے اوپر متفق ہوئی تھیں، یہ مذاکرات کو سبوتاژ کیا ہے امریکہ نے، یہ مذاکرات کو سبوتاژ کیا ہے ڈرون نے، اس کے اوپر بھی پوری قوم متفق ہے ان شاء اللہ ہم یہ Option exercise کریں گے۔ جناب سپیکر، میں صرف آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ دھماکے، وہ خوفناک دھماکے جو پچھلی گورنمنٹ کے دور میں ہوئے تھے، وہ بالکل Different تھے، یہ بالکل Different ہیں اور حکومت اپنی ذمہ داری سے بھی باخبر ہے۔ میں نے یہ بیان بھی طالبان کا پڑھا ہے کہ ہمارے اوپر سب سے

زیادہ حملے خیبر پختونخوا کے اندر ہوتے ہیں، پولیس بالکل آزاد ہے، ہم جو ہماری ذمہ داری ہے اس کے اوپر کھڑے ہیں، جو ہماری سوچ ہے اس کے اوپر کھڑے ہیں اور جو دس سالہ تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ جو بات ہم پہلے سال کر چکے تھے، وہی اس کا حل ہے، ان شاء اللہ نیک نیتی کے ساتھ اس کے اوپر عمل کریں گے۔  
شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سلیم خان صاحب، سلیم خان صاحب۔

جناب سلیم خان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے کچھ دن پہلے بھی ایک توجہ دلاؤ نوٹس یہاں پہ پیش کیا تھا۔ سر، ضلع چترال کا جو مسئلہ ہے، آپ کو بھی بخوبی علم ہے اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سلیم صاحب! میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس Topic پہ بولیں، اپنی پارٹی کی نمائندگی کریں اس ایشو پہ، اگر نگہت اور کزئی نے بات کی ہے اور آپ اس کو سمجھتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سلیم خان: صحیح سر، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے اسی پہ بولوں گا۔

جناب سپیکر: بس چونکہ اس کے بعد شوکت صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! ایک دو منٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، یہ سلیم صاحب کہہ دیں اس کے بعد شوکت صاحب۔

جناب سلیم خان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جو اس وقت Topic زیر بحث ہے، کل کا جو واقعہ ہوا

تھا تبلیغی مرکز میں، اس کی میں اپنی جانب سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے مکمل مذمت کرتا ہوں اور یقیناً

یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے اس صوبے کیلئے بلکہ اس ملک کیلئے کہ دھماکوں کے جو سلسلے ہیں، یہ ختم نہیں ہو رہے

ہیں اور تبلیغی مرکز میں جو ہوا یا چرچ میں دھماکے ہوئے یا مساجد میں ہوئے یا سکولوں میں ہو رہے ہیں،

آخر وہی بے گناہ لوگ مرتے ہیں، شہید ہوتے ہیں، اس صوبے کے عوام ہیں اور یہ حکومت کی ذمہ داری

ہے کہ امن وامان کا جو مسئلہ ہے اس وقت صوبے کے اندر بلکہ ملک کے اندر اس کو بحال کرے مگر سمجھ

نہیں آرہی کہ جب بھی دھماکے ہوتے ہیں، کبھی بھی کوئی اس کی رپورٹ 'کسپلیٹ' رپورٹ ہمیں اس

اسمبلی کے فلور پر نہیں پیش کی گئی۔ جس طرح نگہت بی بی نے پچھلے دنوں یہاں پہ ایک ریزولوشن لائی تھی،

ہم سب چاہتے ہیں کہ ہمیں فیڈرل گورنمنٹ اس کے اوپر مکمل بریف کرے اور اپنا لائحہ عمل ہمیں

بتا دے۔ حالانکہ اس کے اوپر اے پی سی بھی ہو چکی ہے اور یہاں پہ تمام پارٹیز نے اپنی رائے دیدی مگر مسئلہ

وہی ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے اور یہ سلسلہ ختم ہونے والا نہیں ہے اور میرے محترم شاہ فرمان صاحب نے

جو یہاں پہ حکومت کی نمائندگی کی، یقیناً حکومت کو شش تو کر رہی ہے مگر ناکام ہے اور آگے بھی ہمیں کوئی اس کا کیسز کٹ واضح لائحہ عمل نظر نہیں آ رہا ہے اور جو مرکز کا کام تھا، وہ بھی ابھی تک ادھورا رہ چکا ہے تو آخر اس مسئلے کا حل کیا ہوگا؟ جناب سپیکر، اس کیلئے مرکز اور صوبے کو مل بیٹھ کر کوئی حل تلاش کرنا ہے۔ اگر کوئی مذاکرات سے امن آتا ہے، بیشک وہ ہونے چاہئیں، یہ کیوں نہیں ہوتے؟ اگر مذاکرات سے امن کا سلسلہ جو ہے، یہ بحال نہیں ہوتا تو اس کا جو دوسرا راستہ ہے، وہ اختیار کیا جائے۔ تو یہ بے گناہ لوگ جو ہمارے صوبے کے ہیں، یہ کب تک اس طرح بے گناہ مرتے رہیں گے اور شہید ہوتے رہیں گے؟ اور ہم یہاں پہ مذمت کرتے رہیں گے تو اس کا کوئی حل میرے خیال میں نہیں ہے تو Concrete solution چاہیے حکومت کو اس حوالے سے، اور اس ہاؤس کو بھی اس حوالے سے اعتماد میں لیا جائے کہ جو حکومت یہاں پہ اقدامات کرنا چاہتی ہے، وہ Clearly اس کیلئے کوئی پالیسی دیدے تاکہ صوبے میں جلد امن

آجائے اور یہاں کے لوگ سکون سے رہ سکیں۔ Thank you so much۔

جناب سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: پھر بعد میں یہ ہمیں جواب دیدیں۔

جناب سپیکر: اچھا جی، منور صاحب بات کریں۔ شوکت اس کے بعد، شوکت صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ سردار بابک صاحب کی بھی تقریر سنی، جناب شاہ فرمان صاحب نے بھی تقریر کی اور یہ سر، اگر ہم کمرے میں بیٹھے ہیں تو ٹی وی پہ بھی یہی اس قسم کے ڈائلاگز ہم سن رہے ہیں، کوئی صوبے کو Blame کر رہا ہے، ہم مرکز کو Blame کر رہے ہیں اور یہ عوام Confused ہیں کہ آخر یہ کیا ہو رہا ہے؟ ہر طرف سے یہ بیان آرہے ہیں کہ ہم امن چاہتے ہیں، ہم ڈائلاگ چاہتے ہیں، بلکہ جب یہ بیان دیتے ہیں تو آپس میں جیسے آپ لوگ دیکھ رہے ہیں اور ہم تماشاہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ یہاں پہ ڈائلاگز نہیں ہو رہے ہیں سر، صرف سیاست ہو رہی ہے اور خدا کیلئے اس صوبے پہ، اس ملک پہ یہ سیاسی پارٹیاں رحم کریں، اگر واقعی آپ لوگ Sincere ہیں کہ ڈائلاگز ہونے چاہئیں تو میرے خیال میں اس میں کوئی ایسی رکاوٹ نہیں ہے۔ میں شاہ فرمان خان سے یہی پوچھتا ہوں کہ آپ کو کس نے منع کیا ہے کہ آپ ڈائلاگ نہ کریں؟ ساری تکالیف اس صوبے کے لوگ Face کر رہے ہیں اور آپ اپنی نظریں اور خیرات مرکز سے مانگ رہے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ ڈائلاگ میں مدد کریں۔ سوات میں جو ڈائلاگز بھی ہو گئے تھے، کم از کم اپنے صوبے کے، جس صوبے نے آپ کو مینڈیٹ دیا ہوا

ہے جاؤ ان لوگوں سے مذاکرات کرو، لوگوں کو بتاؤ، ان لوگوں کا پیغام لے آؤ اس صوبے کے لوگوں کو تاکہ یہ یہاں کی جو عوام ہیں، اس صوبے کی عوام ہیں، ان کو بھی کم از کم یہ پتہ چلے کہ واقعی تحریک انصاف والوں نے اپنا کام کیا، ان لوگوں سے بات کی اور ان کی جو شرائط ہیں، ان کو تو سامنے لے آئیں نا۔ یہ عوام آج جس پوزیشن پہ کھڑی ہے اور ہم اور آپ لوگ صرف سیاست کر رہے ہیں اور یہ جو دھماکے ہو رہے ہیں، ہم اس کے قابل ہیں، شاہ فرمان کہہ رہے ہیں کہ تبلیغی مرکز میں جو دھماکہ ہوا ہے، میرا بھی یہ ایمان ہے کہ کوئی مسلمان اس قسم کے دھماکے تبلیغی مرکز میں نہیں کر سکتا لیکن مرتور ہے ہیں ساری عوام اور جب بھی ٹی وی پہ ہم دیکھتے ہیں، ایک طرف تحریک انصاف والے ہوتے ہیں، دوسری طرف پی ایم ایل این والے ہوتے ہیں اور عوام کو انہوں نے پریشان کیا ہوا ہے، میں فلور پہ ان سب پارٹیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ خدا کیلئے سیاست بند کرو، یہ کون مر رہے ہیں؟ آپ لوگوں کو اس صوبے کے لوگوں نے مینڈیٹ دیا ہوا ہے۔ ہم اسمبلی میں یہ بیٹھے تمام ممبران آپ کی پشت پہ کھڑے ہیں، ہم کیوں مرکز سے مدد کی اپیل کریں؟ ہم خود ڈائلاگ کیوں نہیں کرتے؟ آپ کو کس نے منع کیا ہوا ہے کہ آپ ان لوگوں سے مذاکرات نہ کریں؟ یہ صوبے کے نمائندے آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، جاؤ آپ ان کے ساتھ مذاکرات کرو لیکن خدا کیلئے یہ ڈائلاگ، یہ اے این پی اور تحریک انصاف اور یہ نون اور یہ جتنی پارٹیاں ہیں، خدا را! یہ باقی یہ بند کریں۔ یہی میرا پیغام ہے، یہی میری ان سب سے ریکویسٹ ہے کہ اس قسم کے ڈائلاگز خدا کیلئے بند کریں اور عوام کو مزید پریشان نہ کریں۔ تھینک یو، سر۔

**جناب سپیکر:** جناب شوکت یوسفزئی صاحب!

**جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت):** جناب سپیکر! میں تو صرف مختصر سی بات کروں گا۔ چونکہ انیسہ زیب صاحبہ چلی گئی ہیں، میرے خیال سے انہوں نے کہا تھا کہ زخمیوں کا بہترین علاج ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ میں یقین دلاتا ہوں کہ جو زخمی ہیں، ان کا بہترین علاج ہوگا۔ مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے جناب سپیکر! کہ اتنے اہم ایٹھوپہ ہم ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے رہے، دو گھنٹے ضائع ہوئے ہیں اس اسمبلی کے، صرف ہم ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں آج، کل اگر یہ بات منور خان صاحب کہتے تو اچھا لگتا لیکن اب تو خود حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں وہاں پہ مرکز میں، اور یہ اب ان کو پتہ ہے کہ اگر صوبائی حکومت مذاکرات کرتی ہے تو اس کی کیا اہمیت بنتی ہے؟ آپ کی پالیسیاں کون بناتا ہے؟ آپ کی خارجہ پالیسی ہم بنا سکتے ہیں؟ یا جو پالیسی امریکہ کی حمایت کی ہے، کیا وہ ہم کر سکتے ہیں؟ تو یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جناب



سپیکر! کہ یہ اس سے جان چھڑانے والی بات ہے، یہاں پہ سکورنگ نہ کی جائے، یہ اتنا بڑا افسوسناک واقعہ ہوا ہے جس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں اور یہ Innocent لوگ تھے تبلیغی حضرات، مسجد میں حملہ مسلمان اور پاکستانی تو نہیں کر سکتا، اس میں کئی قوتیں ملوث ہیں اور یہ جو دہشتگردی کا Hub بنا ہے خیبر پختونخوا، یہ چھ مہینوں میں نہیں بنا ہے، یہ دس گیارہ سالوں سے جو پالیسیاں اپنائی گئیں جس کا ذکر، بتایا گیا کہ جی اوور شپ ہم نے لی ہے، اوور شپ سب کو پتہ ہے کہ \* + + + + + اعظم ہوتی صاحب نے کیا کہا؟ تو یہ ساری چیزیں، کسی کو اس طرح نہ Blame کیا جائے۔ لوگوں کو (مداخلت) ہم نے، ہم نے، یہ دھماکے پہلے بھی ہوئے ہیں لیکن اقدامات ہم نے کئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: آپ سے پہلے بھی تقریریں ہوئی ہیں، شاہ فرمان نے بھی تقریر کی ہے لیکن آپ ماحول کو خراب کر رہے ہیں، ہم اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں اور اس قسم کے غیر پارلیمانی الفاظ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب شوکت صاحب!

وزیر صحت: جی پلیز، آپ بیٹھ، آپ سن لیں نا۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

وزیر صحت: آپ کو میری باتیں تلخ لگتی ہیں نا، میں سچ بولتا ہوں، میں سچ بولتا ہوں نا۔ سچ بولنے کی آپ کو کیوں تکلیف ہو رہی ہے؟ آپ سنیں نا، میں نے بھی آپ کی باتیں سنی ہیں۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، شوکت صاحب، شوکت صاحب۔

وزیر صحت: یہ سارے لوگوں نے سنی ہیں آپ کی باتیں۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دھماکے پہلے بھی ہوئے لیکن مجھے یہ بتایا جائے کہ اس صوبے کی پولیس کو تربیت دینے کیلئے دس سالوں میں کونسے اقدامات کئے گئے؟ یہ جو اوور شپ کی بات کی جا رہی ہے، مجھے بتایا جائے نا کہ صوبے میں دہشتگردی کو کنٹرول کرنے کیلئے اپنے اقدامات بتائیں؟ یہ تو نہیں ہے کہ ٹی وی پر آکر میں لوگوں کو لٹکادوں، اس کی تو \* + + کی گئی ہے، سب کو پتہ ہے لیکن یہ جو ہم نے کیا ہے، ہاں، میں آپ کو بتاتا ہوں، ہم نے پروفیشنل آئی جی پی کو لگایا

\* حکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

ہے، کوئی اس پر انگلی نہیں اٹھا سکتا، جس طرح شاہ فرمان صاحب نے کہا ہم نے پولیس میں سیاسی مداخلت ختم کی، یہ سارے اقدامات ہیں، ہم نے انٹیلی جنس اداروں کو بنایا، ہم اس صوبے کیلئے انسداد دہشت گردی فورس بنا رہے ہیں جناب سپیکر، یہ نہیں کہ ہم کچھ کر نہیں رہے ہیں، سب کو پتہ ہے لیکن جو ہمیں طعنے دیئے جا رہے ہیں خود کش حملوں کے، دھماکوں کے، یہ تو پالیسیوں کا تسلسل ہے، پالیسیاں آپ نے وہی رکھی ہیں۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر! ان سے کہہ دیں کہ چیئر کو مخاطب کریں، ہماری طرف کیوں منہ کر کے بول رہے ہیں؟

وزیر صحت: یہ آپ سنیں، پلیزیار، تا تہ خہ تکلیف دے؟ آپ کو کوئی تکلیف ہو رہی ہے؟  
جناب سپیکر: نہیں چیئر، آپ اس طرح نہیں چیئر کو آپ ایڈریس کریں، آپ چیئر کو ایڈریس کریں، نہیں چیئر کو ایڈریس کریں۔

وزیر صحت: آپ کو تکلیف ہو رہی ہے کیونکہ وفاقی حکومت میں جو شامل ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ چیئر کو ایڈریس کریں، آپ چیئر کو ایڈریس کریں، پلیز۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ جو بات کر رہے ہیں کہ جی، کنفیوژن۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ چیئر کو ایڈریس کریں، آپ چیئر کو ایڈریس کریں، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: تہ اخوا گورہ تقریر گوہ، زمونر پہ شکل کنبہی تا خہ لیدلی دی؟

جناب سپیکر: آپ چیئر کو ایڈریس کریں۔

وزیر صحت: میری باتوں سے پتہ نہیں کیوں تکلیف ہوتی ہے، میں تو سچ بولتا ہوں، آپ کو کس بات پہ۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، شوکت صاحب، شوکت صاحب، آپ چیئر کو ایڈریس کریں، آپ چیئر کو

ایڈریس کریں، مہربانی کر کے آپ چیئر کو ایڈریس کریں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں Sincerity۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں اور شور)

وزیر صحت: یہ اتنا سیریس ایشو ہے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، وائنڈ اپ کرتے ہیں جی، ایک منٹ۔

وزیر صحت: اتنا سیر لیس ہے اور سیر لیس ایشو کو لیکر اس طرح کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایک بات بتاؤں گی۔

وزیر صحت: ہم نے دو گھنٹے ان کی تقریریں سنی ہیں، دو گھنٹے تقریریں سنی ہیں، آپ سنیں تو سنی نا۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب! نہیں، ایک ترتیب ہی ہے۔

وزیر صحت: دو گھنٹے ہم نے سنا ہے، اپنے اندر ہمت ڈالیں، ذرا سنیں۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب! آپ ایک مہربانی رکھیں (مداخلت) ایک منٹ، سردار صاحب بیٹھ جائیں، سردار صاحب بیٹھ جائیں۔ دیکھیں آپ چیئر کو ایڈریس کریں جو بھی ڈسکشن ہو آپ چیئر کی طرف دیکھیں، ڈائریکٹ نہ کریں، چیئر کو آپ ایڈریس کریں۔ ایک منٹ جی، بات ختم کر لیں پھر آپ کو دیتے ہیں۔ چیئر کو آپ ایڈریس کریں پلیز۔

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ دیکھیں یہ ہم پر الزام تراشی، کہ جی ہم Confused ہیں، ہماری کنفیوژن کہاں نظر آرہی ہے؟ ہم نے تو جب اے پی سی بلائی گئی مرکز میں، ہم نے ان کا ساتھ دیا لیکن میں ان پارٹیوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب وہ دستخط کرنے کے بعد ٹاک شو میں گئے، تو کیوں اس سے پیچھے ہٹ گئے کہ جی یہ مذاکرات تو ہو نہیں سکتے، جب ہو نہیں سکتے تو کیوں دستخط کئے وہاں پہ؟ لوگوں کو Confuse کیوں کر رہے ہیں؟ یہ کیوں اتنا زیادہ ظلم ہو رہا ہے؟ ہماری تو وہی پالیسی ہے، ہم نے تو، شاہ فرمان صاحب نے کہا ہے کہ الیکشن سے پہلے ہماری یہی پالیسی تھی، ہم نے کہا ہے کہ صوبے کو امن دیں گے اور امن کا راستہ ہمیں لگتا ہے جناب سپیکر! کہ مذاکرات ہیں، آج خدا کے فضل سے جو بھی مذاکرات سے ادھر ادھر ہوتے رہے، آج پوری قوم کا پریشہ ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ ان مذاکرات پہ ان کو آنا ہو گا اور میں یہ عرض کروں جناب سپیکر! کہ Sincerity کا مشورہ ہمیں کیوں دیا جا رہا ہے؟ ہمیں تو قوم نے ووٹ اسی پہ دیا ہے، ہم نے الیکشن سے پہلے اپنا منشور دیا تھا کہ جی ہم امن چاہتے ہیں، مذاکرات چاہتے ہیں، اسی پہ ووٹ ملا ہے۔ وہ لوگ ہمیں پتہ ہے جو آج اس حکومت کا حصہ بنے ہیں، جو Own کر رہے ہیں اس صوبے کو جناب سپیکر، تو ان کو بھی تو آگے آنا چاہیے، وفاقی حکومت میں شامل ہو رہے ہیں، انہی پہ تنقید کی جا رہی ہے، تو یہ تو مجھے عجیب سا ماحول لگ رہا ہے کہ ایک طرف آپ تنقید بھی کر رہے ہیں کہ ان کی پالیسیاں ٹھیک نہیں ہیں، دوسری طرف اقتدار کیلئے آپ ان کا ساتھ دے رہے ہیں، یہ کونسی پالیسی ہے جناب سپیکر! تو یہ چند ایک گزارشات تھیں میری، کچھ ان کو تلخ بھی لگی ہوں گی، میں معذرت چاہتا ہوں لیکن حقیقت ہمیشہ تلخ

ہوتی ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ جو بات میں نے کی جناب سپیکر! کہ اس صوبے میں کئی قوتیں، دس سالوں میں جو پالیسیاں اپنائی گئیں، بہت ساری قوتیں یہاں ملوث ہو گئیں جس کی وجہ سے آج ساری قوم کو Confuse کیا جا رہا ہے۔ تو میری یہ گزارش ہے۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: دوئی یونا کامہ حکومت دی، دا دوئی تسلیموی ولپی نہ، د دوئی نہ حکومت کیبری نہ او اولتہ الزام پہ اپوزیشن بانڈی لگوی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! آپ پرانے پارلیمنٹریں ہیں، آپ اصول کو جانتے ہیں، آپ پلیز، اگر اس طرح کوئی اسمبلی اجلاس چلتا ہے تو پھر نہیں چلتا، تو آپ کو اس کا خیال رکھنا چاہیے۔ شوکت صاحب، سب کو، میں، ایک منٹ، پلیز۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں نے کوئی گالی نہیں دی ہے، میں نے کوئی غلط بات نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر: میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں (مداخلت) مفتی صاحب، مفتی صاحب، میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں، ایک منٹ جی۔

وزیر صحت: میں نے کوئی غلط بات کی ہے؟ میں نے تو صرف آئینہ دکھایا ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، میں شوکت صاحب، ایک منٹ، ایک منٹ، آپ تھوڑا، آپ ہولڈ کریں، دیکھیں یہ ہماری اسمبلی روایات کی اسمبلی ہے، ہمارے ہاں جو پختون کلچر کی روایات ہیں اس کا خیال رکھتے ہوئے جو بھی بات ہو، آپ کا جو بھی موقف ہو لیکن اس کو ایسے انداز میں پیش کیا جائے کہ اس پہ تلخی نہ بڑھے۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں دونوں سائڈ سے، اپوزیشن اور حکومت دونوں سے کہ وہ اعتدال میں رہیں تو مہربانی ہوگی۔ تو آپ بات بھی کریں تو تھوڑے الفاظ اس کے ٹھیک ٹھاک ہونے چاہئیں۔

وزیر صحت: میں نے کوئی گالی نہیں دی ہے، کسی کو میں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور میں، میں ایک منٹ، یہ اسمبلی۔۔۔۔۔

وزیر صحت: میں صرف، میں صرف جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں، میں، معذرت کے ساتھ چاہتا ہوں میں معذرت کے ساتھ، میں، دیکھیں، ایک چیز، میں اپنی بات مکمل کروں پھر آپ بات کر لیں۔ میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ، میں، ایک منٹ جی۔

وزیر صحت: زما تقریر ختم شی نو بیا کوئی کنہ۔

جناب سپیکر: میں صرف، آپ مجھے بات کرنے دیں نا جی، پلیز، آپ مجھے بات کرنے دیں۔ میں صرف وضاحت کرنا چاہتا ہوں، دیکھیں ہم نے اس اسمبلی کو چلانا ہے، سب کو برابر کا موقع ملے گا اور کسی کو احساس نہیں ہوگا، یہ آپ کی اسمبلی ہے لیکن ہمارے اپنے کلچر کے بھی کچھ Traditions، روایات ہیں، ان کو ہم کسی بھی صورت میں Bypass نہیں ہونے دیں گے، آپ اپنی بات مختصر کریں اور چونکہ اذان کا ٹائم ہونے والا ہے تاکہ ہم بات کو۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: دہ خو خیلہ خبری او کپری کنہ سپیکر صاحب! مونہر خو د دہ موقف و اوریدو۔

جناب سپیکر: آپ سے زیادہ نہیں کی ہیں۔

وزیر صحت: تہ لہر پریردہ کنہ۔

جناب سردار حسین: د دہ نہ مخکنہی شاہ فرمان خان خبری او کپری پہ ہغہ بانہی ما ہیخ ہم او نہ وئیل، ہغہ خو چہ کومہ خبری پارٹی پسی، دغہ پسی او کپری نو۔  
(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اچھا، اچھا، اچھا۔

جناب سردار حسین: دوئ تہ لہر او وایہ چہ دروایا تو خیال اوساتی۔

وزیر صحت: نو دا خو خہ د مقابلہ دغہ نہ دے، دا خو بیا پکار دہ چہ یومقابلہ خبرہ راشی بیا خوبہ مقابلہ کوئ۔

جناب سپیکر: اچھا شوکت صاحب! آپ، آپ چیئر کو۔۔۔۔۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی ہے، میں نے تو صرف اپنی پارٹی کی پالیسی بیان کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ چیئر کو ایڈریس کیا کریں نا، جی۔

وزیر صحت: میں نے صرف یہ کہا ہے کہ ماضی میں جو کچھ ہوا، ایک آئینہ دکھایا ہے، اب آئینہ دکھانے سے کوئی ناراض ہوتا ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟ (تالیاں) میں نے تو اور کچھ نہیں کیا ہے۔

میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جو آپ ہمیں ناکام کہتے ہیں، آپ کے دور میں دھماکے ہوئے، آپ نے صوبے کو، آپ کی اس صوبے کی کونسی پالیسی تھی؟ (مداخلت) میں تو یہ، ہم نے دو گھنٹے سے سنیں، بار

بارکتے رہے ہیں حکومت ناکام ہو گئی ہے، آپ مجھے بتائیں کیا ناکام ہو گیا ہے؟ ہم نے اس صوبے سے کرپشن ختم کی، ہم نے صوبے کو ادارے بنانے کیلئے دیئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شہرام، اب میں شوکت صاحب! ایک منٹ، شہرام خان بات کریں گے، اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔ شہرام صاحب آپ بات کر لیں۔

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! نلوٹھا صاحب! نلوٹھا صاحب سے میری ریکویسٹ ہے جی، جناب سپیکر، ایک تو یہ ہے کہ یہ ہاؤس ہم سب کا ہے، یہ صوبہ ہم سب کا ہے، یہ مسئلہ بھی ہم سب کا ہے اور یہاں پہ ہر بندہ اپنا Point of view دے سکتا ہے اور اس کو ایک بہتر طریقے سے انداز کیا جائے، بتایا جائے۔ ایک بات یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کا جو مسئلہ ہے، یہاں پہ بیٹھے جتنے بھی لوگ ہیں وہ سارے غمزدہ ہیں اور ان سب کو احساس ہے کہ امن کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں ہے، وہ جو ہم خواب دیکھتے ہیں، جو ہم سوچتے ہیں، جو ہم کرنا چاہتے ہیں Peace، امن حاصل کئے بغیر کوئی چیز بھی ممکن نہیں، تو اس کیلئے میں ریکویسٹ بھی اس پورے ہاؤس سے کروں گا کہ ایک ٹولائن کے اندر جس طرح آپ نے فرمایا، ایک دوسرے کا احترام بھی ضروری ہے، پوائنٹ سکورنگ پہ نہیں جاتے کیونکہ اس کیلئے دوسری اور جلسیں ہیں، یہاں پہ ہوتا رہتا ہے۔ یہاں پہ جب لوگوں نے ووٹ دیا ہے، آئے ہیں، بیٹھے ہیں، یہ اتنے سارے لوگ بھی آئے ہیں اور وہ اپنا ٹائم دے رہے ہیں تو ہمیں ایک Solution کی طرف جانا پڑے گا اور شاہ فرمان صاحب نے جس طرح کہا کہ ہر بندے کے پاس اپنا اپنا ایک پروگرام ہے، مقصد ایک ہے کہ امن حاصل ہو، جو کل ہوا، قابل مذمت ہے، جتنی مذمت کی جائے کم ہے، مطلب اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا اور یہاں پہ جتنے بھی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اس ہاؤس میں یا اس ہاؤس سے باہر، یہ پورے صوبے کی ترجمانی کرتے ہیں اور ان ساروں کو یہ احساس ہے کہ اس چیز کو روکا جائے، کس طرح روکا جائے؟ ہر بندہ، ہر پارٹی اپنا اپنا Opinion دیتی ہے، کسی کو غلط نہیں کہا جاسکتا لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ جو ماضی میں ہوا، ہم، ہر بندہ ایک موقف، ہر پارٹی ایک موقف رکھتی ہے، شاہ فرمان صاحب نے جس طرح کہا کہ ہم Peace process کو آگے لے جانے کی بات کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ جنگ تو ہم نے کر لی اور جنگ ہو بھی رہی ہے، یہ نہیں کہ نہیں ہو رہی لیکن اس کو اگر بات چیت کے ذریعے حل کیا جائے تو بہت بہتر ہو گا کیونکہ اگر آپ سو سال بھی لڑیں گے تو سو سال بعد بھی آپ ٹیبل پر آکر بیٹھیں گے اور وہ جتنا نقصان ہوا ہو گا، اس کا دونوں پھر، دونوں سائڈ سے بات ہوتی ہے۔ تو اگر دس، سو سال بعد یا بیس سال بعد یا

تیس سال بعد بیٹھ کر بات کی جاسکتی ہے تو میرے خیال سے اگر اب کی جائے تو نقصان آگے ہونے کا جو اندیشہ ہے، وہ کم ہوگا اور اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ بات چیت کا ذریعہ تیز کیا جائے۔ جس طرح اپوزیشن کی سائڈ سے ایک قرارداد پیش کی گئی، جس طرح حکومت نے، ساروں نے ملکر اس کو سپورٹ کیا کہ فیڈرل گورنمنٹ، Federal Interior Minister آئیں اور اس ہاؤس کو بریف کریں کہ کہاں پہ پر اہم ہے، تب ہی جا کر یہ بات اور آگے بڑھے گی اور اپوزیشن اور حکومت سارے ملکر، یہاں پہ تھوڑی دیر کیلئے اگر ہم بھول جائیں کہ کون اپوزیشن ہے کون حکومت ہے اور یہ ایک بات ذہن میں رکھیں کہ ہم سارے خیبر پختونخوا کے لوگ ہیں، ان کی نمائندگی کرتے ہیں اور انہی لوگوں نے ہمیں یہاں پہ بھیجا ہے، کسی کو زیادہ اکثریت، کسی کو کم لیکن مقصد جو ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں کی ترجمانی صحیح طریقے سے کی جائے، ان کے مستقبل کا صحیح فیصلہ کیا جائے اور ان کے مستقبل کو محفوظ کیا جائے، یہاں پہ ہم آئے ہیں اور کسی چیز کیلئے نہیں، باقی ساری چیزیں بعد میں آتی ہیں۔ تو پوائنٹ سکورنگ تقریریں یا اختلاف یہ لڑائی جھگڑے، یہ نہیں ہونے چاہئیں بلکہ ایشو پہ بات کرنی چاہیے اور ہمارا یہ موقف ہے کہ بات چیت کا جو عمل ہے، اس کو تیز کیا جائے اور ہمیں اس ہاؤس کو بتایا جائے۔ میں پھر سے Repeat کرتا ہوں جو قرارداد پاس ہوئی ہے کہ ہمیں بریف کیا جائے پورے ہاؤس کو کہ کلئیر ہو جائے کہ آیا بات چیت ہو رہی ہے، کہاں پہ ہو رہی ہے، کس کے ساتھ ہو رہی ہے؟ نہیں ہو رہی ہے تو کیوں نہیں ہو رہی ہے؟ اور آگے کا لائحہ عمل پھر سارے بیٹھ کر طے کریں کہ کہاں پہ کمزوری ہے؟ اس کو نظر میں لائیں اور اس کیلئے بات کی جائے۔ میں اپنی باقی تقریر ختم کرتا ہوں بہر حال میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہاؤس کا ماحول Calm رکھا جائے اور ایک دوسرے کا احترام دونوں سائڈ سے کیا جائے۔ یہ میری ریکویسٹ ہوگی سب سے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، آپ مجھے بھی موقع دیں گے کچھ، میں تو آپ کی تقریریں سنتا ہوں نا، تو میرا بھی تھوڑا آپ کو پتہ ہے، بہر حال میں صرف اتنا، جس طرح شہرام خان نے بتایا ہے کہ یہ ہمارا ایک گھر ہے، میں یہاں As a Custodian بیٹھا ہوں اور پورے ہاؤس کا سپیکر ہوں اور میری یہ ذمہ داری ہے کہ میں اس کے ساتھ انصاف کروں اور کوئی بھی ہو، اپوزیشن سے ہو، حکومت سے ہو جس بھی پارٹی سے ہو اس کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی دوسری پارٹی یا کسی ممبر کی دل آزاری کرے۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں سب کو (تالیاں) کہ وہ جو بھی اپنا موقف بیان کرے، بالکل واضح، کلئیر اور ایک Well mannered طریقے سے اپنا موقف واضح کرے، میں یہ ریکویسٹ کروں گا۔ تو یہ چونکہ کافی ڈسکشن

ہوئی ہے، میں بایک صاحب سے اگر یہ ریکویسٹ کروں کہ میں، (مداخلت) ہم سمجھ گئے، ہماری بات ہو گئی ہے، میں ایک منٹ، میں چاہتا ہوں، میں تلخی نہیں چاہتا مزید۔  
 محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔  
 جناب سپیکر: اچھا، آپ ایک بات کر لیں، اس کے بعد ہم Adjourn کرتے ہیں۔  
 جناب سردار حسین: بس وہ سپیکر صاحب نے بات کہی ہے۔  
 جناب سپیکر: اس کے بعد ہم Adjourn کرتے ہیں۔  
 جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! شکریہ ادا کوؤ ستاسو۔۔۔۔۔  
 جناب سپیکر: اور یہ جو، میں ان کو حذف کرتا ہوں، جو الفاظ شوکت صاحب نے کچھ بولے ہیں، میں ان کو حذف کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! دا مہربانی، ستاسو شکریہ ہم ادا کوم سپیکر صاحب! او زہ خدائے شتہ چہ مونر سیاسی خلق یو او مونر پہ تنقید باندہی نہ خفہ کیبرو خو چہ پہ، جہاں پہ ہم تقید پہ خفا نہیں ہوں گے لیکن ظاہر ہے جہاں تذلیل کی بات آئیگی تو میرے خیال میں اور پھر وہ تو میرا دوست بھی ہے، مجھے بہت مشکل پڑ رہی ہے، پھر بھی آپ نے وہ کر دیا ہے، حذف کر دیئے ہیں وہ الفاظ۔ بالکل ہم نے بات کی ہے، اپوزیشن کے سارے ساتھیوں نے بات کی ہے، حکومت کی طرف سے بھی بات آئی ہے۔

(مغرب کی اذان)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till Monday.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 20 جنوری 2014ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)